ماہنامہ
نقیبِ ختمِ نبوت
ملتان

03 مارچ 2023ء | شعبان المعظم 1444ھ

عزم وہمت اور صبر و استقامت کے
93 سال

شہیدانِ ختم نبوت

معجزہ قوت بازو کا دکھانے والے — نقشہ حیدر کرار جمانے والے
سر بکف عرصہ پیکار میں آنے والے — جان تک ختم نبوت پہ لٹانے والے
قتل گاہوں میں شہیدوں کا لہو بول اٹھا — سر کٹاتے ہیں محمدؐ کے گھرانے والے
باخدا ان کے مقامات سے واقف ہیں نہیں — خانقاہوں میں مریدوں کو نچانے والے
پرچم دعوت و ارشاد لیے پھرتے ہیں — چادرِ زینب و صغریٰ کی چرانے والے
بچ نہیں سکتے کبھی قہر خدا سے شورش — خون احرار سفینوں میں لٹانے والے
خاک لاہور کی توقیر بڑھانے والے — گولیاں تانے ہوئے سینوں پہ کھانے والے
جبر کا نام زمانہ سے مٹانے والے — صبر ایوب کی تصویر دکھانے والے
گردنیں عشق پیمبرؐ میں کٹانے والے — دھجیاں لشکر باطل کی اڑانے والے
وغدغہ طارق و بوذر کا دکھانے والے — طنطنہ دین فروشوں کا مٹانے والے
پرچم سید کونین اڑانے والے — قرن اول کی روایات دکھانے والے
آگ طاغوت پرستوں میں لگانے والے — ہیبت لشکر اسلام بٹھانے والے

آغا شورش کاشمیریؒ

محترمی و مکرمی جناب .... السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ

47 واں سالانہ

اجتماع مجلس قراءت

بڑے تزک و احتشام کے ساتھ منعقد ہو رہی ہے

بتاریخ 14 شعبان المعظم 1444

بروز منگل ان شاء اللہ العزیز 7 مارچ 2023 بعد نماز مغرب

و مسابقہ حفظ القرآن الکریم

بمقام: مدرسہ ختم نبوت جامع مسجد احرار چناب نگر

بیاد مرشد احرار حضرت مولانا الشاہ عبد القادر رائے پوری نور اللہ مرقدہ

سید الاحرار حضرت مولانا امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ

جاری کردہ: ابن امیر شریعت قائد احرار حضرت مولانا پیر جی سید عطاء المہیمن شاہ صاحب بخاری رحمۃ اللہ علیہ

زیر سرپرستی: نواسہ امیر شریعت قائد احرار حضرت مولانا سید محمد کفیل شاہ صاحب بخاری مدظلہ، امیر مجلس احرار اسلام پاکستان

مہمانان گرامی قراء کرام

فخر القراء حضرت قاری محمد بن صدیق صاحب مدظلہ، مہتمم جامعہ دار القراء فیصل آباد

حضرت قاری محمود صدیق صاحب مدظلہ، جامعہ دار القراء فیصل آباد

حضرت قاری حامد صدیق صاحب مدظلہ، جامعہ دار القراء فیصل آباد

حضرت قاری عبد الرحمن مکی صاحب مدظلہ، فیصل آباد

حضرت قاری طلحہ محمود ہمدانی صاحب مدظلہ، فیصل آباد

حضرت قاری عبد العزیز معاویہ صاحب مدظلہ، فیصل آباد

حضرت قاری طیب سعید صدیقی صاحب مدظلہ، فیصل آباد

حضرت قاری ڈاکٹر صولت نواز صاحب مدظلہ، فیصل آباد

حضرت قاری حفیظ اللہ صدیقی صاحب مدظلہ، فیصل آباد

حضرت قاری منور نوید صاحب مدظلہ، استاد تجوید و قراءت جامعہ الازہر لاہور

حضرت قاری حماد اللہ ساجد صاحب مدظلہ، سرگودھا

حضرت قاری محمد قاسم بلوچ صاحب مدظلہ، استاد تجوید و قراءت جامعہ فتحیہ لاہور

حضرت قاری عطاء الرحمن یوسف صاحب مدظلہ، استاد تجوید و قراءت جامعہ فتحیہ لاہور

معروف ثناء خوان حضرت قاری محمد سعید مدنی صاحب، فیصل آباد

منتظمین: مولانا محمد مغیرہ صاحب مدظلہ • مولانا محمود الحسن صاحب مدظلہ

مدرسہ ختم نبوت، جامع مسجد احرار چناب نگر ضلع چنیوٹ

0301-5317422

ماہنامہ

نقیبِ ختمِ نبوت ملتان

جلد 34 شمارہ 03 مارچ 2023ء / شعبان المعظم ۱۴۴۴ھ

Regd.M.NO.32

بیاد: سید الاحرار حضرت امیرِ شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ

بانی: ابن امیرِ شریعت مولانا سید عطاء المحسن بخاری رحمۃ اللہ علیہ

فیضانِ نظر

حضرت مولانا خواجہ خان محمد رحمۃ اللہ علیہ

بیاد

ابن امیرِ شریعت حضرت پیرجی سید عطاء المہیمن بخاری رحمۃ اللہ علیہ

مدیر مسئول

سید محمد کفیل بخاری

kafeel.bukhari@gmail.com

رُفقاءِ فکر

عبداللطیف خالد چیمہ • پروفیسر خالد شبیر احمد

مولانا محمد مغیرہ • ڈاکٹر عمر فاروق احرار

قاری محمد یوسف احرار • میاں محمد اویس

سید عطاء اللہ ثالث بخاری

سید عطاء المنان بخاری

atabukhari@gmail.com

محمد نعمان سنجرانی

سرکولیشن منیجر

محمد یوسف شاد

0300-7345095

تشکیل

اداریہ	اسلام کی تجربہ گاہ یا سیاست کی تماشا گاہ؟	سید محمد کفیل بخاری	2
شذرہ	شہداء ختم نبوت مارچ 1953ء	عبداللطیف خالد چیمہ	4
سرکلر	بنام ذمہ داران ماتحت مجالس احرار اسلام پاکستان	مولانا محمد مغیرہ	7
افکار	عورتوں کے حقوق سے متعلق اقوام متحدہ کا غیر فطری چارٹر	عطاء محمد جنجوعہ	8
//	سانحہ لوئیر دیر، گورنر کے پی کے توجہ فرمائیں	نوید مسعود ہاشمی	13
//	ہمارے تعلیمی اداروں میں مغربی نظام تعلیم لمحہ فکریہ	سید ساجد علی شاہ	15
ادب	کھڑی بولی ما ایک نعتیہ منقبت	نادر صدیقی	17
//	سیدنا مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ	نادر صدیقی	18
//	چیختے ہیں مفلس و نادار آٹا چاہیے	مجید لاہوری	19
//	درد کی دھول	حبیب الرحمٰن بٹالوی	20
//	حاصل مطالعہ	حبیب الرحمٰن بٹالوی	21
//	چودھری افضل حق اور روزنامہ انقلاب......ایک مطالعہ	ڈاکٹر زاہد منیر عامر	23
دین ودانش	احراقِ باب سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا حقائق کیا ہیں	مولوی عبدالمنان معاویہ	33
//	سیدنا معاذ بن جبلؓ	علامہ محمد عبداللہؒ	43
//	رمضان کی قدر کیسے کریں؟	مولانا امداد الحق بختیار	45
الاستفتاء	شب براءت کی حقیقت اور اس رات میں رزق اور عمر کی تقسیم کی حقیقت کے متعلق اَحادیث کا بیان	ادارہ	51
اخبار الاحرار	مجلس احرار اسلام پاکستان کی سرگرمیاں	ادارہ	53
ترحیم	مسافران آخرت	ادارہ	62

زرِ تعاون سالانہ

اندرون ملک ——— /-300 روپے

بیرون ملک ——— /-5000 روپے

فی شمارہ ——— /-30 روپے

ترسیلِ زر بنام: ماہنامہ نقیبِ ختمِ نبوت

بذریعہ آن لائن اکاؤنٹ نمبر: 1-5278-100

بینک کوڈ 0278 یو بی ایل ایم، ڈی، اے چوک ملتان

رابطہ

www.ahrar.org.pk
www.alakhir.com
majlisahrar@hotmail.com
majlisahrar@yahoo.com

دارِ بنی ہاشم مہربان کالونی ملتان

☎061-4511961

شعبۂ تبلیغ تحفظ ختم نبوۃ مجلس احرار اسلام پاکستان

مقامِ اشاعت: دارِ بنی ہاشم مہربان کالونی ملتان ناشر: سید محمد کفیل بخاری طابع: تشکیل نو پرنٹرز

Dar-e-Bani Hashim, Mehrban Colony, Multan.(Pakistan)

دل کی بات

سید محمد کفیل بخاری

اسلام کی تجربہ گاہ یا سیاست کی تماشا گاہ؟

وطن عزیز پاکستان اس وقت انتہائی مشکل حالات سے دوچار ہے۔ سابق وزیراعظم جناب عمران خان کو جن لوگوں نے اقتدار کے سنگھاسن پر براجمان کیا تھا انہوں نے ہی پلستر چڑھا کر واپس زمان پارک میں بٹھا دیا۔ پی ڈی ایم کو حکومت ملی تو وہ بھی انہی ''کرم فرماؤں'' کی مہربانی اور صدقہ وخیرات ہے۔ عمران خان قوم کو اقتدار سے اپنی معزولی کی دردناک کہانی تو سنا رہے ہیں، اقتدار میں آنے کی نہیں۔ تاہم پی ٹی آئی کے ترکش کے سارے تیر جنرل باجوہ پر ہی برس رہے ہیں کہ رجیم چینج اور موجودہ بحرانوں کے اصل ذمہ دار جنرل قمر باجوہ ہی ہیں۔

پنجاب اور خیبر پختون خوا کی اسمبلیوں کی تحلیل اور پی ٹی آئی کے ارکان قومی اسمبلی کے استعفوں کے بعد حالات مستقل خرابی کی طرف جا رہے ہیں۔ افسوس ناک پہلو ریاستی اداروں مقنّنہ، عدلیہ اور انتظامیہ کا باہمی تصادم ہے جو گزشتہ پچھتر برسوں کی سیاسی تاریخ کا تسلسل ہے۔ جبکہ ریاست کا چوتھا ستون اسٹیبلشمنٹ بہ ظاہر خاموش تماشائی ہے اور اس خاموشی کے پس منظر میں یقیناً کوئی طوفان پوشیدہ ہے۔

صدر مملکت جناب عارف علوی زمان پارک حاضر ہو کر عمران خان صاحب سے ہدایات لے رہے ہیں۔ خان صاحب کو خوب ادراک ہے کہ اُن کی چار سالہ خرابیوں کا تمام تر ملبہ پی ڈی ایم پر گر چکا ہے۔ کمر توڑ مہنگائی نے عوام میں موجودہ حکومت کے لیے ہمدردیاں ختم کر دی ہیں۔ لہٰذا خان صاحب عام انتخابات کے انعقاد کے مطالبے پر ڈٹے ہوئے ہیں۔ صدر مملکت نے پنجاب اور خیبر پختونخوا میں 9 اپریل کو صوبائی انتخابات کا فرمان جاری کر دیا۔ الیکشن کمیشن نے فوری انتخابات کے انعقاد کو مسترد کر دیا۔ سپریم کورٹ نے سوموٹو ایکشن لے کر متعلقہ فریقین کو طلب کر لیا۔ پی ڈی ایم نے دو ججز پر تحفظات کا اظہار کر کے انہیں سماعت سے الگ کرنے کا مطالبہ کر دیا۔ نتیجتاً لارجر بنچ ٹوٹ گیا۔ چار ججز الگ ہو گئے اور پانچ سماعت کریں گے۔ اُدھر پی ٹی آئی کے ارکان قومی اسمبلی کے استعفوں کی منظوری کے فیصلے کو بھی عدالت نے معطل کیا مگر اسپیکر پرویز اشرف اپنے فیصلے پر ڈٹے ہوئے ہیں۔ سابق وزیراعلیٰ پنجاب چودھری پرویز الٰہی اپنے ساتھیوں سمیت پی ٹی آئی میں شامل ہو گئے ہیں۔ وہ پورے اصرار کے ساتھ اعلانات کروا رہے ہیں کہ عمران خان نے انہیں پی ٹی آئی کا صدر بنا دیا ہے۔ یاد رہے کہ عمران خان اس سے قبل جاوید ہاشمی کی صدارت کا تلخ تجربہ کر چکے ہیں۔ اب پرویز الٰہی صاحب کی صدارت کا تجربہ بھی کر لیں۔ ریکارڈ تو یہی بتاتا ہے کہ چودھری صاحبان نے کبھی نقصان کا سودا نہیں کیا۔ عمران خان کی جیل بھرو تحریک تو مذاق بن کر انجام کو پہنچ گئی۔ انہوں نے خود گرفتاری سے بچنے

کے لیے عدلیہ پر عوامی ہلّہ بول کر حفاظتی ضمانت کرائی اور پارٹی رہنماؤں و کارکنوں کو جیل بھرو تحریک کے ذریعے گرفتاریاں دینے کا حکم دیا۔ سو دو سو گرفتاریوں کے بعد پولیس نے بھی گرفتار کرنے سے انکار کر دیا۔

پی ٹی آئی کے وکیل نے عدالت کو بتایا کہ میرے مؤکل تو علامتی گرفتاری کا مظاہرہ کر رہے تھے، پولیس نے سچ مُچ گرفتار کر لیا۔ برائے مہربانی انہیں ضمانت پر رہا کیا جائے۔ وطن عزیز ایک مضحکہ خیز صورتِ حال سے دوچار ہے۔ حزب اقتدار اور حزب اختلاف دونوں آئین کے پیچھے چھپ کر ایک دوسرے پر حملہ آور ہیں جبکہ ریاستی ادارے بھی ساتھ ساتھ اپنے حصے کا کردار ادا کر کے اپنی موجودگی کا احساس دلا رہے ہیں۔

جناب عمران خان آئی ایم ایف کے پاس نہ جانے کے اعلانات کے باوجود سر کے بل چل کر گئے۔ جبکہ پی ڈی ایم کی حکومت نے تو گھٹنے ٹیک کر آئی ایم ایف کی تمام شرائط مان لی ہیں، جن کا قوم کو کچھ پتا نہیں۔ ایک قسط کی معمولی امداد، وہ بھی امریکی منظوری سے مشروط، جبکہ دو فیصد سود کا اضافہ اس پر مستزاد۔ اقتصادی طور پر تباہ حال پاکستان کا ایٹمی پروگرام بھی خطرے میں ہے۔ مہنگائی میں اضافہ روز افزوں، غریب عوام کے چولہے ٹھنڈے اور زندگی اجیرن ہوگئی ہے۔ وزیر دفاع خواجہ آصف معلوم نہیں کس ترنگ میں کہہ گئے کہ ملک ڈیفالٹ ہو چکا ہے۔ ان حالات میں انارکی اور جرائم نہیں بڑھیں گے تو اور کیا ہوگا؟

بانی پاکستان محمد علی جناح نے تو کہا تھا کہ:

''ہم پاکستان کو اسلام کی تجربہ گاہ بنانا چاہتے ہیں''

لیکن ان کے نااہل جانشینوں نے پاکستان کو سیاست کی تماشا گاہ بنا دیا

''گھری ہوئی ہے سیاست تماش بینوں میں''

ایک طرف کفایت شعاری کا درس اور دوسری طرف سودی نظام معیشت۔ قرضے حکومت لے رہی ہے اور سود کا بھگتان عوام کر رہے ہیں۔ ریاستی اداروں کے حاضر سروس اور ریٹائرڈ اعلیٰ عہدے داران کے ظاہری اثاثے دیکھ کر عقل دنگ رہ جاتی ہے کہ یہ ایک مقروض ملک کی کشتی کے کھیون ہار ہیں۔ آخر یہ دولت انہوں نے کیسے جمع کر لی؟ ان سے کون حساب لے اور کون انصاف کرے؟

وطن عزیز کو موجودہ تباہ کن معاشی و سیاسی بحران سے نکلنے کا واحد راستہ آئین پر عمل داری اور حلف کی پاسداری ہے۔ قیام پاکستان کے مقاصد کی دیانت داری کے ساتھ تکمیل ہے۔ ورنہ حالات جس طرف جا رہے ہیں وہ قیام ریاست کے جواز کو دکھو دینے کے مترادف ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمارے حال پر رحم فرمائے۔ آمین

عبداللطیف خالد چیمہ

شہداء ختم نبوت مارچ 1953ء

پاکستان بننے کے بعد پہلے سے طے شدہ منصوبہ بندی کے عین مطابق قادیانی پاکستان کے اقتدار پر شب خون مارنے کی تیاریاں کرنے لگے وزیر خارجہ موسیو ظفر اللہ خان قادیانی نے سرکاری وسائل کو قادیانی ارتداد کے لیے مختص کر دیا، بیرون ممالک پاکستانی سفارت خانوں کو ارتدادی تبلیغ کے اڈوں میں تبدیل کر دیا۔

آنجہانی قادیانی سربراہ مرزا بشیر الدین محمود نے بلوچستان کو قادیانی اسٹیٹ بنانے کے ساتھ ساتھ 1952 کو ''احمدیت'' کا سال قرار دیا۔ اس وقت امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے 1953ء کو تحریک ختم نبوت کا سال قرار دینے کا اعلان کیا اور تمام مکاتب فکر کے سرکردہ رہنما احرار کی میزبانی میں کراچی میں اکٹھے ہوئے اور حضرت مولانا ابوالحسنات قادری رحمۃ اللہ علیہ کی سربراہی میں آل پارٹیز مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کا مبارک قیام عمل میں لایا گیا اور پرامن طور پر 4 چار مطالبات متفقہ طور پر طے پائے۔

(1) لاہوری و قادیانی مرزائیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا جائے۔

(2) مرزائیوں کو کلیدی عہدوں سے ہٹایا جائے۔

(3) موسیو ظفر اللہ خان سے وزیر خارجہ کا قلمدان واپس لیا جائے۔

(4) ربوہ کو کھلا شہر قرار دیا جائے۔

مسلم لیگی اور حاجی نمازی حکمرانوں نے امت مسلمہ کے مطالبات پر ہمدردانہ غور کرنے کی بجائے یہ کہہ کر ایسا کرنے سے انکار کر دیا کہ امریکہ ناراض ہو جائے گا۔ مطالبات مسترد کر دیے اس وقت علماء اور کارکن، فدایان احرار، عشاق ختم نبوت اور رہنما سینہ تان کر سڑکوں پر امڈ آئے اور کلمہ اسلام کے نام پر حاصل ہونے والی مملکت خداداد پاکستان کی سرزمین پر ہزاروں فرزندان اسلام کے سینے محض اس لیے چھلنی کر دیے گئے کہ وہ نشۂ عشق محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے سرشار ہو کر مقام رسالت اور عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کا حق مانگتے تھے۔ لاہور میں مارشل لاء لگا دیا گیا۔ قادیانی جماعت کی فرقان بٹالین نے فوجی وردیاں پہن کر نہتے مسلمانوں کو شہید کیا، سکندر مرزا نے فرعونیت کا مظاہرہ کیا پانچ چھ مارچ 1953ء کو مال روڈ پر ریکارڈ گولی چلی، میرے بڑے شاہ جی حضرت مولانا سید ابو معاویہ ابوذر بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے بتایا کہ لاہور میں گولیاں چل رہی تھیں اور مجھے رات کو خواب میں جناب آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت ہوتی ہے، آقا صلی اللہ علیہ وسلم کا جسم اطہر سفید کفن میں تڑپ رہا ہے اور باہر عاشقان رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے سینے گولیوں سے چھلنی ہو رہے تھے۔

قارئین کرام اور احرار ساتھیو!

تڑپتے لاشوں کو اٹھانا بڑا مشکل کام ہے، ہم نے اٹھائے ہیں، اور نشۂ عشق محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے سرشار ہزاروں

شہداء کے وارث ہونے کے ناطے ہم ناتواں واضح کرنا چاہتے ہیں کہ جب تک جان میں جان باقی ہے اسی مشن پر نچھاور ہے، مارچ میں ہم اپنے شہداء 1953ء کی یاد میں ممکن حد تک جگہ جگہ شہداء کی یادوں کی شمع روشن کرتے ہیں۔

خون دل دے کے نکھاریں گے رخِ برگِ گلاب
ہم نے گلشن کے تحفظ کی قسم کھائی ہے

آج مسلم لیگ اور اتحادیوں سمیت تمام سیاسی جماعتوں اور مقتدر حلقوں سے ادب کے ساتھ گزارش ہے کہ ختم نبوت کے دشمنوں کو نوازنے کا سلسلہ بند کر دیں ورنہ 1953 کے حکمرانوں کا انجام یاد رکھیں۔

بطل حریت شورش کاشمیری رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ بلا شبہ اس وقت تحریک پسپا ہوگئی۔ خواجہ ناظم الدین کی برطرفی کے بعد لادین عناصر کا حوصلہ بڑھ گیا۔ ملک غلام محمد نے انقلاب برپا کیا تو سردار عبدالرب نشتر کو بھی ان کے اسلامی ذہن کی پاداش میں کابینہ سے حذف کر دیا۔ میاں مشتاق احمد گورمانی وزیر داخلہ تھے مولانا ظفر علی خاں کی شدید علالت کے پیش نظر راقم انہیں مولانا اختر علی خاں کی رہائی پر آمادہ کر رہا تھا کہ ان کے دولت کدہ پر سکندر مرزا آ گئے۔ مرزا ان دنوں ڈیفنس سیکرٹری تھے انہیں معلوم ہوا کہ مولانا اختر علی خاں کی رہائی کا مسئلہ ہے تو بھڑک اٹھے۔ فرمایا کہ وہ رہا نہیں ہو سکتے راقم نے عرض کیا کہ ان کے والد بیمار ہیں۔ کہنے لگے کہ وہ خود تو بیمار نہیں؟ راقم نے کہا کہ ان کے والد کی عظیم خدمات ہیں اسی کے پیش نظر اختر علی خاں کو رہا کر دیا جائے۔ سکندر مرزا نے باپ اور بیٹے دونوں کو گالی لڑھکا دی اور کہا دونوں کو مرنے دو راقم نے مرزا صاحب کو ٹوکا کہ ہفتہ پہلے آپ کا بیٹا ہوائی حادثہ میں موت کی نذر ہو گیا ہے اس قسم کے الفاظ آپ کو نہ بولنا چاہئیں۔ گورمانی صاحب نے راقم کے تیور دیکھ کر صحبت ختم کر دی، لیکن مرزا صاحب نے فرمایا یہ کابینہ کی غلطی ہے کہ اس نے ان ملاؤں کو پھانسی نہیں دی ہمارے مشورہ کے مطابق پندرہ بیس علماء کو دار پر کھنچوا دیا جاتا یا گولی سے اڑا دیا جاتا تو اس قسم کے جھمیلوں سے ہمیشہ کے لیے نجات ہو جاتی۔ جس صبح دولتانہ وزارت برخاست کی گئی اس رات گورنمنٹ ہاؤس لاہور میں سکندر مرزا کا ایک ہی بول تھا: مجھے یہ نہ بتاؤ فلاں جگہ ہنگامہ فرو ہو گیا یا فلاں جگہ مظاہرہ ختم کر دیا گیا۔ مجھے یہ بتاؤ وہاں کتنی لاشیں بچھائی ہیں کوئی گولی بیکار تو نہیں گئی؟'' عبدالرب نشتر راقم کے بہترین دوست تھے ان سے اس مسئلہ پر گفتگو ہوئی تو فرمایا ''جن لوگوں نے شیدائیان ختم نبوت کو شہید کیا اور ان کے خون سے ہولی کھیلی ہے میں اندرخانہ کے رازدار کی حیثیت سے جانتا ہوں کہ ان پر کیا بیت رہی ہے؟ اور وہ کن حادثات و سانحات کا شکار ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے قلوب کا اطمینان سلب کر لیا اور ان کی روحوں کو سرطان میں مبتلا کر دیا ہے۔'' آج کے موجودہ حالات میں جبکہ قرآن و سنت میں قادیانی تحریفات منظر عام پر آ چکی ہیں اور سرکاری ادارے اور پولیس ربوہ برانڈ ارتداد کو بچانا چاہتے ہیں، ہمارے محترم دوست جناب راؤ عبدالرحیم ایڈووکیٹ اسلام آباد ہائی کورٹ لیگل کمیشن آف سیفٹی پاکستان کے پلیٹ فارم سے سر دھڑ کی بازی لگا کر سوشل میڈیا پر توہین مذہب و توہین رسالت کے حوالے سے نہایت جرأت مندانہ قانونی کردار ادا کر رہے ہیں، تازہ ترین احوال

کے مطابق قانون کے راستے سے اب تک، 95 بد بخت ملزمان کو گرفتار کروا چکے ہیں، جب کہ 51 مقدمات مزید دائر ہو چکے ہیں، دینی حلقوں سے زیادہ حکومتی حلقوں کی ذمہ داری بنتی ہے کہ وہ اس صورت حال کو سنجیدگی سے لیں ورنہ ملک کے حالات پہلے ہی زیروزبر ہو چکے اور جمہوریت کے پردے میں جو ہوا اور ہونے جارہا ہے اس کے تصور سے بھی ڈر لگتا ہے۔ اول تا آخر ایک ہی حل ہے کہ ہم اپنی اصل کی طرف لوٹ آئیں اور وہ ہے اللہ جل شانہ کی حکمرانی قائم ہو جائے، آمین، یارب العالمین!

جب تک کہ غیر حق کی یونہی بندگی ہے دوست　　یہ زندگی بھی میری کوئی زندگی ہے دوست

چیچہ وطنی میں احرار!

1970ء سے پہلے کی بات ہے کہ راقم الحروف سکول میں پڑھتا تھا کہ والد گرامی حضرت حافظ عبدالرشید رحمۃ اللہ علیہ (مدفون جنت البقیع مدینہ منورہ) حضرت پیر جی سید عطاء المہیمن بخاری رحمۃ اللہ علیہ کو گاؤں لے آئے اور ہم نے حضرت پیر جی رحمۃ اللہ علیہ سے قرآن پاک پڑھا، اسی ناطے فرزندان امیر شریعت اور خصوصاً ہمارے بڑے شاہ جی حضرت مولانا سید ابومعاویہ ابوذر بخاری رحمۃ اللہ علیہ سے ایسا متاثر ہوئے کہ پھر کسی اور جگہ متاثر ہونے کی ضرورت ہی نہ پیش آئی 1970ء تک راقم مقامی جماعتی کاموں میں مشغول ہوا تو ساہیوال کالج میں دوران تعلیم جامع مسجد چیچہ وطنی میں خان محمد افضل رحمۃ اللہ علیہ، حضرت پیر جی عبدالعلیم شہید رحمۃ اللہ علیہ اور اپنے والد گرامی کے توسط سے دفتر احرار قائم کیا۔ 1980ء میں قائد احرار مولانا سید عطاء المحسن بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے ملک گیر سطح پر دینی مدارس دفاتر اور مساجد کے قیام کی ایک مہم چلائی تو راقم الحروف نے ساتھیوں سے مشورے کے بعد جامع مسجد چیچہ وطنی میں ''دارالعلوم ختم نبوت'' کے نام سے دینی وقرآنی تعلیمات کے مدرسے کا آغاز کر دیا جو آج تک دل شیطان میں کھٹک رہا ہے۔ پھر کیا تھا مرکزی مسجد عثمانیہ کی پرشکوہ عمارت اس کے سامنے دفتر مدرسہ کی مزید جگہ اور رحمٰن سٹی میں مسجد ختم نبوت اس پر مستزاد ہے۔ احرار دشمنی کے مناظر اور سبائی فتنے کی ریشہ دوانیاں اب بھی عروج پر ہیں، لیکن استقامت کرامت سے کچھ کم نہیں کے مصداق احرار اپنے سفر کو جاری رکھے ہوئے ہیں اور منزل کا نشان بڑا ہی اجلا اور شاندار ہے۔ بتانا یہ مقصود ہے کہ توحید وختم نبوت اور اسوہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا یہ قافلہ تسلسل کے ساتھ آگے بڑھ رہا ہے۔ احرار فاونڈیشن کی ماہانہ سرگرمیوں اور امدادی کارروائیوں نے چار چاند لگا رکھے ہیں اور نوجوانوں نے میرے حوصلے بلند کر دیئے ہیں۔ ماہانہ بنیادوں پر مستحق گھروں میں راشن پہنچانا اور بلڈ گروپ قائم کر کے کام کو آگے بڑھا رہے ہیں، لیکن چیچہ وطنی میں احرار پر ایک مستقل کتاب اور یادشتوں کو مرتب کرنے کی ضرورت ہے، جناب استاد اکرام الحق سرشار اور حکیم حافظ محمد قاسم یہ کام انجام دے سکتے ہیں، ورنہ اللہ تعالیٰ کی توفیق سے نوازیں تو برخوردار محمد قاسم چیمہ، اور مولانا اسامہ عزیر، ساہیوال ملکر یہ ذمہ داری نبھانے کی صلاحیت رکھتے ہیں، ان سطور کے ذریعے مذکورہ حضرات سے درخواست ہے کہ توجہ عنایت فرمائیں، شکریہ۔

مجلس احرارِ اسلام پاکستان

مرکزی دفتر مجلس احرارِ اسلام، دارِ بنی ہاشم مہربان کالونی ملتان

محترم و مکرم جناب .... السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

طالب خیر مع الخیر

الحمدللہ آپ مجلس احرار اسلام پاکستان کے فکر مند کارکن ہیں اور عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کے لیے مسلسل کوشاں ہیں۔ مجلس احرار اسلام کے تنظیمی و فکری کام کو مزید بہتر اور منظم کرنے کے لیے ’’سہ روزہ تربیتی کنونشن برائے ذمہ داران‘‘ 12,11,10 مارچ 2023ء جمعہ، ہفتہ، اتوار مرکز احرار جامع مسجد احرار چناب نگر میں منعقد کیا جا رہا ہے۔ جس میں آپ کی شرکت نہایت ضروری ہے۔

ہدایات برائے مندوبین

① کوشش کریں کہ 9 مارچ بروز جمعرات نمازِ عشاء تک مرکز احرار چناب نگر پہنچ جائیں

② اپنے مقام سے روانہ ہوتے وقت ڈاکٹر محمد آصف کو (0300-9522878) پر اطلاع کریں

③ موسم کے مطابق بستر ہمراہ لائیں، ڈائری اور قلم ہمراہ رکھیں

④ اپنے علاقے کی دینی و سیاسی فضاء اور اس میں جماعت کی گنجائش کے حوالے سے سوچ و بچار کر کے رپورٹ لکھ کر تشریف لائیں

⑤ اپنی مقامی جماعت کی سال 2021,22 کی کارکردگی کی مکمل رپورٹ اور تمام حلقوں کے کارکنان کی اب تک کی اپڈیٹ فہرست مع پتہ جات اور فون نمبرز تیار کر کے ہمراہ لائیں

⑥ اپنے علاقے کے مدارس و مساجد کی فہرست اور ائمہ خطباء و مہتممین کے نام و فون نمبرز جن سے آپ کا رابطہ ہے ہمراہ لائیں

⑦ جماعت کے کام کو ضلعی، صوبائی و ملکی سطح پر بہتر بنانے کے لیے اپنی تجاویز لکھ کر لائیں

خط موصول ہوتے ہی اپنی مقامی، تحصیل یا ضلعی شاخ کا اجلاس طلب کر کے نظم بنائیں

زیرِ سرپرستی
سید محمد کفیل بخاری مدظلہٗ
امیر مجلس احرار اسلام پاکستان

منجانب
(مولانا) محمد مغیرہ
مرکزی ناظم اعلیٰ مجلس احرار اسلام پاکستان

www.ahrar.org.pk / majlisahrar@yahoo. com / +92300-9522878

عطاء محمد جنجوعہ

عورتوں کے حقوق سے متعلق اقوام متحدہ کا غیر فطری چارٹر

خالقِ کائنات نے انسان کو تخلیق کیا تو وہ لباس کے زیور سے آراستہ تھا۔ شیطان نے حیلہ تراش کر اُن کو محروم کر دیا۔ انہوں نے درخت کے پتوں سے ستر پوشی کی گویا ستر کو چھپانا اللہ کی اطاعت اور انسانی فطرت ہے۔

عصرِ حاضر میں اہلِ مغرب کا نظریہ ہے کہ انسان فطری طور پر آزاد ہے وہ خیر وشر میں خود تمیز کر سکتا ہے۔ اسے راہنمائی کے لیے الہامی قانون کی ضرورت نہیں جبکہ خالق کائنات نے انسان کو جینے کا سلیقہ سکھانے کے لیے یکے بعد دیگرے انبیاءِ کرام مبعوث فرمائے۔ خاتم النبیین محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہونے والے احکام بنی نوع انسان کے لیے تا قیامت دنیا و آخرت کی کامیابی کا ذریعہ ہیں۔ جن میں ردوبدل کرنے کا اختیار کسی کو حاصل نہیں۔ الہامی ضابطوں کی افادیت کو ہم سمجھ نہ سکیں تو یہ ہمارے شعور کی کمی ہے ورنہ وہ انسانی فلاح و بہبود کے لیے حکمت سے لبریز ہیں۔ انسانی عزت و جان اور مال کے تحفظ کے لیے حدود وتعزیرات ہیں۔ اہل مغرب کے نزدیک یہ وحشیانہ سزائیں ہیں۔ قابلِ غور پہلو ہے ایک شخص کے ہاتھ میں پھوڑا نکل آئے ڈاکٹر تشخیص کرے کہ ہاتھ کو کاٹ دینے سے اس کی جان بچ سکتی ہے۔ اہل خانہ بخوشی اجازت دیتے ہیں کہ ہاتھ کٹتا ہے تو کٹ جائے لیکن اس کی جان بچ جائے۔ اسی طرح معاشرہ کے امن وسلامتی میں بگاڑ پیدا کرنے والوں پر حدود وتعزیرات نافذ کر دی جائیں تو پورے معاشرہ کی عزت جان ومال کو تحفظ حاصل ہوتا ہے۔ پس الہامی ضابطے وحشیانہ نہیں حکیمانہ ہیں۔ عورتوں کے حقوق وفرائض کے معاملہ میں بھی حکمت مضمر ہے۔

صہیونی تھنک ٹینک نے عالمی امن وسلامتی کے لیے اقوام متحدہ کا ادارہ تشکیل دے کر سپر گورنمنٹ کی بنیاد رکھی۔ فلسطین، کشمیر، بوسنیا اور چیچنیا میں ہزاروں مسلمان خونخوار درندوں کی بھینٹ چڑھ گئے۔ نائن الیون کی آڑ میں افغانستان، عراق، شام میں کارپٹ بمباری سے لاکھوں شہری ہلاک ہو گئے۔ اقوام متحدہ نے خاموش تماشائی کا کردار ادا کیا۔ اس کے چہرہ پر امن وسلامتی کا خوشنما لیبل ہے ورنہ یہ ادارہ آزادی نسواں کے نام پر بے حیائی کو فروغ دینے کا سر چشمہ ہے۔

سیڈا (CEDAW) اقوام متحدہ کا عورتوں کے حقوق سے متعلق چارٹر ہے اس کے چند نکات کا جائزہ لیتے ہیں۔

مرد ایک سے زیادہ شادیاں نہیں کر سکتا:

عالمی جنگوں کے دوران محاذ پر لڑنے والے لاکھوں یورپی مرد ہلاک ہوئے جو زندہ بچ کر واپس آئے وہ بھی معذور اور اپاہج تھے، تقریباً ہر فیملی میں ضعیف مرد تین چار عورتیں اور چند بچے رہ گئے تھے۔ آمدنی کے ذرائع ختم ہو گئے۔ عورتوں کو فکر دامن گیر ہوئی کہ گھر کا معاشی نظام کس طرح چلے، وہ فطری شرم وحیا کی رو سے کچھ عرصہ گھر میں

رہیں لیکن حالات سے مجبور ہو کر باہر نکلیں اور مردوں کے دوش بدوش کارخانوں، اداروں میں کام کرنا شروع کر دیا آمدن سے گھر کا معاشی نظام قدرے بہتر ہوا تاہم مردوں کے دوش بدوش مسلسل کئی گھنٹے کام کرنے سے اُن میں جنسی جذبات اُمڈ آئے چونکہ مرد ایک سے زیادہ شادیاں نہیں کر سکتا تھا اس بنا پر شیطان کے بہکاوے میں آ کر انھوں نے مردوں سے ناجائز تعلقات قائم کر لیے۔ جرم کو چھپانے کے لیے مانع حمل ادویات ایجاد ہوئیں۔ شیطانی چیلوں نے تفریحی مشغلوں کی آڑ میں تھیٹر اور نائٹ کلب کھولنے شروع کیے اور نوجوان عورتوں کو نیم عریاں رقص و سرور کی اداکاری میں الجھا دیا ہالی وڈ کے نام سے فلمی انڈسٹریاں کھل گیں۔ صنعتی اداروں کو مصنوعات کے فروغ کے لیے اشتہارات کی ضرورت ہوئی تو انھوں نے عورتوں کو ماڈل گرل بنا کر پیش کیا۔

آزادی نسواں کی علمبردار عورتوں نے ''میرا جسم میری مرضی'' کا نعرہ لگایا کہ وہ جس سے چاہے جنسی تعلقات قائم کرے اس پر کوئی قدغن نہ ہو، چونکہ مغرب میں مرد ایک سے زیادہ شادیاں نہیں کر سکتا تھا چنانچہ عورت معاشی مجبوری کی بنا پر گھر سے نکل کر نائٹ کلب میں مردوں کی تفریح کا سامان بن گئی۔

خالق کائنات مستقبل کے حالات و واقعات سے علیم و خبیر ہے اور آخری الہامی ضابطہ میں مرد کو بیک وقت چار عورتوں سے نکاح کرنے کی اجازت دی ہے اگر اہل مغرب اسلام کے آفاقی قانون پر عمل پیرا ہوتے تو عورت شمع محفل بننے کی بجائے گھر کی ملکہ ہوتی۔

سیڈا میں کہا گیا کہ عورت مرد جیسی ہے:

مساوات مرد وزَن کے خوشنما نعرہ کے پس منظر میں عورت کو دوہری ذمہ داری ادا کرنے پر مجبور کیا جا رہا ہے۔ اس کی فطری ذمہ داری ہے کہ نہ اس سے دست کش ہو سکتی ہے نہ کسی کو منتقل کر سکتی ہے۔ عورت نو ماہ بچے کو پیٹ میں رکھتی ہے اور زچگی کی تکلیف اٹھاتی ہے، کچھ عرصہ دودھ پلاتی ہے، مرد کسی صورت یہ ذمہ داری نہیں نباہ سکتا۔ یہ ڈیوٹی لامحالہ عورت ہی سنبھالتی ہے، اس طرح مغرب آزادی نسواں کے نام پر نصف معاشی ذمہ داری عورت کے کھاتے ڈالنے میں کامیاب ہو گیا ہے۔

مرد وزَن کی مساوات کا نظریہ فطری مہارت و صلاحیت کے خلاف ہے کیونکہ خطرناک اور مشقت طلب کام صرف مرد سرانجام دے سکتا ہے مثلاً دریا سے مچھلیاں پکڑنا، سمندر کی گہرائی سے ہیرے جواہرات تلاش کرنا، پہاڑ میں سرنگ کھود کر معدنیات حاصل کرنا اور لوہے کو پگھلا کر اپنی مرضی سے ڈھالنا، مشکل کام ہیں۔ مرد ہی فطری صلاحیت کی وجہ سے ان کو بخوبی سرانجام دے سکتا ہے، صنف نازک نہیں۔

اللہ علیم و خبیر عورت و مرد کی فطری خوبیوں خامیوں سے واقف ہے اس نے عورت اور بچوں کے نان و نفقہ کی ذمہ داری مرد پر عائد کی ہے عورت پر نہیں، عورت بحیثیت ملکہ گھر کے نظم و نسق کی ذمہ دار ہے البتہ عورت محرم رشتوں

کے ساتھ مل کر کام کاج کر سکتی ہے جو اس کے نسوانی وقار، فطری ذمہ داریوں اور طبعی مناسبت کے منافی نہ ہو۔ اسلام کا یہ اصول عورتوں کی حق تلفی نہیں بلکہ فطری ضابطوں کے مطابق عینِ انصاف ہے مغرب، کا مساوات مرد وزن کا نعرہ عورتوں کو بیک وقت نسوانی و معاشی ذمہ داریاں عائد کرنے کا حیلہ ہے۔

بچوں کو اُن کی ماؤں کے نام سے پکارا جائے:

الہامی مذاہب کا متفقہ نظریہ ہے کہ سب سے پہلے سیدنا آدم علیہ السلام کی تخلیق ہوئی جبکہ اماں حوا علیہا السلام اُن کی بائیں پسلی سے پیدا ہوئیں۔ جب نسل انسانی کی ابتدا مرد سے ہوئی تو اس بنا پر بچہ کو ماں کی بجائے والد سے پکارنا حقائق پر مبنی درست عمل ہے اور ماں کی نسبت سے پکارنا غیر فطری ہے۔

بیوہ یا طلاق یافتہ عورت کی کوئی عدت نہیں ہونی چاہیے وہ جب چاہیے نکاح کرے

ممکن ہے کہ بیوہ یا مطلقہ حاملہ ہو کیونکہ مرد کے مادۂ تولید میں دوسرے مرد کے مقابل 62 فی صد پروٹین مختلف ہوتے ہیں۔ جبکہ عورت کا جسم ایک کمپیوٹر کی مانند ہے، جب مرد وزن جنسی عمل سے گزرتے ہیں تو عورت کا جسم مرد کی تمام ''بیکٹریاز'' جذب اور محفوظ کر لیتا ہے، سائنس نے پتہ لگایا ہے کہ طلاق کے بعد ایک حیض گزرنے سے 32 سے 35 فیصد تک پروٹین ختم ہو جاتے ہیں۔ دوسرے حیض کے گزرنے سے 67 تا 72 فیصد تک آدمی کا ڈی این اے زائل ہو جاتا ہے اور تیسرے حیض میں 99.9 فیصد خاتمہ ہو جاتا ہے اور رحم اس سابقہ ڈی این اے سے پاک ہو جاتا ہے اور بغیر کسی سائیڈ افیکٹ اور نقصان کے نئے ڈی این اے کو قبول کرنے کے لیے تیار ہو جاتا ہے۔

رہی بات بیوہ کی عدت کی تو اس کی عدت طلاق یافتہ کی عدت سے زیادہ ہے کیونکہ غم وحزن کی بنا پر سابقہ ڈی این اے (D,N,A) جلدی ختم نہیں ہوتا اور اسے ختم ہونے کے لیے پہلے سے زیادہ وقت درکار رہے، اس کی رعایت کرتے ہوئے خالق کائنات نے ایسی عورتوں کے لیے عدت 4 ماہ 10 دن رکھی ہے۔

اہلِ مغرب کے بقول عورت بغیر عدت کسی اور مرد سے نکاح کرے اور حاملہ ہونے کی صورت میں دوسرے خاوند کے گھر بچہ پیدا ہو تو وہ فطری باپ کی بجائے غیر فطری باپ سے پکارا جائے گا جبکہ فطری والد بھی اس کے نان ونفقہ اور اپنی ملکیت سے حصہ دینے کا ذمہ دار رہے، اس لیے غیر فطری باپ سے منسوب ہو کر حق دار بننا عدل وانصاف کے منافی عمل ہے۔ عدت کا مقصد حمل سے آگاہی ہے اور بغیر عدت کے عورت کا نکاح کرنا فطری اصول کی خلاف ورزی ہے۔

عورت کو اسقاط حمل کا حق ہونا چاہیے

انجینئر یا سائنس دان محنت سے اپنی نئی ایجاد کا ماڈل تیار کرتا ہے تا کہ اس کو پیش نظر رکھ کر اپنی ایجاد منظر عام پر لے آئے لیکن کوئی ظالم اس کو ملیامیٹ کر دے تو موجد کا غم وغصہ فطری امر ہے۔ اہل مغرب اس کارروائی کرنے

والے کو دہشت گرد کہتے ہیں اسی طرح رحم مادر میں جو ہر کا قاتل خالق کی ناراضگی کا موجب ہے۔

اہل مغرب کے نزدیک جانوروں پر ظلم کرنا، سائنسی ایجادات کے ماڈل تباہ کرنا دہشت گردی ہے تو رحم مادر میں بچے کا قتل کرنا کیوں نہیں؟

کنواری عورت کو باہمی رضامندی کے ساتھ جنسی تعلقات پر سزا نہیں ہونی چاہیے:

روزمرہ زندگی میں مشاہدہ کی بات ہے کہ نر اور مادہ جانور جنسی ملاپ کے لیے علانیہ معاہدہ نہیں کرتے بلکہ آزادانہ جنسی تعلقات قائم کرتے ہیں اگر اہل مغرب کے بقول کنواری عورت کو اپنی رضامندی سے کسی مرد سے جنسی تعلقات قائم کرنے کی آزادی دے دی جائے تو صاف ظاہر ہے کہ جانور اور انسان میں فرق نہ رہا۔

تاریخ کا مطالعہ کریں قدیم دور میں بھی الہامی یا غیر الہامی مذہب کے پیروکاروں کے نزدیک عورت اور مرد کے بندھن کے لیے علانیہ معاہدہ کا مخصوص طریقہ کار وضع رہا۔صرف اہل مغرب میں سور کا گوشت کھانے سے شتر بے مہار آزادی کے شیطانی نظریہ نے جنم لیا ورنہ بغیر علانیہ معاہدہ کے جنسی ملاپ اہل بصیرت کی نظروں میں جرم رہا اور جرم ہے۔کنواری عورت کے آزادنہ جنسی تعلقات سے رحم مادر میں بچہ کا قتل ہوگا بصورت دیگر نومولود کا باپ کون ہوگا جو اس کے نان ونفقہ کا ذمہ دار ہو۔

عورت 18 سال سے پہلے شادی نہیں کر سکتی

معاشرہ میں نکاح کے لیے عمر متعین نہیں رہی البتہ بالغ ہونا اولیٰ رہا۔اہل مغرب میں کنواری لڑکی اپنی مرضی سے مرد کے ساتھ جنسی تعلقات تو قائم کر سکتی ہے لیکن 18 سال سے پہلے نکاح کرنا جرم ہے، آزادی سے متعلق اہل مغرب کا دوہرا معیار ہے۔

عورت بھی جب چاہے مرد کو طلاق دے سکتی ہے:

دین اسلام میں عورت کو حقائق پر مبنی وجوہات پیش کر کے عدالت سے خلع لینے کی اجازت تو ہے لیکن طلاق دینے کا اختیار نہیں۔یہی حکمت فطرت کے مطابق ہے۔ریاست کا صدر اور وزیر اعظم دونوں ایک دوسرے کو سبکدوش کرنے کے اختیار رکھتے ہوں تو وہ پیش آمدہ سیاسی اختلاف کی صورت میں ایک دوسرے کو استعفیٰ کرنے کے اختیار بروئے کار لائیں تو ریاستی نظام درہم برہم ہو جائے گا اسی طرح عورت کو بھی مرد کی طرح طلاق دینے کا اختیار ملنے سے خاندان کا امن تباہ ہو جائے گا

مرد اور عورت کی وراثت برابر ہونی چاہیے:

چونکہ اہل وعیال کے نان ونفقہ کی ذمہ داری مرد پر عائد ہوتی ہے عورت پر نہیں۔اس بنا پر عورت کو باپ کی جائیداد سے بھائی کا نصف حصہ ملتا ہے مزید برآں اُس کو خاوند کے ورثہ سے بھی حصہ ملتا ہے اس لیے مرد اور عورت کو

وراثت میں برابر حصہ ملنے کا تصور عدل انصاف کے منافی ہے۔

مرد عورت اور بالغ بیٹیوں کا سرپرست نہیں ہوسکتا:

مغرب کے جمہوری نظام کے تحت عوام خیر وشر میں تمیز کرتے میں خودمختار ہیں لیکن عملی طور پر وہ قانون حاکمیت کے اختیار بذریعہ انتخابی عمل ریاستی سربراہ کو سونپ دیتے ہیں۔ غیر ممالک سے معاہدہ کی صورت میں سربراہ کی رضامندی کو عوام کی مرضی تصور کیا جاتا ہے۔اس طرح خاندانی معاملات طے کرنے کے لیے سربراہ کا ہونا ضروری ہے۔

کنواری عورتیں ازدواجی نوعیت کے معاملات کا تجربہ وشعور نہیں رکھتیں اس بنا پر کنواری عورت کی رائے کے ساتھ سرپرست یا ولی کی اجازت ضروری ہے۔ اسلام میں سربراہ پر ذمہ داری عائد کی ہے کہ وہ پیش آمدہ مسئلہ سے متعلق مثبت منفی پہلوؤں پر ارکان سے مشورہ کرے لیکن فیصلہ صادر کرنے کا اختیار ریاستی سربراہ کی طرح خاندانی سربراہ کو حاصل ہے۔

عورت کو عورت سے نکاح کرنے کی اجازت ہونی چاہیے:

قدیم تہذیب وتمدن کے دور میں اگر بعض علاقوں میں بندھن کے لیے حرمت کے رشتوں کا لحاظ مدنظر نہیں رکھا تھا لیکن عورت کا نکاح مرد سے ہوتا تھا۔ تاریخ شاید ہے کہ مرد کا مرد سے اور عورت کا عورت سے علانیہ بندھن کا تصور تک نہ تھا بلکہ معاشرہ میں ہم جنس پرستی میں ملوث افراد کو نفرت کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔

علمِ نباتات کی رو سے نر اور مادہ جنس کو پودے باہمی ملاپ (POLINATION) کے عمل سے افزائش نسل کا سبب بنتے ہیں۔ جانوروں میں بھی نر اور مادہ جنسی ملاپ کرتے ہیں۔ نر دوسرے نر سے اور مادہ دوسری مادہ سے کبھی جنسی ملاپ نہیں کرتے۔ ہم جنس پرستی شیطانی نظریہ ہے اقوام متحدہ کا یہ مطالبہ کہ عورت کو عورت سے نکاح کرنے کی آزادی دی جائے جبکہ اس عمل سے اولاد کا ہونا ناممکن ہے۔

ہم جنس پرستی کے سدومی فعل میں مبتلا بڑھاپے میں پہنچ جائیں تو اُن کو اولڈ ھوم بھیجنے والا کوئی نہ ہوگا، وہ گھر میں سسک سسک کر مرجائیں گے تو اُن کی خبر دینے والا کوئی نہ ہوگا۔

اسلام دین فطرت ہے جس میں مرد کو عورت سے علانیہ انداز میں نکاح کرنے کی اجازت ہے۔ مرد اور عورت کے فطری عمل سے اولاد کے خون میں مقناطیسی کشش ہوتی ہے۔ وہ بڑھاپے میں اُن کی خدمت کو سعادت سمجھتے ہیں۔

سیڈا (CEDAW) اقوام متحدہ کا عورتوں کے حقوق سے متعلق غیر فطری چارٹر شیطانی نظریات کو فروغ دینے کا چرخہ ہے۔ وہ رکن ممالک کو ترقیاتی مند کی آڑ میں مجبور کر رہی ہے کہ اس چارٹر کے نکات کو اپنے ملک میں رائج کریں، مسلم دنیا کے حکمران طبقہ کو متحد ہو کر اس کے خلاف نہی عن المنکر کا فریضہ سرانجام دینا چاہیے۔ یہی عالمی معاشرہ کے امن وسلامتی کا راستہ ہے۔

نوید مسعود ہاشمی

سانحہ لوئیر دیر، گورنر کے پی کے توجہ فرمائیں

24 فروری کو ''سانحہ بارکھان، علاج صرف نفاذ اسلام'' کے عنوان سے شائع ہونے والے اس خاکسار کے کالم کے بعد بہت سے اکابر دوستوں نے رابطہ کر کے اس موضوع کو مزید آگے بڑھانے کے مشورے دیئے، ان اکابرین کی رائے اور مشورے اپنی جگہ پر، مگر زمینی حقیقت بھی یہی ہے کہ گلے سڑے جمہوری نظام کی بدبو اور سڑاند نے پورے ملک میں ''کہرام'' مچا رکھا ہے۔ اس گلے سڑے مسلط شدہ نظام کے کٹہرے میں ایک اور چیخ سنائی دے رہی ہے، یہ چیخ اور پکار سانحہ بارکھان میں ظالمانہ انداز میں قتل ہونے والے دو نوجوانوں کی والدہ اور خان محمد مری کی اہلیہ گراں نازکی ہے، وہ کہتی ہے کہ ''وہ آٹھ سال تک سردار عبدالرحمٰن کھیتران کی نجی جیل میں قید رہی، قید کے دوران ہم پر بڑے ظالمانہ انداز میں تشدد بھی کیا جاتا تھا، ہم سے بیگار بھی لی جاتی تھی، اخباری خبر کے مطابق ایک ویڈیو پیغام میں انہوں نے کہا کہ میرے چھ بیٹے مجھ سے الگ کئے گئے، بیٹوں کو علیحدہ علیحدہ قید خانوں میں بند رکھا گیا۔''

بلوچستان کے صوبائی وزیر سردار عبدالرحمٰن کیتھران کا یہ گلا سڑا بدبودار نظام کیا بگاڑ پائے گا؟ اس بات کی آنے والے چند ہفتوں میں لگ پتہ جائے گا، صرف ''کیتھران ہی نہیں بلکہ بلوچستان، پنجاب، کے پی کے، سندھ اور گلگت بلتستان تک اگر سرداروں، نوابوں، راجوں، دولتانوں، زمینداروں، سرمایہ داروں صنعت کاروں اور خانوں نے نجی جیلیں اور نجی ٹارچر سیل قائم کر رکھے ہیں تو پھر اس کا ذمہ دار کون ہے؟ ان نجی جیلوں اور نجی ٹارچر سیلوں کو قائم کرنے والوں کو انصاف کے کٹہرے میں کھڑا کرنا کس کی ذمہ داری ہے؟ نفاذ نظام ''اسلام'' ہی سے پاکستانی قوم کو ہر قسم کے مصائب و مشکلات سے نجات دلائی جاسکتی ہے، یہ جو افلاطونی جمہوریت کا ''لولی پاپ'' دیتے ہیں، یہ دراصل اسلامی نظام کے مقابلے میں طاغوتی افلاطونی نظام کی سڑاند کا حصہ ہیں۔ کیا یہ عجیب بات نہیں ہے کہ جس ملک کو ہمارے آباء نے کلمہ طیبہ کی بنیاد پر قائم کیا تھا، آج اس ملک میں ناموس رسالت اور ناموس صحابہ واہل بیت کے تحفظ کے لیے تحریکیں چلانا پڑتی ہیں؟ کیوں؟ آخر کیوں؟ پاک فوج یا آرمی چیف کے خلاف کمپین چلے تو ''نظام'' متحرک ہو کر کمپین چلانے والے بدمعاشوں کو قانون کے شکنجے میں جکڑ لیتا ہے، لیکن جب ناموس رسالت یا ناموس صحابہ پر حملے ہوں تو مجروح دل مسلمان گستاخوں کے خلاف درخواستیں لے کر کبھی تھانوں، کبھی ایف آئی اے کے دفاتر اور کبھی کورٹ کچہریوں کے دھکے کھاتے ہیں مگر ان کی شنوائی بھی نہیں ہوتی تو کیوں؟ ایک نظریاتی اسلامی مملکت کے ادارے نظریہ پاکستان، دین اسلام، ناموس رسالت اور تحفظ ختم نبوت کے لیے خود بخود متحرک کردار ادا کیوں نہیں کر سکتے؟

یہ وہ سوالات ہیں کہ جو ہر عام پاکستانی مسلمان کے ہیں، جس کو اپنے کالم میں اٹھانا میری صحافتی ذمہ داری ہے، ان سوالات کو یہیں چھوڑ کر ایک اور افسوس ناک خبر کی طرف بڑھتے ہیں۔ یہ خبر خیبر پختونخواہ کے علاقے لوئیر دیر سے آئی ہے، خبر کے مطابق ایک 17 سال کے حسنین نام کے ٹک ٹاکر بیٹے نے ''موبائل'' کے ناجائز استعمال سے

روکنے پر اپنے سگے باپ شیر باز خان کو گولیاں مار کر قتل کر دیا جبکہ والدہ شدید زخمی ہے۔ کہا جاتا ہے کہ شیر باز خان اور ان کی اہلیہ اپنے بیٹے کے اسمارٹ موبائل کے بے جا استعمال سے ناخوش تھے اور اسے ''ٹک ٹاک'' کی شیطنت سے بچنے کی تاکید بھی کرتے رہتے تھے، لیکن موبائل کے فتنے کے شکار بیٹے نے بدبختی کی انتہا کرتے ہوئے ''موبائل'' کی عادت بد کو ترک کرنے کی بجائے سگے باپ کو موت کے گھاٹ اتار ڈالا جبکہ والدہ شدید زخمی ہے۔

ہائے افسوس! اس قوم کے نوجوانوں کے اخلاق و کردار کو موبائل اور سوشل میڈیا کی خرمستیوں نے تباہ و برباد کر ڈالا، موبائل کے ذریعے دیکھے جانے والے فحاشی پروگرام ہوں، پب جی گیم ہو یا سوشل میڈیا کی ہلاکت آفرینی، ہر آنے والے دن کے ساتھ اس کے نقصانات بڑھتے چلے جا رہے ہیں۔ یہ خاکسار اس ملک کے جید علماء کرام ہوں، سیاست دان ہوں یا ہمارے قارئین، سب کو بار، بار بتا چکا ہے اور آئندہ بھی بتاتا رہے گا کہ موبائل اور سوشل میڈیا کی بے حیائی، فحاشی اور ہلاکت آفرینی کی وجہ سے ناموس رسالت اور ناموس صحابہ پر حملہ آور ایک سو 54 کے لگ بھگ گستاخوں کو ایف آئی اے کا سائبر کرائم ونگ اب تک گرفتار کر چکا ہے، جبکہ جن گستاخوں کی گرفتاریاں ابھی پائپ لائن میں ہیں، ان کی تعداد بھی بہت زیادہ ہے۔ عدالتوں میں گستاخوں کے خلاف مقدمات لڑنے والی تنظیم تحریک تحفظ ناموس رسالت کے ذرائع کے مطابق اب تک گرفتار گستاخوں نے دوران تفتیش ایف آئی اے کو بتایا کہ وہ مقدس شخصیات اور شعائر اللہ کی گستاخی جیسے قبیح ترین عمل پر موبائل کے ذریعے فحش ویب سائٹس دیکھتے دیکھتے پہنچے، مطلب یہ کہ اسمارٹ موبائل اور سوشل میڈیا کا غلط استعمال کر کے ہزاروں گھرانوں کی لڑکیاں اور لڑکے نہ صرف اخلاقی طور پر برباد ہوئے، بلکہ ان کی ان گندی حرکتوں کی وجہ سے خاندانوں میں دشمنیاں بھی بڑھیں۔

موبائل اور سوشل میڈیا نے خاندانی سسٹم کو ہلا کر رکھ دیا، جس لوئیر دیر میں بدبخت ٹک ٹاکر بیٹے نے موبائل کے بے جا استعمال سے روکنے پر اپنے والدین کو قتل کر ڈالا، اسی لوئیر دیر کے ثناء اللہ نام کے ایک مجرم کو 30 نومبر 2022ء کے دن انسداد دہشت گردی پشاور کی عدالت توہین رسالت، توہین قرآن اور توہین صحابہ و اہل بیت کا جرم ثابت ہونے پر سزائے موت سنا چکی ہے۔ یہ گستاخ لوئیر دیر کی ایک ممتاز مذہبی شخصیت کا بیٹا ہے۔ 11 دسمبر 2022ء اتوار کے دن لوئیر دیر کے علاقے خواجال کوٹیگرام میں یہ خاکسار آل پارٹیز تحفظ ناموس رسالت کانفرنس میں خطاب کے لیے حاضر ہوا تو کانفرنس کے منتظم مولانا عبید اللہ انور نے اس خاکسار کو بتایا تھا کہ یہاں کے تعلیمی اداروں بالخصوص سرکاری کالجز میں بعض ''پروفیسرز'' مغربی این جی اوز کے ایماء پر طلباء کو ملحد بنا رہے ہیں۔ کے پی کے میں اب نگران حکومت قائم ہے، پشاور کے گورنر ہاؤس سے اب جمعیت علماء اسلام کے حسن کا جادو سر چڑھ کر بول رہا ہے۔ میری گورنر کے پی کے سے گزارش ہے کہ وہ کے پی کے میں سرکاری و پرائیویٹ انگلش تعلیمی اداروں کے اندرونی سسٹم کا بھی جائزہ لینے کے لیے دردمند پاکستانی اور مسلمان دل رکھنے والے اہلکاروں پر انکوائری ٹیمیں مقرر کریں، جو اس بات کا کھوج لگا کر قوم کو آگاہ کریں کہ وہ کون کون سے مکروہ کردار ہیں کہ جو پروفیسری اور ٹیچری کا روپ دھار کر مسلمان گھرانوں کے طلباء و طالبات کو ملحد اور سیکولر بنا کر ملک دشمن اور گستاخ بنا رہے ہیں۔

سید ساجد علی شاہ

ہمارے تعلیمی اداروں میں مغربی نظام تعلیم لمحہ فکریہ

نوجوان کسی بھی ملک کا سرمایہ ہوتے ہیں جس پر ملک کی ترقی و تنزلی کا دارومدار ہوتا ہے۔ یہ ایک حقیقت ہے کہ نوجوانوں کی تباہی قوم کی تباہی ہے اگر نوجوان بے راہ روی کا شکار ہو جائیں تو قوم سے راہ راست پر رہنے کی توقع بے سود ہے۔ جوانی کی عبادت کو پیغمبروں کا شیوہ بتایا گیا ہے، آج کے دور میں جو ملک یا قوم ترقی یافتہ ہے صرف اور صرف تعلیم کے بل بوتے پر ہے۔ ہر ملک کی معاشی، سیاسی، معاشرتی حالت تعلیم پر ہی منحصر ہے۔ اگر کسی ملک میں تعلیم کا معیار اعلی ہے تو ملک ترقی کی طرف گامزن ہوگا۔ ہمارے ملک پاکستان میں تعلیم کا نظام قابل رحم ہے۔ اس نظام کو بہتر کرنے کی بہت کوششیں کی گئیں مگر کوئی خاطر خواہ کامیابی نہیں مل سکی۔ ناقص حکومتی پالیسیوں میں سیاسی مداخلت نے اس نظام کو بہتر نہیں ہونے دیا۔ پاکستان کے نظام تعلیم کا یہ حال ہے کہ کبھی کتابوں سے اسلامی مواد ہٹا دیا جاتا ہے تو کبھی اس میں متنازعہ مواد ڈال دیا جاتا ہے، ایسا کون کرواتا ہے آج تک اس کی تحقیقات نہیں ہو سکیں۔ پاکستان کہنے کو تو ایک اسلامی ملک ہے لیکن ہر دورِ اقتدار میں تعلیم کے شعبے کے ساتھ ایسا کھلواڑ کیا جاتا رہا کہ دیکھنے والے دنگ رہ جاتے اور یہ سوچنے پر مجبور ہو جاتے ہیں کہ آخر ایسا کرنے کی ضرورت کیوں پیش آئی، سسٹم کو کون تباہ کرنا چاہتا ہے اور کیوں۔ یہ وہ سوالات ہیں جو ہر عام انسان کے ذہن میں گردش کرتے ہیں۔ کبھی امتحانات میں ایسے ایسے سوالات پوچھے جاتے ہیں کہ عام انسان بھی ایک منٹ کے لیے ہارٹ اٹیک کے مریض کی طرح ہو جاتا ہے آخر کون ہے جو یہ پرچے بناتا ہے۔ اور ایسے سوالات پوچھنے پر انہیں کون مجبور کرتا ہے اسلام آباد کی نجی یونیورسٹی میں انگریزی کے پرچے میں جو سوال پوچھا گیا وہ پڑھیے ''جولی اور مارک بہن بھائی ہیں، وہ کالج سے گرمیوں کی چھٹیوں میں فرانس میں اکٹھے سفر کر رہے ہیں۔ ایک رات، وہ ساحل سمندر پر ایک کیبن میں اکٹھے گزارتے ہیں۔ وہ یہ فیصلہ کرتے ہیں کہ یہ رات اگر وہ پیار کرنے میں گزار دیں تو یہ بڑا پر لطف کام ہو سکتا ہے۔ کم از کم یہ ان کے لیے ایک نیا تجربہ تو ہو گا۔ جولی پہلے ہی مانعِ حمل ادویات استعمال کرتی تھی اور مارک کنڈوم اپنے ساتھ رکھتا تھا، تا کہ حفاظتی اقدامات برقرار رہیں۔ دونوں نے بہت لطف اٹھایا اور بہت پیار کیا لیکن انہوں نے فیصلہ کیا کہ یہ بات کسی اور کو نہیں بتانی اور ایسا پھر کبھی نہیں کرنا۔ ان کا خاص سیکرٹ تھا۔'' ایسے سوالات بنانے والے کا یا تو کوئی مذہب نہیں یا پھر کوئی تیسری طاقت ہے جو پاکستان کی نسل کو تباہ و برباد کرنا چاہتی ہے۔ ایسی تعلیم سے بہتر ہے کہ انسان ان پڑھ ہی رہے تا کہ اس میں بہن، بھائی جیسے مقدس رشتے اور اچھے، برے کی تمیز تو برقرار رہے۔ اسلام ایسے بدکاری کے کاموں سے قرآن پاک میں بار بار منع کر چکا ہے، لیکن امتحانات میں ایسے گھٹیا کاموں کی ترغیب دی جا رہی ہے۔ کون ہمارے معاشرے کو ان گھٹیا اقدار کی طرف لانا چاہتا ہے۔ آخر کیوں پاکستان کو مغرب کی طرز پر لانے کی کوششیں کی جا رہی ہیں، کس کے کہنے پر تعلیم کا جنازہ نکالا جا رہا ہے۔ آیئے آپ کو بتاتا چلوں کہ ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی معلم کی حیثیت سے پاک زندگی کیسی تھی نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ پاک

نے ساری انسانیت کے لیے معلم بنا کر بھیجا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”مجھے معلم بنا کر بھیجا گیا ہے“ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر سب سے پہلے جو وحی نازل ہوئی اس میں علم اور تعلیم کا ہی ذکر ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم میں وہ تمام صفات عالیہ موجود تھیں جو ایک معلم کامل میں مطلوب ہیں۔ آپ کمالِ علم، خلقِ عظیم، اسوۂ حسنہ اور کمالِ شفقت اور رحمت جیسی صفات کے ساتھ موصوف تھے ایک معلم کے لیے ضروری ہے کہ وہ اپنے شاگردوں کے ساتھ نہایت مشفق اور ہم درد ہو، حضور صلی اللہ علیہ وسلم میں یہ صفت بدرجۂ اتم موجود تھی۔ آپ معلم ہونے کے ساتھ ایک والد کی طرح مشفق اور مہربان بھی تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان نہایت پاکیزہ تھی، آپ نے کبھی گالی گلوچ سے کام نہیں لیا۔ ایک صحابی رسول رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: ”میں نے آپ سے بہتر نہ آپ سے پہلے کوئی معلم دیکھا، نہ آپ کے بعد، خدا کی قسم! نہ آپ نے مجھے ڈانٹا، نہ مجھے مارا اور نہ مجھے بُرا بھلا کہا۔“ کام یاب معلم کی ایک خوبی یہ ہے کہ وہ فصیح اللسان ہو اور جو مضمون پڑھائے طلبہ کے ذہن نشین کرادے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم بلاشک افصح العرب تھے اور جامع کلمات کے مالک تھے، نیز آپ ٹھہر ٹھہر کر گفتگو فرماتے، جو بھی اسے سنتا اسے سمجھ لیتا اور بہ وقت ضرورت ایک بات کو تین بار دہراتے۔ حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں ”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمہاری طرح لگاتار گفتگو نہیں فرماتے تھے؛ لیکن آپ جب گفتگو فرماتے تو کھلی ہوئی گفتگو فرماتے، جو بھی اسے سنتا اسے یاد کر لیتا۔“ یہی وجہ ہے کہ آپ کی ایک ایک بات آج امت کے پاس محفوظ ہے۔ ایک کام یاب معلم کی خوبی یہ ہے کہ وہ نہایت بلند اخلاق کا مالک ہو، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق کی تعریف خود رب العزت نے بیان فرمادی ہے ”بے شک آپ خلق عظیم کے مرتبہ پر فائز ہیں اللہ پاک نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کو پوری امت کے لیے اسوۂ حسنہ بنا کر پیش کیا جو رہتی دنیا تک ہمارے لیے مشعل راہ ہے۔ ہمیں چاہیے کہ آج ہم نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے ان اوصاف مبارکہ کو اپناتے ہوئے اپنی تعلیمی اداروں گاہوں کا معیار بلند کریں، ہمارے اسکولز، کالجز اور یونیورسٹیاں اپنے تعلیمی معیار میں، تربیتی اعتبار سے، نظام کے اعتبار سے، اخلاق کے اعتبار سے، وقار کے اعتبار سے، صفائی کے اعتبار سے، نظامت کے اعتبار سے اتنے بلند ہوں کہ طلبہ ان کی طرف کھنچے ہوئے آئیں اور کسی دوسری طرف رُخ نہ کریں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت سے ہمیں یہی سبق ملتا ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے: ”اللہ تعالیٰ کو یہ بات پسند ہے کہ جب تم کوئی کام کرو تو اسے خوش اسلوبی سے کرو۔ ہمیں یہ بات یاد رکھنی چاہیے کہ اگر ہماری کوتاہیوں سے ہمارے علمی اداروں کا معیار تعلیم پست ہوا اور ہمارے بچوں نے غیر مسلموں کے تعلیمی اداروں کا رخ کیا اور اس کے نتیجہ میں وہ اپنے دین سے منحرف ہوئے تو اس کی ذمہ داری اور اس کا وبال سب پر پڑے گا اور اس کا جواب ہمیں کل اللہ کے سامنے دینا ہوگا اور اس ذمہ داری کا احساس ہر فرد کو ہونا چاہیے، خصوصاً تعلیمی اداروں کے ذمہ دار حضرات اور وزارت تعلیم کے سرکردہ افراد کو۔ اگر وطن عزیز میں تعلیم اور اسلام کے نظام کا تحفظ کرنا ہے تو لازم ہے کہ اسلام آباد کا مسیٹس یونیورسٹی کے اس واقعے کے خلاف فوری مقدمہ درج کر کے مکمل جانچ پڑتال کی جائے اور ملزم کے خلاف قانونی کارروائی کی جائے، تا کہ نظام اسلام، پاکستانی معاشرے، زیر تعلیم طلباء وطالبات اور آنے والی نسل کو ایسی گھٹیا اور اسلام کے منافی تعلیم سے بچایا جاسکے۔

نادر صدیقی

کھڑی بولی ما ایک نعتیہ منقبت

تھرے گلاماں کا جَد تے میں ہوں گلام سائیں
جَمانہ مَنّے ہے مَنّے اپڑاں امام سائیں

یَو مِرجا چھورے کے من ما آوے معاویہ کیا
وہ جس نے لکّھا ہے تھارے رب کا کلام سائیں

بھئی میں تے اپڑیں نبی کی ماں کا حیا کروں گا
میں اپڑی بیٹی کا ھِند رکھوں گا نام سائیں

بقایا سائیں! علیؓ کی چِنتا کبھی نہ کرڑاں
علیؓ ولی کا تو ہے ای لَیجدہ مقام سائیں

گریب لوکاں نے مِیر کرڑاں یَو تھارا کام اے
تھاری ثنا کرڑاں ہم گریبوں کا کام سائیں

منے رؤف الرحیم سائیں! نِیاج لے لو
سلام سائیں! سلام سائیں! سلام سائیں!

☆......☆......☆

نادر صدیقی

سیدنا مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ

(وصال: شعبان 50ھ)

بنو ثقیف کا چشم و چراغ روشن ہے
وہ جس کے نام سے مدحت کا باغ روشن ہے
دل و دماغ میں روشن دماغ روشن ہے
مری جبیں پہ عقیدت کا داغ روشن ہے

مغیرہ نام ہے ناموں کی حاکمیت کا
مغیرہ نام ہے ایمان کی حرارت کا
مغیرہ نام ہے جرأت کا استقامت کا
مغیرہ نام ہے تطہیر کی طہارت کا

مرے نبی نے سراہا ہے اس کی جرأت کو
حدیبیہ میں جو دیکھا ہے اس کی غیرت کو
یہ کون تیغ بدست آگیا حفاظت کو
یہ کس کے نام پہ ہے ناز اہلِ سنت کو

وہ بھٹکے لوگوں کو رستا دکھانے والا ہے
وہ حق شناس حقیقت بتانے والا ہے
وہ مشکلوں میں بہت کام آنے والا ہے
فسادیوں کو ٹھکانے لگانے والا ہے

یہ دو ٹکے کے مؤرخ مقام کیا جانیں
یہ آگہی سے لدے خُر کلام کیا جانیں
یہ لعن و طعن کے بھوکے، سلام کیا جانیں
یہ احترامِ صحابہ کرام کیا جانیں

میں اس کے نام کی پاکیزہ میم پر قربان
میں سب صحابہ کے عہدِ عظیم پر قربان
ہر اک کلام پہ ہر اک کلیم پر قربان
میں ہر گدائے رسولِ کریم پر قربان

مجید لاہوری

چیختے ہیں مفلس و نادار آٹا چاہیے

چیختے ہیں مفلس و نادار آٹا چاہیے
لکھ رہے ہیں ملک کے اخبار آٹا چاہیے

از کلفٹن تا بہ مٹروپول حاجت ہو نہ ہو
کھارا در سے تا بہ گولی مار آٹا چاہیے

مرغیاں کھا کر گزارہ آپ کا ہو جائے گا
ہم غریبوں کو تو اے سرکار، آٹا چاہیے

ہم نے پاؤڈر کا تقاضا سن کے بیگم سے کہا
کیا کرو گی غازۂ رُخسار، آٹا چاہیے

غم تری خوراک ہے غم کی ضرورت ہے تجھے
مجھ کو لیکن اے دلِ نادار، آٹا چاہیے

بوسۂ لب پر ہمیں ٹرخا دیا سرکار نے
بوسہ، عاشق کو نہیں درکار، آٹا چاہیے

فاقہ کش پر نزع کا عالم ہے طاری اے مجیدؔ
کہہ رہے ہیں رو کے سب غمخوار آٹا چاہیے

☆......☆......☆

درد کی ڈھول

حبیب الرحمٰن بٹالوی

(ترکی، شام۔ زلزلہ 2023ء)

صبح سے شام تک
ترکی اور شام کے
گرتے در و بام پر
صَرصَر کی آندھی ہے
وحشت ہی وحشت ہے
درد کی ڈھول ہے
پھول بھی کانٹے ہیں
موت دندناتی ہے
گھر اور گھروندے
ریت کا ڈھیر ہیں
کسی کا باپ نہیں
کسی کا بھائی نہیں
سکول سے بچوں کی
خبر بھی آئی نہیں
مائیں، بہنیں، بیٹیاں
گری پڑی
چھتوں کے نیچے
دب کے مر گئی ہیں
گھر سُونا کر گئی ہیں
عزرائیل نے یہاں پر
مصروف وقت گزارا ہے
کہ اکثر گھروں میں
پورے خاندان نے
اپنی جاں کو ہارا ہے
بچے بوڑھے اور جواں
گلے مل کے روتے ہیں
کہ امّی اور بہن بھائی
یُوں جدا ہوتے ہیں!!!
دیکھ کر فلک نے بھی
وہ آنسو بہائے ہیں
کہ ایدھی، چھیپا، مدر ٹریسا
پُرسہ دینے آئے ہیں
ایسے میں اُنہوں نے
اک عجب منظر دیکھا
کہ گری پڑی چھت کے نیچے
خون میں تر بتر
بکھری ہوئی مردہ جاں
لاشوں کے درمیاں
اک ماں کی میّت ہے
اور نوزائیدہ بچّہ
اُس سے لپٹا روتا ہے
دیکھو لوگو! دیکھو لوگو!
ایسا بھی ہوتا ہے!
اُس بے نیاز نے معجزہ دکھایا ہے
ماں گرچہ مر بھی جائے
بچّے کا سرمایہ ہے

حبیب الرحمٰن بٹالوی

حاصل مطالعہ

''غبار خاطر'' مصنف: ابوالکلام آزادؒ

☆......وہ زندگی ہی کیا ہوئی جس کے دامنِ خشک کو کوئی غلطی تر نہ کر سکے۔ وہ چال ہی کیا جو لڑکھڑاہٹ سے یکسر محروم ہو۔

ہم سمندر باش و ہم ماہی کہ در اقلیمِ عشق رُوئے دریا سلسبیل و قعرِ دریا آتش است

☆......زندگی ایک فریضہ ہے جسے انجام دینا چاہیے۔ ایک بوجھ ہے جسے اٹھانا چاہیے۔ لیکن کیا یہ بوجھ کانٹوں پر چلے بغیر نہیں اٹھایا جا سکتا؟ نہیں اٹھایا جا سکتا۔

☆......تبدیلی بذاتِ خود، زندگی کی ایک بڑی لذت ہے۔

☆......موج جب تک مضطرب ہے، زندہ ہے۔ آسودہ ہوئی اور معدوم ہوگئی۔

موجیم کہ آسودگی ما عدم ما است مازندہ ازانیم کہ آرام نگیریم

☆......رات کو جلد سونا اور صبح جلد اٹھنا، زندگی کی سعادت کی پہلی علامت ہے۔

☆......انسان کا اصلی عیش، دماغ کا عیش ہے جسم کا نہیں

☆......خوش رہنا محض ایک طبعی احتیاج ہی نہیں بلکہ ایک اخلاقی ذمہ داری ہے، اگر آپ نے یہاں ہر حال میں خوش رہنے کا ہنر سیکھ لیا ہے تو یقین کیجئے کہ زندگی کا سب سے بڑا کام سیکھ لیا ہے۔ ہماری زندگی ایک آئینہ خانہ ہے، یہاں ہر چہرے کا عکس بیک وقت سینکڑوں آئینوں میں پڑنے لگتا ہے اگر ایک چہرے پر غبار آ جائے گا تو سینکڑوں چہرے غبار آلود ہو جائیں گے۔

☆......بانسری اندر سے خالی ہوتی ہے۔ مگر فریادوں سے بھری ہوتی ہے۔

☆......جس مرقع میں سورج کی پیشانی، چاند کا ہنستا ہوا چہرہ، ستاروں کی چشمک، درختوں کا رقص، پرندوں کا نغمہ، آبِ رواں کا ترنم اور پھولوں کی رنگین ادائیں اپنی اپنی جلوہ طرازیاں رکھتی ہوں۔ اُس میں ہم ایک بُجھے ہوئے دل اور سُوکھے ہوئے چہرے کے ساتھ یہ جگہ پانے کے یقیناً مستحق نہیں ہو سکتے............فطرت کی اس بزم نشاط میں تو وہی زندگی سج سکتی ہے۔ جو ایک دہکتا ہوا دل، پہلو میں اور چمکتی ہوئی پیشانی، چہرے پر رکھتی ہو۔

☆......طبیعت کا سانچہ اتنا پختہ ہو چکا ہے کہ اسے توڑا جا سکتا ہے مگر موڑا نہیں جا سکتا۔

☆......اگر ہمیں اختیار ہے کہ اپنا سر ٹکراتے رہیں تو دوسرے کو اختیار ہے کہ نئی نئی دیواریں چنتا رہے۔

☆......انسان کے لیے اپنی تقلیدی زنجیروں کو توڑنا بہت مشکل ہوتا ہے جو وراثت میں ملتی ہیں۔

☆......اگر یہاں مادہ کے سوا اور کچھ نہیں ہے تو پھر مرتبہ انسانی میں ابھرنے والی وہ قوت جسے ہم فکر وادراک کے نام سے پکارتے ہیں، کیا ہے۔ کس انگیٹھی سے یہ چنگاری اُڑی؟

☆...... ہمیشہ عقلمند آدمی اِکا دُکا ہوگا، بھیڑ بے وقوفوں ہی کی رہے گی ماننے پر آئیں گے تو گائے کو خدا مان لیں گے۔ انکار پر آئین گے تو مسیحؑ کو سُولی چڑھادیں گے۔

☆......لوگوں کو جو لذت مٹھاس میں ملتی ہے مجھے نمک میں ملتی ہے، کھانے میں نمک پڑا ہو مگر میں اُوپر سے اور چھڑک دوں گا میں صباحت کا نہیں، ملاحت کا قتیل ہوں۔

☆......درایں چمن کہ بہار وخزاں ہم آغوش است زمانہ جام بدست وجنازہ بردوش است

☆......حُسن آواز میں ہو یا چہرے میں تاج محل میں ہو یا نشاط باغ میں حُسن ہے اور حُسن اپنا فطری مطالبہ رکھتا ہے۔

☆......شاعر، الفاظ ومعانی کے اجزاء کو حُسن ترکیب کے ساتھ باہم جوڑ دیتا ہے۔

ڈاکٹر زاہد منیر عامر

چودھری افضل حق اور روزنامہ انقلاب......ایک مطالعہ

جنوری، چودھری افضل حق کی رحلت کا مہینہ ہے۔ پچھتر سال قبل جنوری کی آٹھویں رات کو افق حریت سے یہ ستارہ غروب ہوگیا تھا۔ چودھری افضل حق ایک سیاست دان ہی نہیں ایک ادیب اور دانش ور بھی تھے جنھوں نے ''زندگی'' جیسی مقبول اور زندہ کتاب لکھی۔ قارئین کے لیے یہ خبر مسرت کا باعث ہوگی کہ حال ہی میں امریکہ سے چودھری صاحب کی اس کتاب زندگی کا انگریزی ترجمہ شائع ہوا ہے۔ اس انگریزی ترجمے پر تو بات کسی اور صحبت میں ہوگی آج چودھری صاحب مرحوم کے حوالے سے ان کے معاصر اخبار انقلاب کے رویے کا جائزہ لیتے ہیں۔ روزنامہ زمیندار سے علیحدگی کے بعد مولانا غلام رسول مہر اور مولانا عبدالمجید سالک صاحبان نے ۲/اپریل ۱۹۲۷ء کو انقلاب نامی روزنامہ جاری کیا، جسے برعظیم پاک وہند کی صحافتی تاریخ میں ایک اہم مقام حاصل ہے۔ چودھری افضل حق مرحوم ۱۸۹۱ء/ ۱۳۱۶ھ میں گڑھ شنکر ضلع ہوشیار پور کے ایک معزز زمیندار گھرانے میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم اَمرتسر میں حاصل کی۔ ۱۹۱۰ء میں امرتسر ہی سے (اینٹرینس) میٹرک کا امتحان پاس کیا اور لاہور آ گئے۔ یہاں آ کر انھوں نے اسلامیہ کالج میں داخلہ لے لیا جہاں مولانا غلام رسول مہر، عبدالمجید سالک، ڈاکٹر عبدالقوی لقمان اور مستقبل کے بعض دوسرے سربرآوردہ افرادِ ملک وقوم بھی اس وقت زیرِ تعلیم تھے۔ ۱۹۱۲ء میں ایف اے کا نتیجہ آیا تو اس میں کامیاب نہ ہوسکے اور کالج چھوٹ گیا۔ ۱۹۱۳ء میں دیال سنگھ کالج میں داخلہ لیا، کچھ عرصہ بعد چودھری صاحب کے بڑے بھائی چودھری فضل حق اچانک انتقال کر گئے جس کے باعث انھیں کالج چھوڑ کر ملازمت اختیار کرنا پڑی اور وہ پولیس میں سَب انسپکٹر بھرتی ہوئے۔ ۱۹۱۴ء میں ترکی کی شکست اور اتحادیوں کے مظالم نے چودھری صاحب کی طبیعت میں بہت سے انقلابات پیدا کیے۔ اس کے بعد جلیانوالہ باغ کا حادثہ پیش آ گیا جس سے دل برداشتہ ہوکر ۱۹۲۱ء میں ملازمت سے مستعفی ہوگئے اور تحریکِ خلافت میں پُر جوش حصہ لینے لگے اور یہاں سے ان کی قومی سیاسی زندگی کا آغاز ہوا۔

چودھری افضل حق کے بارے میں انقلاب کے رویے میں دھوپ چھاؤں کا سماں رہا۔ کبھی تو ان کے ایثار اور ان کی قومی خدمات پر تعریف کے ڈونگرے برسائے جاتے اور کبھی انھیں تنقید کا نشانہ بنایا جاتا۔ دوسرے قومی راہ نماؤں کی طرح چودھری افضل حق پر ''کرم فرمائیوں'' کا یہ مظاہرہ بھی انقلاب میں مولانا عبدالمجید سالک کے مشہور کالم ''افکار و حوادث'' میں ہوتا تھا یا پھر انقلاب کے اداریے چودھری صاحب کے بارے میں اظہارِ رائے کرتے دکھائی دیتے تھے۔ یوں محسوس ہوتا ہے کہ سالک صاحب کے لیے چودھری افضل حق ایک مرغوب موضوع تھے۔ وہ

چاہتے تھے کہ ان کے کالم کی گرم بازاری کے لیے چودھری صاحب کے حوالے سے کوئی نہ کوئی خبر میسر رہے تا کہ ''چھیڑ خوباں سے چلی جائے اسد'' کی کیفیت برقرار رہے۔ چنانچہ جب انھیں چودھری صاحب کی کوئی خبر نہیں ملتی تو وہ ان کی یاد میں یوں خامہ فرسا ہوتے ہیں کہ:

''یادش بخیر! آج کل جناب چودھری افضل حق صاحب قبلہ کہیں نظر نہیں آتے غالباً پنجاب کونسل کے اجلاس کے لیے کوئی تقریر تیار کر رہے ہوں گے'' (انقلاب ۳ مئی ۱۹۳۰ء) اسی لب و لہجے میں مزید لکھتے ہیں:

''آج کل ملک میں سوارا جیہ کا اندولن ہو رہا ہے۔ پریس ایکٹ نافذ ہو چکا ہے لیڈر گرفتار کیے جا رہے ہیں، آرڈی ننسوں کی دھوم دھام ہے لیکن چودھری افضل حق صاحب غائب یا مظہر العجائب؟ کیا ناقدردانی ابنائے زمانہ سے تنگ آ کر گوشہ نشینی اختیار کر لی ہے یا کوئی اور خاص معاملہ ہے بہ ہر حال ہم جیسے قدیم نیاز مندوں کو کچھ تو معلوم ہونا چاہیے (ایضاً)

روزنامہ انقلاب یونینسٹ وزارت کا حامی اخبار تھا۔ چودھری صاحب باغیوں کی جماعت مجلس احرار کے راہ نما بلکہ شہ دماغ تھے۔ اس سے پہلے وہ دوسرے قومی راہ نماؤں کی طرح کانگرس کے ساتھ حسن ظن کے رشتے میں بھی منسلک رہے۔ وہ پنجاب لیجسلیٹو اسمبلی کے رکن بھی رہے اس رکنیت کے زمانے میں انھوں نے مسلمانان پنجاب کے لیے بعض یادگار خدمات انجام دیں۔ جب گاندھی جی نے اسمبلی کے ارکان سے مستعفی ہونے کے لیے کہا تو چودھری افضل حق نے اسمبلی سے استعفیٰ نہیں دیا ان کے مستعفی نہ ہونے کو سالک صاحب نے کڑی تنقید کا نشانہ بنایا اور لکھا کہ:

''جب مہاتما جی کہتے ہیں کہ کانگرس اور کونسل میں سے ایک چیز چن لو تو چودھری صاحب کانگرس سے استعفیٰ دے دیتے ہیں اور کونسل کی ممبری کو بدستور سینے سے چمٹائے رکھتے ہیں''

استعفیٰ نہ دینے سے معلوم ہوتا ہے کہ چودھری صاحب کے نزدیک جب تک اسمبلی میں رہ کر کام کے امکانات موجود تھے اس وقت تک کانگرس کی بجائے اسمبلی میں رہ کر کام کرنا زیادہ بہتر تھا اور پھر ان کے اس اقدام سے ان کے اور کانگرس کے درمیان پائے جانے والے فاصلوں کا بھی اندازہ کیا جا سکتا ہے لیکن اس کے باوصف اگر سالک صاحب انھیں نشانہ تنقید بناتے ہیں تو اس کے پس پردہ دوسرا سبب ہو سکتا ہے وہ چودھری صاحب کی ان کے اخبار انقلاب پر تنقید ہے۔ اس امر کی شہادت بھی خود سالک صاحب ہی کی تحریر سے ملتی ہے۔ اپنے اخبار پر چودھری صاحب کی تنقید کے حوالے سے سالک صاحب نے لکھا کہ:

''کونسل میں آپ کی تقریر دل پذیر کے دوران میں کوئی صاحب انقلاب کا ذکر کرتے ہیں تو آپ نہایت نفرت سے کہہ دیتے ہیں کہ اس خدائی خوار کا کیا نام لیتے ہو وہ تو وزارت کا حامی اخبار ہے'' (انقلاب ۲۱ مئی ۱۹۳۰ء)

یہی زمانہ ہے جب برطانوی حکومت کی پرتشدد پالیسی کا ظہور ہوا تو چودھری صاحب نے استعفیٰ دینے میں

تاخیر نہیں کی محض گاندھی جی کے کہنے پر مستعفی نہ ہونے والے افضل حق نے اپنے ضمیر کی آواز پر استعفی دے دیا جس پر ان کے لیے تحسین وآفرین کی آوازیں بلند ہوئیں تو انقلاب نے لکھا:

’’چودھری افضل حق کے عدیم النظیر ایثار کے غلغلہ سے سارا ہندوستان گونج رہا ہے آپ نے حکومت کے تشدد کے خلاف احتجاج کے طور پر پنجاب کونسل کی ممبری سے استعفیٰ دے دیا اور دنیا کو بتا دیا کہ

اولوالعزمان دانش مند جب کرنے پہ آتے ہیں
سمندر پھاڑتے ہیں، کوہ سے دریا بہاتے ہیں

برطانوی حکومت کی پرتشدد پالیسی کے خلاف ہندوستانیوں کی قربانیوں کا تذکرہ کرتے ہوئے مزید لکھا کہ

’’لیکن چودھری افضل حق کا ایثار سب سے زیادہ عظیم الشان ہے آپ نے دس نہ بیس اکٹھے سو روپے مہینے کی آمدنی پر لات ماردی ۔

جان می طلبی مضائقہ نیست
زر می طلبی سخن دریں است‘‘

یہاں تو ان کے ایثار کو عظیم الشان قرار دیا جا رہا ہے اور سو روپے ماہانہ تنخواہ چھوڑنے کی داد دی جا رہی ہے لیکن اس کے بعد یہی قلم آل انڈیا لیڈری میں کونسل کی ممبری سے زیادہ آمدنی تلاش کر لیتا ہے اور استعفے کی تحسین کی تلافی کرتے ہوئے اسے مزید آمدنی کا ذریعہ بتانے لگتا ہے۔اس کا خیال ہے کہ آل انڈیا لیڈر بن کر چودھری صاحب کو مزید آمدنی حاصل ہونے کا امکان دکھائی دیا اور اس کے ساتھ شہرت بھی......

’’جو خدا کونسل کی ممبری میں سوڈیڑھ سو روپے ماہوار پہنچا دیا کرتا تھا وہ آل انڈیا لیڈری میں بھی رزق دے گا اور کیا عجب ہے کہ حیثیت میں اضافہ ہونے کے ساتھ ہی آمدنی میں بھی اضافہ ہو جائے۔داتا کے ڈھنگ نرالے ہیں ۔

بہ افضل آنچناں روزی رساند
کہ سالک اندر آں حیران ماند

اس کے ساتھ یہ بھی لکھا کہ ’’کونسل کی ممبری پر آخری دم تک قائم بھی رہے اس کے بعد استعفی دے کر مشہور بھی ہو گئے پھر آل انڈیا لیڈروں کے ساتھ مل کر گرفتار ہونے کا شرف بھی حاصل ہو گیا

شکر خدا کہ از مددِ بختِ کار ساز
بر حسبِ مدعاست ہمہ کاروبار دوست‘‘

(انقلاب ۳۱/اگست ۱۹۳۰ء)

اس سخن آرائی سے کالم نگار کے ذوق عیب جوئی کا بہ خوبی اندازہ کیا جاسکتا ہے۔سعدی کا شعر نقل کیا گیا ہے

لیکن حسب مراد تحریف کے ساتھ ۔یعنی اصل شعر یوں تھا: ’’بہ ناداں آنچناں روزی رساند+ کہ دانا اندر آں حیران ماند‘‘یعنی خدا نادان کو یوں روزی پہنچاتا ہے کہ عقلوں والے اسے دیکھ کر دنگ رہ جاتے ہیں۔شعر میں تحریف کرتے ہوئے’’نادان‘‘ کی جگہ’’افضل‘‘اور’’دانا‘‘ کی جگہ اپنا نام درج کیا گیا جس سے چودھری افضل حق کو بے وقوف اور خود کو عقل مند ظاہر کرنا مقصود ہے۔اسی کالم کے بعض دوسرے اندراجات سے معلوم ہوتا ہے کہ کالم نگار دراصل تو چودھری صاحب کا مداح ہے لیکن اپنے کالم کی رونق بڑھانے کے لیے وہ انھیں تختہ مشق بناتا ہے،اسے سیاسی کے علاوہ چودھری صاحب کی ادبی حیثیت کا بھی اعتراف ہے اور جب وہ انھیں سیاست کی دنیا میں زیادہ ڈوبا ہوا پاتا ہے تو چاہتا ہے کہ وہ اپنی ادبی سرگرمیوں کو فراموش ہی نہ کردیں بلکہ ان کی جانب بھی کچھ توجہ مبذول کرتے رہا کریں تاکہ اہل ادب ان کے قلم سے نت نئی تخلیقات کے تحائف پاسکیں۔چودھری صاحب کو’’ایثار پیشہ‘‘اور’’استغنی شیوہ‘‘ قرار دیتے ہوئے وہ ان کی ایک افسانوی تصنیف معشوقۂ پنجاب کے حوالے سے لکھتا ہے کہ:

’’جناب چودھری افضل حق صاحب علاوہ دیگر کشف و کرامات کے انشاپردازی میں بھی درخور وافی رکھتے ہیں چندسال ہوئے آپ نے معشوقۂ پنجاب کے نام سے ہیر رانجھے کا قصہ اردو نثر میں لکھ کر شائع کیا تھا۔معلوم ہوتا ہے کونسلیات کی مصروفیت میں آپ کی رگِ ادب دب کر رہ گئی اور دنیا کو معشوقۂ پنجاب کے بعد آپ کا کوئی ادبی معجزہ دیکھنے کا اتفاق نہ ہوسکا لیکن ہزار مصروفیتیں ہوں جدت طرازی کا ملکہ تو فنا نہیں ہوسکتا کہیں نہ کہیں سے سرطان کے مادے کی طرح ضرور سر نکالے گا

نکو روتابِ مستوری ندارد
چو دربندی سر از روزن برآرد‘‘

(انقلاب ۳۰؍جولائی ۱۹۳۰ء)

شعر کا مطلب یہ ہے کہ حسن کو چھپایا نہیں جاسکتا اگر اس پر دروازہ بند کردیں گے تو وہ روزن (روشن دان) میں سے ظاہر ہوجائے گا۔

(۲) چودھری افضل حق زندہ تھے تو روزنامہ انقلاب لاہور میں عبدالمجید سالک کے قلم کا ہدف بنتے رہتے تھے۔ چھیڑ چھاڑ کا یہ سلسلہ جہاں دونوں کے باہمی تعلق کی غمازی کرتا تھا وہاں چودھری صاحب پر سالک کی تعریض وتنقید کی آئینہ داری بھی کرتا تھا۔چودھری افضل حق کو کارگاہِ عالم میں فقط نصف صدی کی مہلتِ عمل ملی۔اس نصف صدی میں وہ اپنی ہستی کا ایک محکم نقش ثبت کرنے میں کامیاب رہے۔سالک صاحب نے ان کی وفات کے حوالے سے لکھا کہ:

’’مجلس احرار میں ان سے زیادہ سلیم الطبع ٹھنڈے دل و دماغ کا اور ایثار پیشہ راہ نما کوئی نہ تھا سب لوگ بلا امتیاز مذہب وملت اور بلا لحاظ اختلاف سیاسی چودھری صاحب کا احترام کرتے تھے۔آخر میں گلا بیٹھ جانے کی وجہ

سے تقریر نہ کر سکتے تھے لیکن تحریر کا کام جاری تھا۔ چنانچہ آپ چند اچھی کتابوں کے مصنف تھے جن میں ''زندگی'' زیادہ مشہور ہے۔ متانت، سنجیدگی ان کی شخصیت کا خاصا تھا، درویش طبع آدمی تھے۔ بارہا ان پر اور ان کے گھر والوں پر فاقہ کشی تک کی نوبت گزر گئی لیکن نہ کبھی قومی روپے کو ہاتھ لگایا نہ حرف شکایت زبان پر لائے، بارہا جیل خانے میں جانے کا اتفاق ہوا اور ہر دفعہ صحت تباہ کر کے باہر نکلے نتیجہ یہ ہوا کہ صرف پچاس سال کی عمر میں گوناگوں عوارض کا شکار ہو کر اپنے اللہ سے جا ملے۔ ابتدا میں چودھری صاحب پولیس کے تھانیدار تھے ۱۹۲۰ء میں تحریک خلافت کی دعوت پر مستعفی ہو کر کارکنان قومی کی صف میں شامل ہو گئے اور آخری سانس تک ملت کی خدمت میں مصروف رہے۔ اللھم اغفرلہٗ'' (سرگزشت ص ۲۷۳)

اس اقتباس سے معلوم ہوتا ہے کہ اخباری دنیا کی چھیڑ چھاڑ اپنی جگہ سالک کے دل میں چودھری صاحب کے لیے بہ ہر حال احترام تھا۔ پنجاب اسمبلی کی، جسے اس زمانے میں پنجاب لیجسلیٹو اسمبلی کہا جاتا تھا، رکنیت کے زمانے میں روزنامہ انقلاب چودھری افضل حق کی خبروں اور بیانات کو نمایاں طور پر شائع کرنے والا اخبار تھا جیسا کہ شفیع لیگ کے بارے میں ان کے بیان کی اشاعت سے ظاہر ہوتا ہے۔

''سر شفیع نے لٹیا ڈبودی، چودھری افضل حق صاحب کا زبردست احتجاج، ڈاکٹر سر اقبال کا لاہوری لیگ سے استعفیٰ،
ع ...... عمرت دراز بادکہ ایں ہم غنیمت است''

لاہور: ۲۲؍جون جناب چودھری افضل حق صاحب رکن پنجاب کونسل نے مندرجہ ذیل بیان اخبارات کو اشاعت کے لیے ارسال فرمایا ہے:

''مجھے لاہور مسلم لیگ کی وہ یادداشت دیکھ کر مطلق کوئی تعجب نہیں ہوا جس کی نسبت بیان کیا جاتا ہے کہ ڈاکٹر محمد اقبال اور سر محمد شفیع کی مرتب کردہ ہے۔ لاہور لیگ جب سے معرض وجود میں آئی ہے سیاسی ذہنیت رکھنے والے ہندوستانی مسلمانوں کا اعتماد حاصل نہیں کر سکی اس لیگ کے حامیوں نے عوام کو یہ بات ثابت کرنے کے لیے ایڑی چوٹی کا زور لگایا کہ ہم مسلم مفاد کی حفاظت کے لیے مخالفین سے دست و گریبان ہو رہے ہیں۔ درآنحالیکہ لیگ مذکور کے مخالفین نے ہمیشہ اس کے اراکین کے اخلاص کو شک وشبہہ کی نظر سے دیکھا۔ اس میں شک نہیں کہ بعض دوست بھی اس لیگ کے پروپگنڈا سے متاثر ہو گئے تھے لیکن آخر کار راز افشا ہو گیا اور لیگ نے سائمن کمیشن کو عرض داشت پیش کر دی جس میں قانون، انصاف اور قیام امن کو صیغہائے محفوظ تسلیم کر لیا ہے۔ کوئی سیاسی آدمی اس پر اس کے مصنفین کو مبارک باد نہیں دے سکتا۔ میرے خیال سے یہ دستاویز ایک خوددار جماعت کے لیے توہین کا موجب ہے اور مسلمانان ہند کے لیے بھی یہی صورت ہے کیونکہ ان کے نزدیک غیر ملکی حکومت سے بدتر کوئی لعنت نہیں ہو سکتی۔ اگر ہم اس لیگ کے مطالبات کا تجزیہ کریں تو ظاہر ہوگا کہ اصلاحات کی نظر ثانی میں محکمہ جنگلات اور مالیات وغیرہ

کے انتقال پر ہی قناعت کی گئی ہے۔ جنگلات پہلے ہی بعض صوبہ جات میں صیغۂ منتقلہ ہے۔ پس اب اس کے معنی یہ نکلتے ہیں کہ اگر حکومت براہِ عنایت محکمہ مالگزاری کو اور منتقل کر دے تو مسلمان خوش ہو جائیں گے مجھے یقین ہے کہ مسلمانانِ ہند ہرگز ایسی طفلانہ تجاویز کے دام میں نہیں آسکتے جیسی کہ لاہوری رجعت پسندوں نے پیش کی ہیں۔ امید کی جاتی ہے کہ اس عرضداشت کے خلاف ہندوستان کے طول وعرض میں پر جوش جد وجہد کی جائے گی۔ لاہور لیگ کو اس بات کی اجازت نہیں دی جاسکتی کہ قومی مفاد کو خطرہ میں ڈال کر اپنا الو سیدھا کرے۔ معلوم ہوتا ہے کہ اس عرضداشت کے حامی کسی نہ کسی طرح ایک سرکاری تجویز پر دستخط کرنے کے لیے رضامند کر لیے گئے ہیں ورنہ یہ عرضداشت جس کاغذ پر لکھی ہوئی ہے اس کے برابر بھی قدر وقیمت نہیں رکھتی‘‘ (روزنامہ انقلاب لاہور ۲۴؍ جون ۱۹۲۸ء)

اس دستاویز کے مصنفین میں علامہ اقبال کا شمول محض چودھری صاحب کا گمان تھا ورنہ اس دستاویز کے سامنے آنے کے بعد علامہ تو خود شفیع لیگ کی سیکریٹری شپ سے مستعفی ہو گئے تھے جیسا کہ اسی خبر کے ساتھ اخبار نے ان کے استعفیٰ پر مبنی خط کا متن بھی شائع کیا ہے۔ جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ علامہ کو اس مسودہ سے اختلاف تھا اور وہ کامل آزادی کے مطالبے کے حق میں تھے انھوں نے اپنے استعفیٰ میں لکھا کہ:

’’......میں اپنے اس خیال پر سختی سے قائم ہوں جو مسودہ کو ترتیب دینے والی کمیٹی کے پہلے جلسہ میں ظاہر کیا تھا کہ آل انڈیا مسلم لیگ کو کامل صوبجاتی خودمختاری کا مطالبہ کرنا چاہیے (اور میرے نزدیک یہ تمام مسلمانانِ پنجاب کا مطالبہ ہے) ان حالات میں مجھے آل انڈیا مسلم لیگ کا سیکریٹری نہیں رہنا چاہیے براہ عنایت استعفیٰ قبول فرمائیے۔
آپ کا صادق محمد اقبال بیرسٹر، رکن پنجاب کونسل‘‘

ہم نے یہ اقتباس براہِ راست روزنامہ انقلاب کے متعلقہ شمارے سے لیا ہے۔ ڈاکٹر جاوید اقبال نے زندہ رود میں علامہ کا استعفیٰ، لطیف احمد شیروانی کی کتاب *Speeches Writings and Statements of Iqbal* کے حوالے سے نقل کیا ہے (جلد سوم ص ۳۲۲) اور اس کے حوالے کا صفحہ نمبر ۲۰۵، ۲۰۴ درج کیا ہے۔ جب کہ علامہ کے استعفے کا انگریزی متن اس کتاب کے صفحہ ۲۴۶ پر درج ہے۔

روزنامہ انقلاب میں چودھری صاحب کا آخری تذکرہ ان کی وفات پر لکھے جانے والے دو شذروں کی صورت میں ہمارے سامنے ہے۔ چودھری صاحب کے انتقال پر پہلے دن بہ طور خبر اور دوسرے دن بہ طور تعزیت ادارتی شذرہ شائع ہوا۔ ذیل میں یہ دونوں شذرے محفوظ کیے جا رہے ہیں۔ پہلے دن کا شذرہ درج ذیل ہے:

’’چودھری افضل حق کا انتقال پرملال‘‘

لاہور ۸؍ جنوری اطلاع ملی کہ مشہور احرار لیڈر اور مصنف زندگی چودھری افضل حق کچھ دن بیمار رہ کر رہگرائے عالم جاودانی ہو گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم آخری عمر میں مسلسل علالت کی وجہ سے عملی سیاسیات سے

کنارہ کش ہوگئے تھے لیکن مجلس احرار کی زیادہ تر پالیسی آپ ہی کی رہین منت تھی۔ مرحوم کی تصانیف میں زندگی اور پاکستان اور چھوت چھات [کذا، پاکستان اور اچھوت] خاص اہمیت رکھتی ہیں۔ آخرالذکر کتاب میں آپ نے بوجوہ ثابت کیا ہے کہ مسلم لیگ کا نظریہ برادران وطن کی مسلسل مسلم دشمنی کا منطقی نتیجہ تھا۔ آپ کی آخری تصنیف اسلام اور سوشلزم جو انگریزی زبان میں ہے زیر طبع ہے۔ آپ ضلع گورداسپور کی تحصیل شنکر گڑھ کے رہنے والے تھے۔ ابتدائی تعلیم کے بعد آپ پولیس کے محکمہ میں ملازم ہوگئے لیکن ۱۹۲۰ء میں یہ ملازمت چھوڑ دی اور ملکی سیاسیات میں حصہ لینا شروع کر دیا۔ ۱۹۲۲ء میں تحریک خلافت میں قید ہوئے۔ ۱۹۲۵ء میں آپ نے چند دیگر ساتھیوں کے ساتھ مجلس احرار اسلام قائم کی۔ آپ کانگرس ورکنگ کمیٹی کے رکن بھی رہے۔ چنانچہ ۱۹۳۰ء میں اس حیثیت سے قید بھی ہوئے۔ ۱۹۳۹ء میں آپ جنگ کے خلاف سرگرمیوں کی وجہ سے قید کیے گئے تھے۔ کچھ عرصہ بعد جیل میں آپ بیمار ہوگئے۔ چنانچہ حکومت نے نومبر ۱۹۴۰ء میں رہا کر دیا۔ ۲۰ ردسمبر ۱۹۴۱ء کو مجلس احرار کی ورکنگ کمیٹی کے جلسہ میں آپ پر دمہ کا دورہ ہوا، اس کے بعد یرقان اور نمونیہ نے حملہ کیا۔ کل معلوم ہوا تھا آپ کی صحت روبہ اصلاح ہے لیکن آج شام کو اطلاع موصول ہوئی کہ آپ کو سرسام ہوگیا اور رات کے نوبج کر ۲۰ منٹ پر انتقال ہوگیا۔ وفات کے وقت آپ کی عمر ۵۰ سال تھی۔ آپ نے تین (۳) لڑکے جن میں بڑا لڑکا آٹھویں جماعت میں پڑھتا ہے اور ایک لڑکی جس کی عمر ۳ سال ہے یادگار چھوڑے ہیں‘‘۔ (انقلاب، لاہور، ۱۰ ر جنوری ۴۲ء ص ۴)

(۳) اس شذرے میں جہاں درست اطلاعات ہیں وہاں بعض امور نادرست بھی ہیں مثلاً چودھری صاحب کی کتاب کا نام ’’پاکستان اور چھوت چھات‘‘ بتایا گیا ہے۔ اصل میں یہ کتاب انگریزی میں ہے اور اس کا نام Pakistan and Untouchability ہے جو پہلی بار مئی ۱۹۴۱ء میں اور دوسری بار مئی ۱۹۴۳ء میں مکتبہ اردو لاہور سے شائع ہوئی (۱۲۶ صفحات) جس کا اردو ترجمہ پاکستان اور اچھوت کے نام سے شائع ہوا تھا نہ کہ پاکستان اور چھوت چھات کے نام سے۔ یہ ترجمہ اکرام قمر مرحوم نے کیا تھا اور اسے بھی مکتبہ اردو نے شائع کیا (۱۰۴ صفحات) انگریزی کتاب ۲۰۱۳ء میں امریکہ سے از سر نو شائع ہو چکی ہے۔ شذرے میں ان کی آخری تصنیف اسلام اور سوشلزم بتائی گئی ہے جو انگریزی میں ہے اور شذرہ نگار کے مطابق اس وقت زیر طبع ہے۔ افسوس کہ ایسی کوئی کتاب اب تک سامنے نہیں آئی البتہ سوشلزم سے متعلق چودھری صاحب کی بعض تحریروں اور تقریروں سے لیے گئے اقتباسات پر مشتمل ایک کتابچہ بعنوان سوشلزم: ایک مسلمان کی نظر میں کلاسیک لاہور سے محمد مہدی انور نے ۱۹۶۰ء میں شائع کیا تھا۔ یہ کتابچہ اسلام میں طبقات، جاگیرداری، سرمایہ داری، ذاتی ملکیت، اور اشتراکیت کے موضوعات پر آب رفتہ اور آزادی ہند سے چودھری صاحب کی منتخب تحریروں پر مشتمل ہے۔ اس کتابچے کا دوسرا ایڈیشن اگست ۱۹۶۹ء میں شائع ہوا۔ (صفحات ۸۰) اس کے علاوہ ایک زمانے میں انفرادی ملکیت

اور جاگیرداری وغیرہ کے مسائل پر مولانا بہاء الحق قاسمی امرتسری کے ساتھ ان کا قلمی مباحثہ ہوا تھا جو بالاقساط روزنامہ زم زم میں شائع ہوتا رہا۔ جانبین کے مضامین بعدازاں الگ الگ کتابچوں کی صورت میں شائع بھی ہوئے۔ ممکن ہے شذرہ نگار اس جانب اشارہ کرنا چاہتے ہوں لیکن یہ مضامین اردو میں ہیں نہ کہ انگریزی میں۔ اس بحث کا آغاز مولانا بہاؤالحق قاسمی صاحب کے مضمون تتفکّر یا اَیّھَا المفکر سے ہوا تھا جس میں چودھری صاحب کے نظریات کو اشتراکیت پر مبنی قرار دیا گیا تھا۔ چودھری صاحب چونکہ طبقہ احرار میں مفکر احرار کے لقب سے مشہور تھے اس لیے انھیں یا اَیّھَا المفکر کہہ کر پکارا گیا۔ بعدازاں اخبار احسان اور اخبار مسلمان بھی اس بحث میں شامل ہو گئے تھے۔

راقم نے ایک زمانے میں مولانا بہاؤالحق قاسمی صاحب (یکم مئی ۱۹۰۰ء......۲رفروری ۱۹۸۷ء) سے اس سلسلے میں استفسار کیا تھا جس کے جواب میں مرحوم نے لکھا ''اتنا یاد ہے کہ چودھری صاحب روس کی اشتراکیت کے زبردست حامی تھے اور اس مسئلہ پر میرا اور ان کا تحریری مباحثہ اخبارات میں شائع بھی ہوتا رہا۔ چودھری صاحب خدا کو تو مانتے تھے لیکن روس کی ملحدانہ اشتراکیت کے حامی اور اس مناسبت سے ذاتی ملکیت اور وراثت کے منکر تھے'' (مکتوب مولانا بہاؤالحق قاسمی بنام راقم مرسلہ ۱۵/مارچ ۱۹۸۶ء) چودھری صاحب مرحوم کا موقف کیا تھا؟ یہ جاننے کے لیے ان کا کتابچہ اسلام میں امرا اور بادشاہ کا وجود نہیں دیکھا جا سکتا ہے جو ۱۹۴۱ء میں زم زم بک ایجنسی نے شائع کیا تھا۔ ستمبر ۱۹۹۷ء میں اس کتابچے کے مطالب مولانا سید مناظر احسن گیلانی کی ایک تحریر کے ساتھ ملا کر اسلام میں سرمایہ داری اور جاگیرداری کا کوئی وجود نہیں کے عنوان سے مکی دارالکتب لاہور نے شائع کر دیے ہیں۔

محولہ بالا شذرے میں مجلس احرار کے قیام کا سال ۱۹۲۵ء بتایا گیا ہے جو درست نہیں مجلس احرار کا قیام ۱۹۲۹ء میں عمل میں آیا۔ چودھری صاحب کی اولاد سے متعلق فراہم کی گئی معلومات نامکمل ہیں۔ شذرے میں چودھری صاحب کی اولاد کے ضمن میں ان کے تین لڑکے اور ایک لڑکی بتائے گئے ہیں۔ چودھری صاحب کو اللہ نے چار بیٹوں اور تین بیٹیوں سے نوازا۔ بیٹوں میں شمس الحق (۱۱رمئی ۱۹۲۹ء ...... ۳۱رجنوری ۱۹۷۷ء)، ضیاء الحق (۱۰رمارچ ۱۹۳۲ء...... یکم فروری ۲۰۰۷ء)، قمر الحق (۱۰رفروری ۱۹۳۴ء ...... ۵راپریل ۲۰۰۵ء) اور کرنل اظہار الحق ادیب (۲۲رجون ۱۹۴۲ء............ ۲۱رنومبر ۲۰۱۷ء) شامل ہیں تاہم اس وقت تین بیٹے کہنے میں جزوی صداقت موجود ہے کہ اظہار الحق صاحب کی ولادت چودھری افضل حق صاحب کی وفات کے بعد ہوئی تھی۔ چودھری صاحب کے چار بیٹوں میں سے اب کوئی بیٹا حیات نہیں۔ بیٹیوں میں، بلقیس بی بی (۱۹۲۳ء...... ۲۰رجولائی ۱۹۹۳ء)، معروف خالد (۱۹۲۶ء ...... ۲۵رجولائی ۲۰۱۶ء) اور نجم صدیق خان (پ: ۲۰رمارچ ۱۹۳۹ء) شامل ہیں۔ جن میں سے

معروف بی بی اور نجم بی بی سے راقم الحروف کو بھی ملاقات کا موقع ملا ہے۔ جہاں تک چودھری صاحب کے انتقال کی تفصیل کا تعلق ہے تو شذرہ نگار کے مطابق ان کا انتقال رات نو بج کر بیس منٹ پر یرقان اور نمونیہ کے حملے اور بعد ازاں سرسام سے ہوا جب کہ چودھری صاحب کے آخری ایام کے بارے میں کیے گئے ایک استفسار کا جواب دیتے ہوئے ان کی اہلیہ مرحومہ نے بتایا تھا کہ:

''وفات سے کچھ عرصہ پہلے وہ علیل ہو گئے دفتر احرار میں روزانہ ان کی عیادت کے لیے لوگ آتے تھے لیکن زیادہ تر انھیں ملنے سے روک دیا جاتا تھا عام طور پر ڈاکٹر عبدالقوی لقمان اُن کا علاج کرتے تھے۔ انھوں نے چودھری صاحب کو ایک گولی نمبر ۶۹۳ دے دی اس پر بعد میں ڈاکٹر یوسف اور ڈاکٹر بشیر (سابق انچارج میو ہسپتال) نے انھیں کہا کہ یہ تم نے کیا کیا......؟ لیکن اس وقت پانی سر سے گزر چکا تھا چودھری صاحب دمے کے مریض تو تھے ہی انھیں زکام ہوا پھر کھانسی ہو گئی۔ آخری رات ڈاکٹر بشیر اور ڈاکٹر یوسف پوری کوشش کرتے رہے لیکن وقت مقرر آ چکا تھا۔ چودھری صاحب ۸ اور ۹ جنوری کی رات کو اللہ کو پیارے ہو گئے''

(بیگم چودھری افضل حق سے راقم کی ملاقات مئی ۱۹۸۳ء دیکھیے: ماہنامہ صوت الاسلام فیصل آباد فروری ۱۹۸۹ء)

چودھری صاحب کے آخری وقت میں ان کے پاس ان کی اہلیہ کے علاوہ ان کے بچے بھی موجود تھے ان کی دوسری بیٹی معروف خالد نے راقم کے ایک استفسار کا جوب دیتے ہوئے کہا:

''ڈاکٹروں نے انھیں بتایا کہ آپ کو ٹی بی ہے انھوں نے کہا میں ٹی بی سے نہیں مروں گا۔ پھر انھیں دمہ ہو گیا تھا آخری دنوں میں شدید زکام ہوا، ڈاکٹر عبدالقوی لقمان ہمارے فیملی ڈاکٹر تھے انھوں نے علاج کیا لیکن افاقہ نہ ہوا، آخری دنوں میں سانس لینے میں بہت تکلیف تھی۔ احرار والوں کو شاید اندازہ ہو گیا تھا کہ یہ ان کا آخری وقت ہے۔ دفتر میں نیچے سید عطاء اللہ شاہ بخاری، مولوی مظہر علی اظہر اور دوسرے لوگ بیٹھے تھے۔ ابا جی اوپر اپنے گھر میں ہم سب بہن بھائی اور بوا جی ان کی چارپائی کے گرد جمع تھے، وہ بہت تکلیف میں تھے ۸/ جنوری [۱۹۴۲ء] کو ان کا انتقال ہو گیا۔ بوا جی نے مجھے نیچے بھیجا، میں دوڑتی ہوئی گئی اور شاہ جی [سید عطاء اللہ شاہ بخاری] کو بتایا کہ ابا جی فوت ہو گئے۔ (معروف بی بی سے راقم الحروف کا انٹرویو لاہور: ۲۳/جنوری ۲۰۱۲ دیکھیے: ''چودھری افضل حق اپنی بیٹی کی نظر میں'' در مجلہ سخن، شعبہ اردو پنجاب یونی ورسٹی اورینٹل کالج لاہور شمارہ ۱۶۔ ۲۰۱۵ء ص ۲۶ تا ۳۳)

ان دونو بیانات سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کی وفات کا سبب دمے کے دورے میں شدت تھا۔ گھر کی اس براہِ راست گواہی کے بعد اخبار کی قیاس آرائی کی گنجائش باقی نہیں رہتی۔ روزنامہ انقلاب میں چودھری صاحب کے انتقال پر اظہار تعزیت کرنے کے لیے دوسرے دن ذیل کا شذرہ شائع ہوا:

''آہ۔ چودھری افضل حق!''

چودھری افضل حق کے انتقال سے ہمارے صوبے کے سیاسی حلقوں میں ایک ایسی جگہ خالی ہوگئی ہے جو مشکل سے پر کی جاسکے گی۔ جماعت احرار سے بعض امور میں ہمیں اختلاف ہے لیکن اس کے کارکنوں کی صف اول میں جتنے حضرات کام کررہے ہیں ان سے ہمارے سالہا سال کے مخلصانہ تعلقات چلے آرہے ہیں اور چودھری صاحب تو نہایت عزیز دوست اور بھائی تھے۔ جن کے انتقال کا صدمہ ہمیں مدت العمر فراموش نہ ہوسکے گا۔ جماعت احرار میں آپ اپنے تدبر اور غور وفکر کے اعتبار سے بہت ملنسار تھے۔ آپ گڑھ شنکر ضلع ہوشیار پور کے باشندے تھے۔ تحریک خلافت سے متاثر ہوکر آپ نے تھانیداری کی ملازمت ترک کردی اور اپنے لیے ملک وملت کی سیاسیات کا خارزار پسند کیا۔ بارہا قید ہوئے اور ہمیشہ مصائب وآفات کو پامردی سے برداشت کیا۔ کبھی روپیہ جمع کرنے کی کوشش نہ کی۔ افلاس کی زندگی بسر کرتے رہے اور جادہ وایثار سے ایک لمحہ کے لیے بھی آپ کا قدم نہ ڈگمگایا۔ ہمیں گزشتہ ۲۰ سال کی مدت میں بارہا ان سے اور ان کی جماعت سے اتفاق بھی ہوا اور اختلاف کے مواقع بھی آئے لیکن ہمیں چودھری افضل حق کے خلوص اور نیک نیتی کا ہمیشہ یقین رہا اور اس پابند وضع بزرگ نے بھی دوستی اور بھائی چارے کے رشتے سے کبھی انحراف نہ کیا۔ چودھری افضل حق نے گزشتہ پنجاب کونسل کے ممبر کی حیثیت سے بے حد مفید کام کیا اور امداد مصیبت زدگان کوئٹہ، تحریک کشمیر اور تحریک کپورتھلا میں مسلمانوں کی بیش بہا خدمات انجام دیں۔ آپ کی عمر پچاس برس سے زیادہ نہ ہوگی۔ ضیق النفس کا عارضہ پرانا تھا، جس نے آپ کی صحت کو کبھی پنپنے نہ دیا آخر نمونیہ کے عارضہ نے رشتۂ حیات کو منقطع کردیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

آپ نے تین بیٹے اور دو بیٹیاں چھوڑی ہیں۔ سب سے بڑے بچے کی عمر چودہ سال ہے۔ اللہ تعالیٰ قوم کے اس خادم اور ہمارے اس عزیز بھائی اور دوست کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق دے۔ ہمیں اس کے متعلقین سے اس حادثہ جانکاہ میں دلی ہمدردی ہے۔ اللہ ان کا حامی وناصر ہو اور انھیں مصائب روزگار کو برداشت کرنے کی طاقت عطا فرمائے‘‘۔ (انقلاب ۱۱؍جنوری ۱۹۴۲ء ص ۳)

اس شذرے میں چودھری صاحب کی شخصیت کی اچھی تصویر پیش کی گئی ہے اگرچہ اس پر کسی لکھنے والے کا نام درج نہیں، روزنامہ انـــــقـــــلاب کا ادارۂ تحریر مولانا غلام رسول مہر اور عبدالمجید سالک صاحبان پر مشتمل تھا۔ انداز واسلوب سے اس پر مولانا غلام رسول مہر کی تحریر کا گمان ہوتا ہے۔ اس تحریر میں چودھری صاحب کی اولاد میں تین بیٹے اور دو بیٹیاں بتائے گئے ہیں جو پہلے شذرے میں فراہم کی گئی اطلاع کی طرح نادرست ہیں۔ سطور بالا میں دی گئی چودھری صاحب کی اولاد کی تفصیل میں واضح کیا جاچکا ہے کہ چودھری صاحب کو اللہ نے چار بیٹوں اور تین بیٹیوں کی صورت میں سات اولادوں سے نوازا۔ جن میں سے ایک بیٹی محترمہ نجم ایس خان بفضلہ حیات ہیں اور آج کل ان کا قیام امریکہ میں ہے۔

مولوی عبدالمنان معاویہ

احراقِ بابِ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا حقائق کیا ہیں

اصحابِ رسول رضی اللہ عنہم یا ازواج وبنات رسول رضی اللہ عنہن مسلمانوں کے ہاں مقدس ومطہر شخصیات ہیں، اوران دونوں کا ادب واحترام ہم جزءِایمان سمجھتے ہیں، اِسی مقدس جماعت کی وجہ سے اسلام اپنی صحیح حالت میں ہم تک پہنچا ہے، اور آج اُمتِ محمدیہ دیگراقوام وملل پر دین اسلام میں کسی قسم کی تحریف وتبدل نہ ہونے پر فخر جماعت صحابہ واہل بیت رضی اللہ عنہم کی وجہ سے ہی کرنے کے قابل ہے، اس مقدس جماعت نے اپنا تن من دھن سب کچھ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات والاصفات اور تعلیمات پر نچھاور کردیا، اور سب کچھ نچھاور کرنے کے بعد یک لحہ یہ خیال دل میں نہ آیا کہ ہم نے ذاتِ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر کچھ احسان کیا، بلکہ اُن کے دلوں میں ہمیشہ یہ خیال پیوست رہا کہ کاش کچھ اور ہوتا وہ بھی اشارۂ ابرو رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر قربان کرنے کی سعادت مل جاتی۔

ایسی مقدس جماعت کے بارے میں شکوک شبہات دراصل وہ دین دشمن عناصر پھیلانے کی سعی لاحاصل کرتے ہیں، جن کا مطمع نظر دین اسلام کی بیخ کنی ہے، لیکن وہ سیدھا وار ذاتِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر کرنے کے بجائے جماعتِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر وار کرتے ہیں، اور کچھ بے بنیاد ومن گھڑت روایات پر اعتراضات کی عمارت تعمیر کرکے اُمتِ مسلمہ کے اذہان کو پراگندہ کرتے رہتے ہیں، اُنہی اعتراضوں میں سے ایک اعتراض جو کہ عقل ونقل سے ذرا بھی مطابقت نہیں رکھتا وہ کرتے ہیں، اعتراض ایک اہل سنت سے وابستہ دوست نے ارسال کیا ہے، وہ ملاحظہ فرمایئے:

’’کیا فرماتے ہیں محدثین کرام اس حدیث کے بارے میں کہ:

حدثنامحمد بن بشر ناعبیدالله بن عمر حدثنا زید بن أسلم عن أبیه أسلم أنه حین بویع لابی بکر بعد رسول الله کان علی و الزبیر یدخلان علی فاطمة بنت رسول الله فیشاورونها یرتجعون فی أمرهم، فلما بلغ ذالک عمر بن الخطاب، خرج حتی دخل علی فاطمة فقال: یا بنت رسول الله ﷺ! و الله ما من أحد أحب الینا من أبیک، وما من أحد أحب الینا بعد أبیک منک، و ایم الله ما ذاک بما نعی ان اجتمع هؤلاء النفر عندک، ان أمرتهم أن یحرق علیهم البیت، قال: فلما خرج عمر جاؤها فقالت: تعلمون أن عمر قد جائنی وقد حلف بالله لئن عدتم لیحرقن

علیکم البیت وایم اللہ لیمضین لما حلف علیه، فانصرفوا راشدین، فروا رأیکم ولا ترجعوا الی، فانصرفوا عنها فلم یرجعوا الیها حتی بایعوا لابی بکر۔

مفہوم عبارت درج بالا یہ ہے کہ ''جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد حضرت ابوبکرؓ کی بیعت ہوئی، تو علیؓ وزبیرؓ حضرت فاطمہ بنت رسول اللہ رضی اللہ عنہا کے گھر داخل ہو گئے، تو اس معاملہ (خلافت) پر مشاورت کرنے لگے، یہ بات حضرت عمرؓ کو پہنچی تو وہ حضرت فاطمہؓ کے یہاں آئے اور کہنے لگے اے بنت رسول: اللہ کی قسم! مجھے تمہارے والد سے محبوب کوئی شخص نہیں، اور اُن کے بعد تم سے زیادہ محبوب مجھے کوئی نہیں، آپ کے ہاں جو مجمع جمع ہے انہیں منع کیجیے ورنہ میں اس گھر کو نذرِ آتش کر دوں گا، یہ کہہ کر عمر وہ سے نکلے اور بی بی نے کہا تم جانتے ہو عمر یہاں آیا تھا، اور اس نے قسم اٹھائی ہے کہ وہ گھر کو نذرِ آتش کر دے گا، اور اس نے جو قسم اٹھائی ہے وہ اسے پورا کرے گا، پس تم اپنی رائے دیکھو لیکن یہاں مت آنا، پس وہ سے چلے گئے اور وہاں جانے سے رُک گئے یہاں تک کہ ابوبکرؓ کی بیعت ہو گئی۔

روافض، شیعہ حضرات کا یہ کہنا ہے کہ بی بی فاطمہؓ کو شہید کیا گیا ہے، ان کے پاس دلائل اور بھی ہیں، البتہ مذکورہ حدیث مبارکہ سے بھی استدلال کرتے ہیں، تو مذکورہ حدیث مبارکہ کی شرعی حیثیت کیا ہے.؟ کیا یہ روایت مقطوع ہے.؟ اور اس میں ایک راوی مدلس ہے.؟ اگر یہ دونوں باتیں ہیں تو کیا ان وجوہات کی بنیاد پر حضرات احناف کے نزدیک یہ حدیث مبارکہ ضعیف یا موضوع یا ناقبل قبول ہوگی.؟ مکمل تحقیق مطلوب ہے.؟ بینوا توجروا۔

سائل: محمد عاطف

الجواب بعون الملک الوهاب

سب سے پہلے ہم یہ عرض کرتے ہیں کہ سائل نے درج بالا واقعہ جس کتاب سے نقل کیا ہے، اُس کا حوالہ سوال میں مذکور نہیں ہے، اس لیے ہم اس واقعہ کی تحقیق از خود مآخذ اہل السنۃ والجماعۃ سے کرنے کی سعی کرتے ہیں، **واللہ المستعان**

ہم درج بالا واقعہ کو مفصل رافضی عالم نجم الحسن کراروی سے نقل کرتے ہیں، رافضی عالم نے اس واقعہ کو ذرا تفصیل سے لکھا ہے، ملاحظہ فرمائیے:

''یہ واقعہ بھلانے کے قابل نہیں جب کہ حضرت ابوبکر خلیفہ بن کر اور حضرت عمر خلیفہ بن کر واپس لوٹے تو سرورِ کائناتؐ کی لاشِ مطہر سپردِ خاک کی جا چکی تھی، ان حضرات نے اس طرف توجہ نہ کی، اور کسی ملال کا اظہار نہ کیا اور سب سے پہلے جس چیز کی کوشش شروع کی وہ حضرت علیؑ سے بیعت لینے کی تھی، حضرت علی اور اعیان واکابر صحابہ جن میں کل بنی ہاشم، زبیر، عتبہ بن ابی لہب، خالد بن سعید، مقداد بن عمر، سلمان فارسی، ابوذر غفاری، عمار یاسر، براء بن عازب، ابی بن کعب اور ابوسفیان قابل ذکر ہیں، یہ

لوگ چونکہ خلافت منصوصہ کے مقابل سقیفائی خلافت کو تسلیم نہ کرتے تھے، لہٰذا خانہ فاطمہ میں گوشہ نشین ہوگئے، اس پر حضرتِ عمر آگ اور لکڑیاں لے کر آئے اور کہا گھر سے نکلو ورنہ ہم آگ لگادیں گے، یہ سن کر فاطمہ دروازہ کے قریب آئیں اور فرمایا کہ اس گھر میں رسول کے نواسے حسنین بھی موجود ہیں کہا ہونے دیجئے۔ اس کے بعد برابر شور وغل ہوتا رہا اور علیؑ کو گھر سے باہر نکالنے کا مطالبہ ہوتا رہا، مگر علیؑ نہ نکلے، فاطمہ کے گھر کو آگ لگادی گئی، جب شعلے بلند ہونے لگے تو فاطمہ دوڑ کر دروازہ کے قریب آئیں اور فرمایا: ارے میرے باپ کا کفن بھی میلا نہ ہونے پایا کہ یہ تم کیا کررہے ہو، یہ سن کر فاطمہ کے اوپر دروازہ گرادیا گیا، جس کے باعث معصومہ کے شکم پر ضرب لگی اور فاطمہ کے بطن میں محسن نامی بچہ شہید ہوگیا، علامہ ملا معین کاشفی لکھتے ہیں کہ ''بداں مرض فاطمہ از جہاں رحلت فرمود، فاطمہ اسی ضرب حضرت عمر سے رحلت کرگئیں، ملاحظہ ہو معارج النبوت، رکن چار باب ۳ص ۴۲'' اس کے بعد یہ لوگ حضرت فاطمہ کے گھر میں درّانہ داخل ہوگئے اور علی کو گرفتار کر کے اُن کے گلے میں رسی باندھی اور لے کر دربارِ خلافت میں پہنچے اور کہا بیعت کرو ورنہ خدا کی قسم تمہاری گردن ماردیں گے، حضرت علیؑ نے کہا ''تم کیا کررہے ہو اور کس قاعدہ اور کس بنیاد پر مجھ سے بیعت لے رہے ہو، یہ کبھی نہیں ہوسکتا''۔ (تاریخ ابولفداء، تاریخ طبری، الامامۃ والسیاسۃ، روضۃ المناظر، کتاب الملل والنحل، روضۃ الاحباب، بحوالہ چودہ ستارے: ۱۰۱، ۱۰۰)

ہم نے رافضی مورخ جناب نجم الحسن کراروی کی مکمل عبارت من وعن آپ کے سامنے نقل کردی ہے، تاکہ آپ سوال میں جو عبارت مختصر بیان کی گئی اُس اعتراض کو روافض کی ہی زبانی مفصلاً پڑھ لیں، اب اس کا جواب ملاحظہ فرمانے سے قبل ہم آپ کے سامنے سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی بیعتِ خلافت کے بارے میں صحیح الاسناد روایات نقل کرتے ہیں، پھر اُن کے بعد درج بالا روایات کا جائزہ لیا جائے گا، ان شاءاللہ العزیز

<u>بیعتِ خلافت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ صحیح روایات کی روشنی میں</u>

جب رسول مکرم آخرالزمان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات شریفہ ہوئی تو انصار بنی ساعدہ میں مسلمانوں کا خلیفہ منتخب کرنے کی غرض سے جمع ہوئے، یہ اطلاع جیسے ہی حضرات شیخین رضی اللہ عنہم کو ملی تو وہ وہاں تشریف لے گئے، اُن کے ہمراہ حضرت ابوعبیدہ بن الجراح بھی تھے، وہاں باہمی مشاورتی بحث کے بعد بالاتفاق سب نے سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کی بیعت کرلی، ہم تاریخ ملت کے چند اقتباس درج کرتے ہیں جو اس مسئلہ کو منقح کرنے کے لیے کافی رہے گے۔

مفتی زین العابدین سجاد میرٹھی لکھتے ہیں کہ:

''نبی عربی ﷺ کا وصال ہوتے ہی سب سے اہم مسئلہ مسلمانوں کے سامنے یہ تھا کہ وہ کس بزرگ

کو آپ گا خلیفہ منتخب کریں۔؟ پھر یہ بھی ضروری تھا کہ اس کام کو جس قدر ممکن ہو انجام دیں، ورنہ اندیشہ تھا کہ منافقوں کی سازش سے مسلمانوں کا اتحاد جو ان کے مقدس دین کی بنیاد ہے، ٹکڑے ٹکڑے ہو جائے اور اسلام کی شاندار عمارت جس کی تعمیر میں سرکار عالم ﷺ کی زندگی کے تیس سال صرف ہوئے زمین پر آرہے ہیں......سقیفہ بنی ساعدہ انصار کے سردار سعد بن عبادہؓ کی نشست گاہ تھی، روساء انصار سقیفہ بنی ساعدہ میں جمع ہوئے، اور انتخابِ خلافت کے مسئلہ گفتگو ہونے لگی، پہلے سعد بن عبادہ کھڑے ہوئے، آپ نے انصار کی خدمات کا تذکرہ کیا اور پھر کہا کہ ''خلافت رسول'' کے سب سے زیادہ حق دار ہم ہیں، چند انصار نے کہا آپ نے بالکل درست فرمایا، مجمع میں سے ایک آواز آئی، اگر مہاجرین نہ مانیں اور رسول اکرم ﷺ کی قرابت کے سبب اپنا حق جتائیں تو پھر کیا ہو۔؟ دوسرے صاحب نے جواب دیا پھر ایک امیر ہمارے خاندان میں سے ہو اور دوسرے ان کے خاندان سے۔ حضرت ابوبکرؓ وحضرت عمرؓ کو اس اجتماع کا حال معلوم ہوا تو وہ بھی مہاجرین کی حمایت کے ساتھ تشریف لے آئے، حضرت عمرؓ کچھ کہنا چاہتے تھے کہ حضرت ابوبکرؓ نے اُنہیں روک دیا، اور خود بڑی متانت اور سنجیدگی کے ساتھ تقریر فرمائی، اس تقریر میں آپ نے پہلے مہاجرین کی دینی قربانیوں کا تذکرہ کیا، پھر انصار کے جذبہ کی دل کھول کر تعریف کی اور پھر فرمایا اگر فضائل ومناقب کو دیکھا جائے تو دونوں میں سے کوئی دوسرے سے کم نہیں، لیکن رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے کہ: ''الائمة من قریش۔ امام قریش میں سے ہوں''۔

لہٰذا اے جماعتِ انصار! خلفاء ہم میں سے ہوں اور وزراء تم میں سے اور یقین مانو کہ خلافت کے اہم کاموں میں تم سے مشورہ لیا جاتا رہے گا۔ اب انصار کے قبیلہ خزرج میں سے ایک صاحب کھڑے ہوئے اور کہنے لگے اچھا اگر مہاجرین کو ہماری خلافت سے انکار ہے تو ایک امیر ہم میں سے ہو اور ایک ان میں سے۔ یہ رائے ظاہر ہے کہ نہایت غلط تھی، اس لئے حضرت عمرؓ نے بڑی سختی سے اس کی مخالفت کی، پھر حضرت ابوعبیدہ بن جراحؓ نے فرمایا: ''اے انصار! تم نے ہی دین اسلام کو سب سے پہلے قوت پہنچائی اب تم ہی اس کے ضعف کا سامان نہ کرو''۔ یہ سن کر انصار کے قبیلہ خزرج ہی میں سے ایک دوسرے صاحب بشیر بن سعد کھڑے ہوگئے اور اپنی جماعت کو مخاطب کرکے فرمانے لگے: ''اے جماعتِ انصار! اگر ہم نے اسلام کی خدمات میں حصہ لیا تو اللہ تعالیٰ کی رضا اور اس کے رسول پاکؐ کی اطاعت کے لیے کیا، اس میں کسی پر احسان جتانے کا کیا موقع ہے۔؟ اور اس کے عوض متاع دنیا کو طلب کرنا کہاں مناسب ہے۔؟ سنو! رسول اللہ ﷺ خاندان قریش میں سے تھے، قریش ان کی خلافت کے زیادہ مستحق ہیں، خدا کی قسم! اس منصب میں مَیں ان سے جھگڑنے کو بالکل مناسب نہیں

سمجھتا، اللہ سے ڈرو اور ان کی مخالفت نہ کرو۔

جب انصار میں سے ہی ایک جماعت قریش کی حامی ہوگئی تو وہ خاموش ہوگئے، اب یہ بات تو طے ہوگئی کہ قریش ہی میں سے کوئی خلیفہ ہو، لیکن یہ مرحلہ باقی تھا کہ وہ کون ہو؟ چنانچہ حضرت ابوبکر صدیقؓ نے فرمایا: ''بھائیو! عمر بن خطاب اور ابوعبیدہ بن جراح میں سے کوئی ایک خلیفہ ہونا چاہیے جسے مناسب سمجھو انتخاب کرلو'' یہ بات سن کر یہ دونوں صاحبان کھڑے ہوئے اور یک زبان بولے: ''اے صدیقؓ! بھلا آپ کے ہوتے ہوئے ہم ایسی جرات کر سکتے ہیں آپ مہاجرین میں سب سے افضل ہو، غارِ ثور کی تنہائی میں رسول اللہ ﷺ کے امین رفیق ہیں، رسول اللہ ﷺ کی زندگی میں نماز کی امامت میں آپ نے ان کی نیابت کی، حالانکہ دین اسلام میں سب سے اہم چیز نماز ہی ہے، ان فضائل کے ہوتے ہوئے خلافت رسول ﷺ کا آپ سے زیادہ کون مستحق ہوسکتا ہے ہاتھ بڑھائیے کہ پہلے ہم ہی بیعت کریں، لیکن حضرت صدیق اکبرؓ نے ہاتھ نہیں بڑھایا، حضرت عمرؓ نے یہ دیکھتے ہوئے کہ اگر حضرت ابوبکرؓ نے انکار کردیا تو بات نئے سرے سے جھگڑے میں پڑ جائے گی، خود ہاتھ بڑھا کر صدیق اکبرؓ کے ہاتھ پر بیعت کرلی، اس کے بعد تمام مسلمان بیعت کے لیے ٹوٹ پڑے''۔ (تاریخ ملت: ۱/۱۰۹، ۱۰۸)

درج بالا واقعات سے سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی بیعت سے متعلق رہنمائی مل رہی ہے کہ وہ کسی سوچے سمجھے منصوبے کے مطابق نہ ہوئی بلکہ اچانک انصار کی مشاورت کے علم پر جب یہ حضرات وہاں پہنچے تو حالات ایسے بن گئے تھے کہ سوائے کسی نہ کسی کی بیعت کے معاملہ کو ادھورا نہیں چھوڑا جاسکتا تھا ورنہ فتنہ کا اندیشہ تھا، جس بناء پر سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے بیعت کرنے کے لیے سیدنا عمر فاروق وسیدنا ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہم کے اسماء گرامی پیش کیے کہ ان حضرات میں سے کسی ایک کی بیعت کرلو، لیکن سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فوراً سیدنا سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا دست مبارک پکڑا اور بیعت کرلی، جس کے بعد مجمع بھی ٹوٹ پڑا، ہمیں اس مسئلہ پر ابھی مزید غور کرنا ہے کہ سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی جب بیعت ہوئی تو کیا سیدنا علی المرتضٰی رضی اللہ عنہ نے بھی برضا ورغبت بیعت کی تھی یا نہیں؟ کیونکہ اگر یہ ثابت ہوجاتا ہے کہ سیدنا علی المرتضٰی رضی اللہ عنہ نے برضا ورغبت بیعت کرلی تھی تو فریق مخالف کا استدلال تارِ عنکبوت کی طرح فضائے آسمانی میں بکھر جائے گا۔ ہمارے معاصر ایک عالم دین لکھتے ہیں کہ:۔

''حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اُمت مسلمہ کے خلیفہ بلافصل بن گئے، یعنی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے رحلت فرما جانے کے فوراً بعد اُمتِ مسلمہ نے اُنہیں اپنا خلیفہ تسلیم کرلیا، آپ رضی اللہ عنہ اُمت کے اس اتفاق کے باوجود شورائیت کی تکمیل کے لیے احتیاطاً تین دن تک مسندِ خلافت سے

کنارہ کش رہے، روزانہ آپ رضی اللہ عنہ اعلان فرماتے ہیں: ''میں نے تمہاری بیعت معاف کردی، تم جس سے چاہو بیعت ہوجاؤ'' ہر بار حضرت علی رضی اللہ عنہ کھڑے ہوکر فرماتے: ''ہم نہ بیعت توڑیں گے نہ آپ کو مستعفی ہونے دیں گے، آپ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آگے کیا تھا، کون ہے جو آپ کو پیچھے کر سکے''۔ (**فضائل الصحابة ،للامام احمد بن حنبل ،ح: ۱۰۲ بحواله تاریخ اُمت مسلمه: ۱/ ۴۵۸**)

بعض روایات میں آتا ہے کہ سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے چھ ماہ بعد بیعت کی تھی ،لیکن ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کی روایت جو کہ سنن کبریٰ میں موجود ہے کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے بیعتِ سقیفہ کے بعد حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی بیعت کر لی تھی جو کہ اصح ہے اُس روایت سے جس میں چھ ماہ کا ذکر ہے، بعض علماء نے چھ ماہ بعد کے لفظوں کو امام زہری کا ادراج فی الروایۃ یا وہم بھی قرار دیا ہے۔ (الاعتقاد،ص:۳۵۲،بحوالہ ایضاً:۱/۴۰۳)

حافظ ابن حجر عسقلانیؒ تحریر فرماتے ہیں کہ:

''ابن حبان ودیگر علماء نے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ اور دیگر حضرات کی ان روایات کو صحیح قرار دیا ہے جن کے مطابق حضرت علی رضی اللہ عنہ نے شروع ہی میں بیعت کر لی تھی''۔

(فتح الباری،:۷/۴۹۴،بحوالہ ایضاً،حاشیہ:۱/۴۰۳،البدایہ والنہایہ:۶/۳۰۲ **بحواله رحماء بينهم**،حصہ صدیقی:۱۹۸)

فریق مخالف کو بھی یہ تسلیم ہے کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے بیعت پہلے روز ہی کر لی تھی جیسا کہ شارح نہج البلاغہ ابن ابی الحدید شیعی لکھتا ہے کہ:۔

''**قال علی والزبیر رضی الله عنهم ماغضبنا الا اخرنا فی المشورة وانا لنرىٰ ابابكر احق الناس بها انه صاحب الغار وانا لنعرف له سنه. .وامره رسول الله صلى الله عليه واله بالصلوة وهوحی** ۔کہ حضرت علی اور زبیر بن عوام رضی اللہ عنہم دونوں نے کہا کہ ہماری یہ (عارضی) رنجیدگی صرف مشورہ میں نہ شامل ہوسکنے کی وجہ سے ہوئی، (حالانکہ) ہم ابوبکر رضی اللہ عنہ کو اور لوگوں سے خلافت کا زیادہ حق دار جانتے ہیں، اور غار کی صحبت کی فضیلت ان کو حاصل ہے ،(یعنی ثانی اثنین کا لقب رکھتے ہیں) ہم ان کی بزرگی کا اعتراف کرتے ہیں، اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اپنی زندگی میں (مسلمانوں کی) نماز پڑھانے کا حکم دیا تھا''۔

(**شرح نهج البلاغه حديدی،: ۱/ ۱۵۴ بحواله رحماء بينهم ،حصه صديقی:۲۰۳**)

امامیہ کے بڑے مجتہد ابومنصور احمد بن علی طبرسی لکھتے ہیں کہ:۔

''**فلما وردت الکتاب علی اسامة انصرف بمن معه حتی دخل المدینة فلما رایٰ اجتماع الخلق علی ابی بکر انطلق الی علی بن ابی طالب فقال ماھذا .؟قال له علی ھذا ماتریٰ قال اسامة فھل بایعته .؟قال نعم۔**

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کے پاس چھٹی پہنچی تو وہ اپنے ساتھیوں سمیت مدینہ شریف میں واپس آگئے اور دیکھا کہ بیعت کے لئے ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس لوگ جمع ہو چکے ہیں تو اسامہ نے رضی اللہ عنہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس چلے گئے اور دریافت کرنے لگے کہ یہ کیا بات ہے .؟ تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جو کچھ آپ دیکھ رہے ہیں، وہی تو ہے، پھر اسامہ نے پوچھا کہ کیا آپ نے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی بیعت کر لی ہے .؟ تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہاں کر لی ہے''۔ **(الاحتجاج،للطبرسی: ۱/۱۰۶،مطبوعه مؤسسة التاريخ العربی،بیروت)**

ان روایات سے معلوم ہوا کہ سیدنا علی المرتضیٰ نے سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی بیعت اول وقت ہی کر لی تھی، مزید شبہ کو مٹانے کی غرض سے چھ ماہ بعد دوبارہ بیعت کر لی ،لیکن ایسا ہرگز نہیں کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ پر کسی قسم کی سختی کی ہو، یا زبردستی اُن سے بیعت لی ہو،جیسا کہ روافض کہتے ہیں، پھر آپ اوپر پڑھ آئے ہیں کہ سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے سب کو اپنی بیعت سے آزاد کرنا چاہا لیکن سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے آپ کی بیعت سے کسی کو آزاد نہیں ہونا دیا اور نہ ہی آپ کا استعفیٰ منظور فرمایا، بلکہ آپ کو خلافت کا سب سے زیادہ حق دار فرماتے ہیں،آپ کے فضائل کا برملا اعتراف کرتے ہوئے نظر آتے ہیں۔

اب ہم صاحبانِ علم ودانش کو غور وفکر کی دعوت دیتے ہیں کہ وہ خود فیصلہ فرمائیں کہ ایک طرف یہ صحیح روایات ہیں ،اور ایک طرف وہ مرسل و منقطع روایات جس میں مکذوب یا مجروح راوی روایت کر رہے ہیں اور وہ روایات صرف درج بالا صحیح روایات کے ہی خلاف نہیں بلکہ قرآن کریم کے واضح تعلیمات کے بھی خلاف ہیں۔

آیئے !مسئولہ روایت کا جائزہ لیتے ہیں:۔

حدثنامحمد بن بشر ناعبیدالله بن عمر حدثنا زید بن أسلم عن أبیه أسلم۔الخ

یہ روایت مصنف ابن ابی شیبہ،جلد ۸،ص ۵۷۲، کتاب المغازی، باب ماجاء فی خلافۃ أبی بکر وسیرتہ فی الردۃ کی چوتھی روایت ہے،(مصنف ابن ابی شیبہ کا ہمارے پیش نظر نسخہ مکتبہ امدادالعلوم، ٹی بی ہسپتال روڈ ملتان کا شائع شدہ ہے)

اسلم ،سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے غلام ہیں اور ان کا شمار تابعین میں ہوتا ہے، یہ صحابی نہیں ہیں، پھر وہ جو واقعہ بیان کر رہے ہیں یعنی احراق باب فاطمہ والا، اُس میں ان کا ہونا ثابت نہیں ہے، کیونکہ رسول اللہ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات شریفہ ۱۲ربیع الاول، ۱۱رہجری کو ہوئی ،اور سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کا وفات ،حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی

وفات شریفہ کے تقریباً چھ ماہ بعد ہوئی، یعنی اخیر رمضان یا آغازِ شوال میں ہوئی، اور جس واقعہ کا سیدنا عمر رضی اللہ عنہ پر الزام لگایا، اگر بالفرض محال وہ واقعہ ہوا بھی ہے تو اسلم اس وقت وہاں موجود نہیں تھے، اب ہر شخص کے ذہن میں یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ جب اسلم وہاں موجود نہ تھے تو انہوں نے یہ واقعہ کس سے سماعت کیا..؟

جب سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو امیر الحج بنا کر مکہ معظّمہ روانہ کیا تو اسلم یمن کے قیدیوں میں تھا، جسے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے ۱۱رہجری میں خریدا تھا، یعنی کہ اسلم ۱۱رہجری حج کے بعد مدینہ منورہ تشریف لائے، اور جس وقت مدینہ منورہ تشریف لائے اس وقت سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو وفات پائے دو سے اڑھائی ماہ بیت چکے تھے، اس ساری تفصیل سے ثابت ہوا کہ مندرجہ بالا روایت مرسل ہونے کی وجہ سے ناقابل قبول ہے۔

حکم مرسل سے متعلق مولانا عبدالعظیم بڑھانوی فاضل دارالعلوم دیوبند لکھتے ہیں کہ:۔

’’مرسل: **هو ما سقط من آخر اسناده من بعد التابعي** ۔ وہ حدیث جس کی سند کے آخر سے تابعی کے بعد کا راوی محذوف ہو۔

وضاحت: وہ حدیث جسے تابعی قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہہ کر بیان کرے، وہ تابعی بڑے رتبہ کا ہو یا معمولی درجہ کا، اور اپنے بعد کے راوی کو ذکر نہ کرے، اب وہ محذوف راوی صحابی بھی ہوسکتا ہے اور تابعی بھی، اس لیے تحقیق کی جائیگی، اگر تحقیق میں وہ محذوف راوی صحابی ہے تو مطلقاً قبول ہے، کیونکہ تمام صحابہ عادل ہیں اور اگر تابعی ہے تو دیکھا جائے گا کہ ثقہ ہے یا غیر ثقہ، اگر ثقہ ہے تو مقبول ہے اور اگر ثقہ نہیں تو مردود ہے‘‘۔ (اصول حدیث کامل: ۵۶)

تو جب تک یہ معلوم نہیں ہوتا کہ اسلم نے کس سے سماع کیا، اس وقت تک ایسی مرسل روایت قابل قبول نہیں ہوگی، اور ایسی روایات سے حضرات اصحاب رسول رضی اللہ عنہم پر طعن نہیں کیا جاسکتا۔

محدث الہند حضرت مولانا شاہ عبدالعزیز دہلویؒ لکھتے ہیں کہ:۔

’’یہ قصہ واہی اور بہتان اور سراسر افتراء ہے، اس کی کچھ اصل نہیں، اسی واسطے اکثر امامیہ قائل اس قصے کے نہیں ہیں، اور کہتے ہیں کہ قصد مکان مبارک جلانے کا کیا تھا جلایا نہیں‘‘۔

(ہدیہ مجیدیہ اردو ترجمہ تحفہ اثناء عشریہ: ۶۰۵)

رافضی عالم علامہ طبرسی نے بھی الاحتجاج میں ’’قصد‘‘ ہی لکھا ہے۔ پھر یہ احراق بیت یا باب والی روایات عقل کے بھی سراسر خلاف ہیں، جسے اہل سنت واہل تشیع کے جید علماء دین لکھ چکے ہیں۔

علامہ جلال الدین محمد بن اسعد دوانیؒ لکھتے ہیں کہ:

’’**هذا كذب محض .. هذا كذب من الرافضة** ۔ حضرت سیدہ فاطمہؓ پر دروازہ گرائے جانے کی

بات نری جھوٹ ہے''۔(الحجج الباهرة بحوالہ خاتون جنت حضرت سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا:۵۵۶)

علامہ جلال الدین محمد بن اسعد دوانیؒ مزید لکھتے ہیں:

''ان ذلک فیه نسبه خساسة وعجز الی علی وبنی هاشم لان علیا الشجاع الاعظم من الآل والصحب ومعه عصبیة القبیلة العظمی من قریش وهم أبطال بنی هاشم قبیلة النبی ﷺ أهل الأنفه والنخوة. .فکیف یجوز أن یصبروا علی اهانة مخدوهم وابن مخدوهم۔

تم سوچو کہ کیا ایسا ممکن ہے کہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ جیسے بہادر آدمی کے گھر میں یہ واقعہ پیش آجائے اور حضرت علی المرتضیٰؓ اس پر خاموش بیٹھے رہیں نہ صرف آپ بلکہ آپ کی پوری برادری (قریش اور بنو ہاشم) بھی اس حادثہ فاجعہ پر خاموشی اختیار کرلیں، اور کسی کی طرف سے صدائے احتجاج بلند نہ ہو۔؟ اور نہ ان کی طرف سے کبھی کسی مدد کی آواز آئے۔؟ کیا ایسا ہوسکتا ہے کہ حضرت علیؓ کی برادری کھلی آنکھوں ان کی اور حضرت فاطمہؓ کی اہانت دیکھیں اور اسے ٹھنڈے پیٹوں برداشت کرلیں؟۔''

(ایضاً:۲۹۶ بحوالہ خاتون جنت حضرت سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا:۵۵۶)

ایک جید امامی عالم ان روایات کے بارے میں کیا لکھتے ہیں، وہ بھی ملاحظہ فرمالیجئے، رافضی عالم سید فضل اللہ لکھتے ہیں کہ:

''ذرا تم اس بارے میں فہم وادراک سے کام لے کر سوچو کہ اگر کوئی شخص تمہارے پاس آئے اور تمہاری بیوی کی آبروریزی کرے، اور اس کو مارنے کی کوشش کرے تو کیا تم اپنے گھر میں حجرے کے اندر بیٹھے تماشہ دیکھتے رہو گے، اور لاحول ولاقوة الابالله کہتے ہوئے چپ ہوجاؤ گے، یا تم بھی اس شخص پر حملہ آور ہوجاؤ گے جو تمہاری بیوی کو مارنے یا اس پر حملہ کرنے کی غرض سے تمہارے گھر میں گھس آیا ہے، حضرت فاطمہؓ کے شوہر حضرت علیؓ ہیں، جن کی دلیری کا پوری دنیا میں سکہ بیٹھا ہوا تھا، ایسا جوان مرد لوگوں کو حضرت فاطمہؓ پر اس وحشیانہ طور بآسانی حملہ کے لیے چھوڑ دے گا اور خود گھر میں دم دبا کر نعوذ باللہ بیٹھ رہے گا اور لاحول کہنے پر اکتفا کرے گا، کیا تم میں سے کوئی شخص ایسی صورت حال میں یہ رویہ اپنانا گوارا کرے گا ہم سمجھتے ہیں کہ دنیا میں کوئی شخص ایسا نہ ہوگا جو ایسی صورت حال میں یہ بزدلانہ موقف اختیار کرے گا۔(الحوزة العلمية تدين الانحراف:۲۷)

سید فضل اللہ مزید لکھتے ہیں کہ:

''حضرت فاطمہؓ کیوں دروازہ کھولنے گئیں... ذرا ٹھنڈے دل ودماغ سے غور کرو کہ اگر تم گھر میں موجود ہو اور تمہاری بیوی بھی تمہارے ساتھ ہو اور کوئی شخص آکر دروازہ کھٹکھٹائے، خاص طور سے اگر تم کو پتہ

ہو کہ تمہاری گرفتاری کے لیے آ رہے ہیں، تو کیا تم اس موقع سے اپنی بیوی سے کہو گے کہ تم نکل کر دیکھو معاملہ کیا ہے .؟ اس کا مطلب یہ ہے کہ نعوذ باللہ حضرت علیؓ بزدل ہیں اور ان کے پاس غیرت وحمیت کا فقدان ہے اور اسلامی غیرت وحمیت سے عاری ہیں ،شیعوں کا کہنا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ان کو وصیت کی تھی کہ حضرت علی کو اپنی خلافت میں کوئی معرکہ سر نہیں کریں گے اور نہ اپنی بیوی کی طرف سے کسی قسم کی مدافعت کریں گے ...اناللہ وانا الیہ راجعون۔

(ایضاً: ۲۸ .اهل بیت و اصحاب رسول : ۵۶،از شیخ ابوخلیفه علی بن محمد قضیبی ،بحوالہ خاتون جنت حضرت سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا: ۵۵۵،۵۵۴)

ان حوالہ جات سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ احراقِ باب یا بیت والی ساری روایات من گھڑت ہیں جو ایک خاص سازش اور اصحاب رسول رضی اللہ عنہم کے دامن کو داغدار کرنے کے لئے گھڑی گئی ہیں، اللہ کریم جملہ مسلمانوں کی شر و رفتن سے حفاظت فرکر ہمیں دامن اصحاب وآل سے وابستہ رہنے کی توفیق مرحمت فرمائے۔ اللھم آمین

شعبہ خدمت خلق مجلس احرار اسلام چناب نگر

شعبہ خدمت خلق مجلس احرار اسلام چناب نگر کے زیر اہتمام چناب نگر کے ضرورت مند، نادار مسلمانوں کو قادیانیوں کی تبلیغ، ان کے اثر اور دام فریب سے بچانے کے لیے جامع مسجد احرار میں حضرت پیر جی مولانا سید عطاء المہیمن بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے مدرسہ اور اسکول کے ساتھ ساتھ مفت علاج معالجہ کے لیے مسلم ہسپتال فری ڈسپنسری قائم کی۔جس میں روزانہ کی بنیاد پر ایک ماہر ڈاکٹر مریضوں کا معائنہ کرتے ہیں جبکہ ہر ماہ میڈیکل کیمپ لگایا جاتا ہے اور مفت ادویات فراہم کی جاتی ہیں۔ ماہ فروری 2023 میں 185 مریضوں کا علاج کیا گیا۔ان شاءاللہ اس ماہ (مارچ) میں جنرل میڈیکل کیمپ کے ساتھ ’’فری آئی کیمپ‘‘ بھی لگایا جائے گا۔جس سے علاقہ بھر کے افراد مستفید ہوں گے۔

اسی طرح ماہ جنوری میں بارہ لاکھ روپے کی خطیر رقم خرچ کر کے ’’آراو واٹر فلٹریشن پلانٹ‘‘ نصب کروایا گیا جس سے عوام الناس کو صاف شفاف پانی مہیا کیا جا رہا ہے۔میڈیکل کیمپ کی مد میں ماہانہ تقریباً پچاس ہزار روپے کے اخراجات ہیں جبکہ واٹر فلٹریشن پلانٹ کی مینٹیننس اور بجلی کے اخراجات روز افزوں بڑھ رہے ہیں۔

احباب خیر سے درخواست ہے کہ اس مبارک کام میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔اللہ تعالیٰ اجر عطاء فرمائیں آمین

برائے رابطہ وتعاون: 0301-7181267

علامہ محمد عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ

سیدنا معاذ بن جبلؓ

یمن کے معلم اور قاضی کی حیثیت سے ان کا تقرر ہو چکا ہے۔ رخصت کرنے کے لیے خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بنفس نفیس ان کے ہمراہ مدینہ شریف سے باہر تک تشریف لے گئے اور لطف کی بات یہ ہے کہ رخصت ہونے والے کو سوار کر دیا گیا ہے۔ جب کہ کونین کے آقا صلی اللہ علیہ وسلم خود پیدل چل رہے ہیں۔ عاشق صادق کے لیے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی جدائی ایک صدمے سے کم نہ تھی، مزید ان کے سر پر بجلی اس وقت آن گری، جب کہ زبان مبارک سے یہ الفاظ نکلے۔

''معاذ ممکن ہے کہ تم اس کے بعد مجھے نہ مل سکو، اور شاید تم میری مسجد اور قبر کے پاس سے گزرو گے'' پھر کیا تھا؟ مستقل جدائی کے تصور سے دل ودماغ جواب دینے لگے، بے ساختہ گریہ طاری ہو گیا آقا نے دیکھا تو مدینہ کی طرف رخ پھیر لیا اور ارشاد فرمایا:

اِنَّ اَوْلَی النَّاس بِیَ الْمُتَّقُوْنَ مَنْ کَانُوْا وَحَیْثُ کَانُوْا (مشکوٰۃ شریف بحوالہ مسند احمد)

میرے قریب ترین وہ لوگ ہوں گے جو پرہیزگار ہوں گے وہ جو بھی ہوں اور جہاں کہیں بھی ہوں۔

یہ کون ہیں جن کو اس طرح ایک خفیہ راز سے بھی آگاہ کر دیا گیا ہے اور پھر تسلی تشفی بھی دی جا رہی ہے؟ یہ ہیں حضرت معاذ بن جبل انصاریؓ۔ آپ بیعت عقبہ ثانیہ میں شریک تھے، اٹھارہ سال کی عمر میں مشرف باسلام ہوئے تھے بڑی صلاحیتوں کے مالک تھے بزرگی بعقل است نہ بسال کے مطابق نوعمری میں بڑے عالم بن گئے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے بارے میں ارشاد فرمایا اَعْلَمُھُمْ بِالْحَلَالِ وَالْحَرَامِ مُعَاذٌ حلال حرام کے مسائل سب سے زیادہ جاننے والے معاذ رضی اللہ عنہ ہیں۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات سے ان کا تعلق کتنا تھا؟ اس کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں مخاطب بنا کر ارشاد فرمایا۔

اِنِّی اُحِبُّکَ یَامُعَاذُ

معاذ! میں تم سے محبت رکھتا ہوں۔

حضرت معاذ قد آور، خوبرو اور رنگ کے گورے چٹے تھے، ان کے دانت بڑے چمک دار تھے۔ طبیعت کے بڑے فیاض تھے۔ داد ودہش میں گھر کی پوری پونجی ختم کر دی۔ اکثر مقروض رہتے تھے، مجاہد بھی زبردست تھے۔ بدر اور بعد کے غزوات میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہم رکاب رہے ان کا طغرائے امتیاز ان کا علمی مقام تھا۔ اسی لیے حضرت عمر رضی اللہ عنہ ان کے بارے میں فرماتے تھے۔

عَجزَتِ النِّسَآء اَنْ یَلِدْنَ مِثْلَ مُعَاذٍ وَلَوْلَامُعَاذٌ لَهَلَکَ عُمَر

عورتیں عاجز آچکی ہیں کہ معاذ جیسا بچہ جَن دیں اور اگر معاذ نہ ہوتے تو عمر کو بڑی مشکل پیش آتی۔

اس سے بڑھ کر اور کیا ہوسکتا ہے کہ وہ خود عہد نبوت میں فتویٰ دیا کرتے تھے۔ حضرت عمرؓ نے اپنے دور خلافت میں حضرت ابوعبیدہ بن جراح (والی شام) کی وفات کے بعد حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو گورنر بنا کر شام روانہ کیا، مگر وہاں جو وبائی بیماری پھوٹی ہوئی تھی اسی کا شکار حضرت معاذ بھی ہوئے جو بیمار ہو کر فوت ہو گئے۔ یوں انہوں نے شہیدِ آخرت کا رتبہ بھی حاصل کر لیا۔ یہ ۱۸ھ کا واقعہ ہے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

یُحْشَرُ یَوْمَ الْقِیَامَةِ بَیْنَ یَدَیِ الْعُلَمَآء نُبْذَةً (مسند احمد)

معاذ، قیامت کے روز ایک تیر پھینکنے کا فاصلہ، علماء سے آگے آگے رہیں گے۔

رضی اللہ عنہ و ارضاہ

الغازی مشینری سٹور

ہمہ قسم چائنہ ڈیزل انجن، سپیئر پارٹس
تھوک و پرچون ارزاں نرخوں پر ہم سے طلب کریں

بلاک نمبر 9 کالج روڈ، ڈیرہ غازی خان 064-2462501

Saleem&Company

SC SINCE 1968

Bahar Chowk, Masoom Shah Road, Multan.

Manufacture of Quality Furniture, Government Contractors, Electronics & General Order Suppliers

سلیم اینڈ کمپنی

فون نمبر: 0302-8630028 061 -4552446

بہار چوک معصوم شاہ روڈ ملتان

Email:saleemco1@gmail,com

مولانا امداد الحق بختیار (استاذ حدیث وشعبہ افتاء جامعہ اسلامیہ دار العلوم حیدرآباد)

رمضان کی قدر کیسے کریں؟

رمضان المبارک کا مہینہ اللہ جل شانہ کی بڑی عظیم نعمت ہے۔اللہ کے باتوفیق بندے ہی اس کی قدر جانتے ہیں اوراس کے انوار وبرکات سے پورے طور پر مستفید ہوتے ہیں؛ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب رجب کے مہینہ کا چاند دیکھتے تو یہ دعا فرمایا کرتے تھے:

اللّٰھم بارک لنا فی رجب وشعبان وبلغنا رمضان۔ (مجمع الزوائد:4774) اے اللہ ہمارے لیے رجب اور شعبان کے مہینوں میں برکت عطا فرما اور ہمیں رمضان کے مہینے تک پہنچا دیجیے۔رمضان سے دو مہینہ پہلے ہی اس کا انتظار اور اشتیاق وہی کرسکتا ہے جسے رمضان المبارک کی صحیح قدر و قیمت معلوم ہو۔

اگر ہم بھی چاہتے ہیں کہ رمضان کی برکتوں سے محظوظ ہوں،تو ہمارے اوپر لازم ہے کہ اس مبارک مہینہ کی قدر کریں،اس مہینہ کے اعمال اور عبادات کو پورے اہتمام کے ساتھ ادا کریں،ادنیٰ کوتاہی سے بھی مکمل احتیاط کی کوشش کریں، اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کے مطابق یہ مقدس مہینہ ہمیں گزاریں،نفس اور شیطان سے دوری اختیار کریں۔اور درج ذیل کاموں پابندی اور اچھے طریقے سے ادا کریں۔

(۱) روزہ کا اہتمام

رمضان المبارک کی سب سے بڑی عبادت روزہ رکھنا ہے،اللہ تعالی کا ارشاد ہے: **يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِينَ مِن قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ ۔** (سورۃ بقرۃ:183) اے ایمان والوں! تمہارے اوپر روزے اسی طرح فرض کیے گئے ہیں جیسے پہلی امتوں پر فرض کیے گئے تھے؛ تاکہ تم تقوی اختیار کرو۔اور رسول اللہ کا ارشاد گرامی ہے: ''**جعل اللّٰہ صیامہ فریضۃ**'' (شعب الایمان،بیہقی،حدیث نمبر: 3336) یہ ایسا مہینہ ہے جس کے روزے اللہ نے فرض قرار دئے ہیں،رمضان کے روزوں کا ایک بڑا فائدہ یہ ہے کہ اس سے پچھلے تمام گناہ معاف ہوجاتے ہیں،آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے: ''**من صام رمضان ایمانا واحتسابا غفر لہ ما تقدم من ذنبہ**''۔ (بخاری:38،مسلم:760) جو حضرات ایمان کی حالت اور ثواب کی نیت سے رمضان کے روزے رکھتے ہیں،ان کے گزشتہ سب گناہ معاف کردئے جائیں گے۔اسی طرح یہ روزے کل قیامت کے دن ہمارے لیے سفارش کریں گے اور جہنم کے عذاب سے بچانے میں اہم کردار ادا کریں گے (شعب الایمان،بیہقی،حدیث نمبر:3336) رمضان المبارک کے روزوں کی قدر و قیمت اور اہمیت کا اندازہ آپ صلی اللہ

علیہ وسلم کے اس مبارک ارشاد سے بھی لگایا جاسکتا ہے: "**من افطر یوما من رمضان من غیر رخصة ولا مرض، لم یقض عنه صوم الدهر کله وإن صامه**"۔ (ترمذی:723) جو شخص سفر یا بیماری جیسے کسی شرعی عذر کے بغیر رمضان کا ایک روزہ بھی چھوڑ دے پھر اگر وہ اس کی قضاء کے طور پر عمر بھر بھی روزے رکھتا رہے تو رمضان کے چھوٹے ہوئے روزے کا حق ادا نہیں ہوسکتا۔

ان تمام ارشادات نبوت سے یہ قیمتی ہدایت ملتی ہے کہ رمضان المبارک کے مہینہ میں تمام مسلمانوں کو روزوں کا اہتمام کرنا چاہیے۔ بغیر کسی عذر شرعی کے روزے قضا کرنا انتہائی درجہ کی محرومی ہوگی۔

(۲) گناہوں سے بچنا

رمضان المبارک میں سب سے اہم اور بنیادی چیز یہ ہے کہ ہم گناہوں سے مکمل پرہیز کریں، گناہوں کے ساتھ روزوں کی برکات اور رمضان کے انوار کا حقیقی لطف نہیں مل سکتا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد عالی ہے:

وإذا کان یوم صوم أحدکم فلا یرفث ولا یصخب، فإن سابه أحد أو قاتله فلیقل إنی أمرء صائم۔ (بخاری:1904)

جب کسی کا روزہ ہو تو وہ فحش اور گندی باتیں اور شور وشغب بالکل نہ کرے اور اگر کوئی دوسرا شخص اس سے الجھے اور غلط باتیں کرے پھر بھی روزہ دار اس سے کوئی سخت بات نہ کہے، بلکہ صرف اتنا کہہ دے کہ جناب! میرا روزہ ہے۔

اس ہدایت میں اشارہ ہے کہ روزہ کی خاص فضیلتیں اور برکتیں انہی کو حاصل ہوتی ہیں، جو گناہوں سے حتی کہ بری اور ناپسندیدہ باتوں سے بھی پرہیز کرتے ہیں۔

ہمیں اس بات کا بھی خیال رکھنا چاہیے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ ہمارے روزوں کی حفاظت کے لیے، سرکش شیاطین کو قید کردیتے ہیں، جہنم کے تمام دروازے بند کردیتے، یعنی شر کے تمام راستے بند کردیتے ہیں، جب اللہ کی طرف سے ہمارے روزوں کی حفاظت کا اتنا اہتمام ہے تو اگر ہم خود اپنے روزوں کو غلط چیزوں سے محفوظ نہ رکھ سکیں تو یہ کتنی بے غیرتی کی بات ہوگی۔

(۳) افطار کی اہمیت

رمضان کے مبارک مہینہ میں جہاں اپنے اور اپنے اہل خانہ کے لیے افطار کا انتظام کرنا باعث ثواب ہے، وہیں مسافروں، غریبوں اور راہگیروں کا بھی ہمیں خیال رکھنا چاہیے، یہ ایک بڑی فضیلت اور فائدے کی چیز ہے، اس فضیلت کو حاصل کرنے کا موقع ہمیں صرف رمضان کے مہینہ میں ہی پورے طور پر ملتا ہے، آپ ﷺ فرماتے ہیں: "**مَنْ فَطَّرَ فِيهِ صَائِمًا كَانَ لَهُ مَغْفِرَةً لِذُنُوبِهِ، وَعِتْقَ رَقَبَتِهِ مِنَ النَّارِ، وَكَانَ لَهُ مِثْلُ أَجْرِهِ مِنْ غَيْرِ أَنْ يُنْقَصَ**

مِنْ أَجْرِهِ شَيْءٌ قُلْنَا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! لَيْسَ كُلُّنَا يَجِدُ مَا يُفَطِّرُ الصَّائِمَ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يُعْطِي اللّٰهُ هَذَا الثَّوَابَ مَنْ فَطَّرَ صَائِمًا عَلَى مَذْقَةِ لَبَنٍ أَوْ تَمْرَةٍ أَوْ شَرْبَةٍ مِنْ مَاءٍ، وَمَنْ أَشْبَعَ صَائِمًا سَقَاهُ اللّٰهُ مِنْ حَوْضِي شَرْبَةً لَا يَظْمَأُ حَتّٰى يَدْخُلَ الْجَنَّةَ''۔

جس نے کسی روزے دار کو اس مہینہ میں افطار کرایا تو یہ اس کے لیے گناہوں سے مغفرت اور جہنم سے نجات کا ذریعہ ہوگا، نیز افطار کرانے والے کو روزے دار کے برابر ثواب دیا جائے گا اور روزے دار کے ثواب میں کوئی کمی بھی نہیں ہوگی۔صحابہ رضی اللہ عنھم نے سوال کیا: یا رسول اللہ! ہم میں سے ہر ایک میں افطار کرانے کی استطاعت نہیں ہے (تو کیا غریب لوگ اس عظیم ثواب سے محروم رہیں گے؟) آپ نے جواب دیا: اللہ تعالیٰ یہ ثواب اس شخص کو بھی دے گا جو افطار کے لیے روزہ دار کو دودھ کی تھوڑی لسی یا تھوڑا پانی ہی پیش کردے، اس طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لیکن جو کسی روزے دار کو پیٹ بھر کھانا کھلا دے اس کو اللہ تعالیٰ میرے حوض کوثر سے ایسا سیراب کرے گا جس کے بعد اسے جنت میں داخلہ تک کبھی پیاس ہی نہیں لگے گی۔(شعب الایمان، بیہقی، حدیث نمبر: 3336)

تراویح کی پابندی

رمضان المبارک کے مہینہ میں ایک اہم اور روزانہ ادا کی جانے والی عبادت تراویح کی نماز بھی ہے، نبی پاک فرماتے ہیں: ''وقیام لیلہ تطوعا'' اللہ تعالیٰ نے رمضان کی راتوں میں قیام یعنی تراویح کی نماز کو افضل عبادت مقرر کیا ہے۔(شعب الایمان، بیہقی، حدیث نمبر: 3336) ایک دوسری حدیث میں یہ مضمون ہے: ''ومن قام رمضان ایمانا واحتسابا غفر له ماتقدم من ذنبه '' (بخاری: 37، مسلم: 759) جو حضرات رمضان کی راتوں میں نفل یعنی تراویح کی نماز پڑھیں گے ان کے پچھلے سب گناہ معاف کردئے جائیں گے۔

لہٰذا اختلاف کے ردعمل (Side Effect) سے متاثر ہوئے بغیر ہمیں رمضان کی راتوں کو تراویح اور تہجد سے زندہ رکھنا چاہیے، بیس رکعات تراویح کا اہتمام کرنا چاہیے، اسی پر صحابہ کا عمل تھا، اور اس وقت سے اب تک تقریباً 80 فیصد امت کا بھی اسی پر عمل ہے، یہاں میرا مقصود کسی کو غلط قرار دینا نہیں ہے، بس رمضان کی انمول ساعتوں کے پیش نظر ایک خیر خواہانہ دعوت عمل ہے۔ تاکہ زیادہ سے زیادہ نیکیاں ہمارے نامہ اعمال میں درج ہو سکیں۔

خیر خواہی کا مہینہ

اس مہینہ کی صحیح قدر اسی وقت ہوگی، جب ہم اس کے ایک ایک پیغام کو ملحوظ رکھیں اور ان پر عمل کرنے کی کوشش کریں، رمضان المبارک کی ایک بڑی صفت اور خاصیت یہ ہے کہ یہ ہمیں صبر، غم خواری اور خیر خواہی کی دعوت دیتا

ہے، پیارے نبی کا مقدس ارشاد ہے: ''**وھو شھر لصبر و الصبر ثوابه الجنة، وشھر المواساة**'' (شعب الایمان، بیہقی، حدیث نمبر:3336) یہ صبر کا مہینہ ہے اور صبر کا بدلہ جنت ہے اور یہ غم خواری کا مہینہ ہے۔ یعنی ہمیں اس مہینہ میں طبیعت کے خلاف اور ناپسندیدہ باتوں کو بہت ہی تحمل کے ساتھ برداشت کرنا چاہیے، نیز اس لیے آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس مہینہ میں کثرت سے سخاوت فرماتے تھے اور لوگوں پر خرچ کرتے تھے، اگرچہ آپ کی سخاوت پورے سال جاری رہتی تھی۔ (بخاری:6)

شبِ قدر کی تلاش

شبِ قدر بڑی انمول نعمت ہے، اللہ تعالیٰ نے یہ مبارک رات صرف اس امت کو عطا کی ہے، غالب گمان یہی ہے کہ یہ رات رمضان کے مہینہ اور اس کے آخری عشرہ میں ہوتی ہے، اس رات کی فضیلت اور منفعت انتہائی عظیم ہے، اس رات کی عبادت کو اللہ تعالیٰ نے اپنے مقدس کلام میں ہزار مہینہ کی عبادت سے بھی بہتر قرار دیا ہے (سورہ قدر) اسی مہینہ میں رسول اللہ... اس کی تلاش کے لیے اور اسے پانے کے لیے خصوصی اہتمام فرماتے تھے (متفق علیہ) اور امت کو بھی اس کی تاکید اور وصیت فرمائی ہے۔ (بخاری: 2020)

اعتکاف

رمضان کی خاص اور اپنی نوعیت کی ایک انوکھی عبادت اعتکاف ہے، رسول اللہ پابندی سے اخیر عشرہ کا اعتکاف فرماتے تھے، اس خصوصی عبادت کی احادیث مبارکہ میں بڑی فضیلت آئی ہے، اس کا ایک بڑا فائدہ رسول اللہ نے یہ بیان فرمایا ہے کہ اس کی وجہ سے انسان گناہوں سے محفوظ رہتا ہے اور اعتکاف کی وجہ سے جو عبادتیں وہ نہیں کر پاتا ان کا ثواب بھی اسے ملتا ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے: ''**ھو یعتکف الذنوب ویجری له من الحسنات کعامل الحسنات کلھا**'' (ابن ماجہ:۱۷۸۱) وہ اعتکاف کی وجہ سے گناہوں سے بچا رہتا ہے اور نیکی کرنے والے بندوں کی طرح اس کی نیکیاں جاری رہتی ہیں اور اس کے نامۂ اعمال میں لکھی جاتی رہتی ہیں۔

اعتکاف کی حقیقت یہ ہے کہ ہر طرف سے تعلق ختم کر کے بندہ اللہ کی طرف یکسو اور متوجہ ہو جائے، اس کے در پہ پڑ جائے اور بالکل علیحدہ ہو کر اس کی عبادت اور اس کے ذکر وفکر میں مشغول رہے۔

اعتکاف کے اپنے ذاتی فوائد اور فضائل کے ساتھ ایک اہم اور بڑا فائدہ یہ ہے کہ اس کی وجہ سے بندہ کو شب قدر مل جاتی ہے، اور وہ اس کی فضیلت اور ثواب سے بہرہ ور ہوتا ہے۔

قرآن اور رمضان

قرآن کریم کا رمضان المبارک کے مہینہ کے ساتھ خاص تعلق ہے، رمضان میں ہی قرآن نازل کیا

گیا(سورہ بقرہ:۱۸۵،سورہ قدر)اسی وجہ سے نبی اس مبارک مہینہ میں قرآن کی تلاوت کا خاص اہتمام فرماتے تھے، حتی کہ آپ جبریل امین کو رحمت والے اس مہینہ میں قرآن سناتے تھے(بخاری:٦) لہٰذا ہم سب کو اس مقدس مہینہ میں کتاب الٰہی کے تعلق سے دو کام کرنے چاہیے: (۱) زیادہ سے زیادہ اس کی تلاوت کرنی چاہیے، بعض سلف سے مروی ہے کہ وہ اس مہینہ میں 60 سے 70 مرتبہ قرآن کریم ختم کرلیا کرتے تھے، ہمیں بھی کثرت تلاوت کا اہتمام کرنا چاہیے، (۲) دوسرا کام یہ کرنا چاہیے کہ علماء کی سرپرستی میں قرآن کو سمجھنے کی کوشش کرنی چاہیے، تاکہ اللہ کا پیغام اور اس کے احکام ہمیں معلوم ہوسکیں۔

رمضان کی قیمتی ساعتیں

رمضان المبارک کے فضائل، برکات، فوائد اور منافع کا تقاضہ یہ ہے کہ ہم اپنے آپ کو اس ماہ کے لیے بالکل فارغ کرلیں، صرف اور صرف عبادت میں زیادہ سے زیادہ وقت خرچ کریں، ایک ایک گھڑی کا حساب لگائیں، کوئی ساعت ضائع ہوجائے تو اس پر افسوس کریں، ایک مہینہ اللہ کے در پر پڑے رہیں، گیارہ مہینہ کے مسائل اللہ حل فرمادیں گے، اس کی قیمتی ساعتوں کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ اس ماہ میں کسی بھی نفل کام کرنے پر فرض عبادت کا ثواب ملتا ہے، اور ایک فرض ادا کرنے پر ستر فرض کا ثواب ملتا ہے، اللہ کے نبی کا ارشاد گرامی ہے: ’’مَنْ تَقَرَّبَ فِيهِ بِخَصْلَةٍ مِنَ الْخَيْرِ كَانَ كَمَنْ أَدَّى فَرِيضَةً فِيمَا سِوَاهُ، وَمَنْ أَدَّى فَرِيضَةً فِيهِ كَانَ كَمَنْ أَدَّى سَبْعِينَ فَرِيضَةً فِيمَا سِوَاهُ‘‘(شعب الایمان،بیہقی،حدیث نمبر:3336)

اس مہینہ میں اللہ کی رضا اور اس کا قرب حاصل کرنے کے لیے کوئی غیر فرض عبادت (سنت یا نفل) ادا کرے گا تو اس کو دوسرے مہینوں کے فرضوں کے برابر ثواب ملے گا اور جو اس مہینہ میں فرض عبادت ادا کرے گا تو دوسرے مہینہ کے ستر فرضوں کے برابر ثواب ملے گا۔ لہٰذا ہمیں رمضان المبارک کی ہر گھڑی میں کسی نہ کسی فرض، سنت یا نفل عبادت میں مشغول رہنا چاہیے، کوئی لمحہ اس سے خالی نہ جائے۔

جہنم سے نجات کا پروانہ

اس مہینہ کی ایک بڑی کشش اور عظیم فائدہ یہ ہے کہ اس مہینہ میں اللہ تعالیٰ اپنے نیک بندوں کو مغفرت عطا فرماتے ہیں، انہیں جہنم سے چھٹکارا اور نجات کا پروانہ عطا فرماتے ہیں، اور ایسا نہیں ہے کہ یہ قیمتی نعمت بلکہ انسانی زندگی کا سب سے بڑا مقصد مشکل سے ہاتھ آتا ہے، بلکہ بارش کی طرح اللہ کی طرف سے مغفرت کے پروانے نازل ہوتے ہیں، ذرا سی محنت اور کوشش سے بھی یہ عظیم نعمت حاصل ہوسکتی ہے، آسانی کے ساتھ اس نعمت کے حصول کا اندازہ پیارے نبی کے اس ارشاد سے بھی لگایا جاسکتا ہے جس میں آپ جبریل امین کی اس بددعا پر ’’آمین‘‘ فرماتے

ہیں، جس میں وہ کہتے ہیں: ’’جسے رمضان کا مہینہ ملا، اوراس کی مغفرت نہ ہوسکی اور جہنم میں داخل کیا گیا، اللہ تعالی اسے اپنی رحمت سے دور فرمائے‘‘ اگر یہ نعمت دشواری سے ملتی تو نہ جبریل امین ایسی بددعا دیتے اور نہ ہی رحمۃ للعالمین ... اس پر آمین کہتے ۔ (صحیح ابن حبان: ۹۰۷)

کیا ہم نے رمضان کی قدر کی؟

یہ ایک اہم سوال ہے کہ رمضان کا مہینہ گزرنے کے بعد ہمیں کیسے معلوم ہوگا کہ ہم نے رمضان کی قدر کی یا نہیں؟ اس کے فوائد اور برکات ہمیں حاصل ہوئے یا نہیں، اس اہم سوال کے جواب کا اہم پیمانہ خود اللہ تعالیٰ نے بیان فرمایا ہے: ’’**لعلکم تتقون**‘‘ (سورۃ بقرۃ: ۱۸۳) یعنی رمضان اور روزہ کا مقصد ہے تقویٰ کا حصول، تو ہمیں یہ دیکھنا چاہیے کہ رمضان کے بعد ہماری زندگی میں تقویٰ آیا یا نہیں؟

اس کو آسان الفاظ میں اس طرح بھی سمجھ سکتے ہیں کہ رمضان گزرنے کے بعد بھی اگر ہماری زندگی پہلے کی طرح ہی گناہوں میں رہی، کوئی تبدیلی نہیں آئی تو اس کا مطلب ہے کہ ہم نے رمضان کی کما حقہ قدر نہیں کی، اس کے مکمل فوائد ہمیں حاصل نہ ہوسکے۔

اور اگر رمضان کے بعد ہماری زندگی کا ورق پلٹ گیا، ہم عبادتوں کا اہتمام کرنے لگے، گناہوں سے بچنے لگے، حقوق ادا کرنے لگے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کی پیروی کرنے لگے، ہماری روزمرہ کی زندگی میں ایک اچھی تبدیلی آ گئی، تو یہ بالکل کھلی اور واضح علامت ہے کہ ہمارا رمضان قبول ہوا، ہم نے اس کی قدر کی اور اس کے فوائد، ثمرات اور برکات سے بہرہ ور ہوگئے۔

اللہ جل شانہ ہم سب کو رمضان کی کما حقہ قدر کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور اس کے انوار اور برکات سے مستفید فرمائے۔ (آمین)

ماہنامہ دارالعلوم دیوبند، شمارہ: 4، جلد: 106، رمضان المبارک 1443ھ مطابق اپریل 2022ء

الاستفتاء

شبِ براءت کی حقیقت اوراس رات میں رزق اورعمر کی تقسیم کی حقیقت کے متعلق اَحادیث کا بیان

سوال: شبِ براءت کیا ہے؟ اور کیا یہ بات صحیح ہے کہ اس رات رزق کی اور عمر کی تقسیم ہوتی ہے؟ قرآن اور حدیث سے حوالہ دے کر رہنمائی فرمائیں!

جواب: شعبان کی پندرہویں شب ''شبِ براءت'' کہلاتی ہے، یعنی وہ رات جس میں مخلوق کو گناہوں سے بری کردیا جاتا ہے، تقریباً دس صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے اس رات کے متعلق احادیث منقول ہیں:

1۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ''شعبان کی پندرہویں شب میں میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی آرام گاہ پر موجود نہ پایا تو تلاش میں نکلی، دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم جنت البقیع یعنی قبرستان میں ہیں، پھر مجھ سے فرمایا کہ آج شعبان کی پندرہویں رات ہے، اس رات میں اللہ تعالیٰ آسمان دنیا پر نزول فرماتا ہے اور قبیلہ بنی کلب کی بکریوں کے بالوں کی تعداد سے بھی زیادہ گناہ گاروں کی بخشش فرماتا ہے''۔

2۔ دوسری حدیث میں ہے: ''اس رات میں اس سال پیدا ہونے والے ہر بچے کا نام لکھ دیا جاتا ہے، اس رات میں اس سال مرنے والے ہر آدمی کا نام لکھ لیا جاتا ہے، اس رات میں تمہارے اعمال اٹھائے جاتے ہیں، اور تمہارا رزق اتارا جاتا ہے۔''

3۔ ایک روایت میں ہے کہ ''اس رات میں تمام مخلوق کی مغفرت کردی جاتی ہے سوائے سات اشخاص کے، وہ یہ ہیں: مشرک، والدین کا نافرمان، کینہ پرور، شرابی، قاتل، شلوار کو ٹخنوں سے نیچے لٹکانے والا اور چغل خور، ان سات افراد کی اس عظیم رات میں بھی مغفرت نہیں ہوتی، جب تک کہ یہ اپنے جرائم سے توبہ نہ کرلیں۔

4۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ایک روایت میں منقول ہے کہ اس رات میں عبادت کیا کرو اور دن میں روزہ رکھا کرو، اس رات سورج غروب ہوتے ہی اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کی طرف متوجہ ہوتے ہیں اور اعلان ہوتا ہے: ''کون ہے جو گناہوں کی بخشش کروائے؟ کون ہے جو رزق میں وسعت طلب کرے؟ کون مصیبت زدہ ہے جو مصیبت سے چھٹکارا حاصل کرنا چاہتا ہو؟''

ان احادیثِ کریمہ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور بزرگانِ دین رحمہم اللہ کے عمل سے اس رات میں تین کام کرنا ثابت ہے:

1۔ قبرستان جا کر مردوں کے لیے ایصالِ ثواب اور مغفرت کی دعا کی جائے، لیکن یاد رہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم

سے ساری حیاتِ مبارکہ میں صرف ایک مرتبہ شبِ برأت میں جنت البقیع جانا ثابت ہے؛ اس لیے اگر کوئی شخص زندگی میں ایک مرتبہ بھی اتباعِ سنت کی نیت سے چلا جائے تو اجر وثواب کا باعث ہے، لیکن پھول پتیاں، چادر چڑھاوے اور چراغاں کا اہتمام کرنا اور ہر سال جانے کو لازم سمجھنا، اس کو شب برأت کے ارکان میں داخل کرنا ٹھیک نہیں ہے۔ جو چیز نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے جس درجے میں ثابت ہے اس کو اسی درجہ میں رکھنا چاہیے، اس کا نام اتباع اور دین ہے۔

2۔ اس رات میں نوافل، تلاوت، ذکر واذکار کا اہتمام کرنا۔ اس بارے میں یہ واضح رہے کہ نفل ایک ایسی عبادت ہے جس میں تنہائی مطلوب ہے، یہ خلوت کی عبادت ہے، اس کے ذریعہ انسان اللہ کا قرب حاصل کرتا ہے، لہذا نوافل وغیرہ تنہائی میں اپنے گھر میں ادا کر کے اس موقع کو غنیمت جانیں، نوافل کی جماعت اور مخصوص طریقہ اپنانا درست نہیں ہے، یہ فضیلت والی راتیں شور وشغب اور میلے، اجتماع منعقد کرنے کی راتیں نہیں ہیں، بلکہ گوشۂ تنہائی میں بیٹھ کر اللہ سے تعلقات استوار کرنے کے قیمتی لمحات ہیں، ان کو ضائع ہونے سے بچائیں۔

3۔ دن میں روزہ رکھنا بھی مستحب ہے، ایک تو اس بارے میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے اور دوسرا یہ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہر ماہ ایام بیض (13,14,15) کے روزوں کا اہتمام فرماتے تھے، لہذا اس نیت سے روزہ رکھا جائے تو موجب اجر وثواب ہوگا۔

باقی اس رات میں پٹاخے بجانا، آتش بازی کرنا اور حلوے کی رسم کا اہتمام کرنا یہ سب خرافات اور اسراف میں شامل ہیں، شیطان ان فضولیات میں انسان کو مشغول کر کے اللہ کی مغفرت اور عبادت سے محروم کر دینا چاہتا ہے اور یہی شیطان کا اصل مقصد ہے۔

بہر حال اس رات کی فضیلت بے اصل نہیں ہے اور سلفِ صالحین نے اس رات کی فضیلت سے فائدہ اٹھایا ہے۔

مزید تفصیل کے لیے ملاحظہ فرمائیں: فتاویٰ بینات، جلد: اول، صفحہ: 552 تا 557، مطبوعہ: مکتبہ بینات جامعہ بنوری ٹاؤن کراچی۔

فقط واللہ اعلم

دار الافتاء، جامعۃ العلوم الاسلامیہ

بنوری ٹاؤن کراچی

اخبارُ الاحرار

کشمیری مسلمانوں کے ساتھ اظہار یکجہتی کافی نہیں بلکہ ان کے حقوق اور آزادی کے لیے مسلم ممالک اپنا کردار ادا کریں

(چناب نگر/ چنیوٹ 5 فروری) مجلس احرار اسلام چناب نگر کے زیر اہتمام یوم یکجہتی کشمیر اور یوم معاویہ رضی عنہ کے حوالے سے منعقدہ تقریب سے خطاب کرتے ہوئے مجلس احرار اسلام پاکستان کے مرکزی ناظم اعلی مولانا محمد مغیرہ، مرکزی ناظم تبلیغ مولانا سید عطاء المنان بخاری اور مولانا محمود الحسن نے کہا کہ صحابہ کرام معیارحق ہیں کسی بھی صحابی کے متعلق گستاخی ناقابل معافی جرم ہے، آج اگر امت کے پاس دین محفوظ ہے تو صحابہ کرام کے صدقے محفوظ ہے، انہوں نے کہا سیدنا معاویہ کے یوم وفات 22 رجب پر کی جانے والی کونڈوں کی رسم بد دشمنان صحابہ کے خبث باطن کو ظاہر کرتی ہے، انہوں نے کہا آج بھی امت مسلمہ حضرت معاویہ کے نقش قدم پر چل کر پھر سے فاتح بن سکتی ہے، اس موقع پر یوم یکجہتی کشمیر کے حوالے سے کشمیری مسلمان بھائیوں کے ساتھ یکجہتی کا اظہار کیا گیا اور مشترکہ قرارداد میں مطالبہ کیا گیا کہ کشمیریوں کے حق خودارادیت کے لیے پاکستان سمیت تمام مسلم حکمران موثر کردار ادا کریں اور مظلوم بھائیوں کی داد رسی کریں۔تقریب سے پروفیسر صفدر قریشی، حکیم اللہ دتہ، مہر ریاض احمد ہرل، حافظ محمد شاہد ودیگر نے بھی خطاب کیا۔

قائد احرار کا تنظیمی وتبلیغی دورہ رحیم یارخان

(سید ساجد علی شاہ) خاندانِ بنو ہاشم کے چشم و چراغ، بطل حریت، امیر شریعت سید عطاءاللہ شاہ بخاری رحمہ اللہ کے نواسہ، مرکزی امیر مجلس احرار اسلام، خطیبِ بنی ہاشم محترم جناب حافظ سید محمد کفیل بخاری دامت برکاتہم 11 فروری بروز ہفتہ رحیم یار خان کے نواحی علاقوں پر شنا، ظاہر پیر، بستی درخواست اور بستی غازی پور میں جماعتی وتبلیغی دورے پر تشریف لائے تو احرار کارکنوں نے پرتپاک استقبال کیا۔حضرت شاہ صاحب نے ان علاقوں میں کارکنان احرار سے ملاقاتیں کیں۔12 فروری بروز اتوار جب رحیم یارخان کی عظیم قدیمی دینی بستی مولویاں پہنچے۔ بعدازاں بستی میرک تشریف لے گئے جہاں درس قرآن کے شرکا سے خطاب کیا۔ درس قرآن کے بعد مجلس احرار ضلع رحیم یارخان کے سابق امیر حافظ محمد اشرف کمبوہ صاحب کی رہائش گاہ پر تشریف لائے۔ بعد نماز مغرب جرنیلِ احرار حافظ محمد اکبر اعوان مرحوم کے دیرینہ ساتھی ماسٹر سعید احمد طالب لغاری کی زیر سرپرستی منعقدہ مجلس درس قرآن کے پروگرام کے لیے جناح پارک میں جامع مسجد الخضری پہنچے نماز کی امامت کروائی اور درس قرآن ارشاد فرمایا۔ پروگرام کے بعد ماسٹر سعید احمد طالب لغاری کے گھر تشریف لائے جہاں عمائدین شہر سے ملاقات فرمائی۔ مجلس احرار اسلام کے سٹی نائب امیر حافظ محمد زبیر کمبوہ کے ہاں عشائیے میں شرکت کی۔اس موقع پر مفتی قاضی شفیق الرحمٰن، سابق ضلعی امیر حافظ محمد اشرف کمبوہ، حافظ محمد عاصم کمبوہ، جے یو آئی کے امیدوار ایم پی اے طیب سعید لغاری، مولوی فقیر اللہ رحمانی، جام یعقوب چوہان، محمد ندیم، خادم احرار سید ساجد شاہ بخاری، روزنامہ اسلام کے رپورٹرز حافظ ریاض احمد، خورشید احمد، رانا

شہزاد احمد و دیگر حضرات بھی تھے۔عشائیے کے بعد حضرت شاہ صاحب رحیم یار خان شہر کی قدیمی عظیم دینی درسگاہ جامعہ رحیمیہ ترتیل القرآن مرکزی عیدگاہ تشریف لے گئے۔ جہاں وفاق المدارس کے ضلعی مسئول و تحصیل امیر جمعیت علماء اسلام مولانا عامر فاروق عباسی سے ملاقات کی۔ 13 فروری بروز سوموار بعد نماز فجر بستی مولویاں، بعد نماز ظہر بستی خان واہ اور بعد نماز مغرب بدلی شریف میں دروسِ قرآن کے اجتماعات سے خطاب فرمایا، 14 فروری بروز منگل بعد نماز فجر چاہ رانجھا، بعد نماز ظہر بستی اسلام آباد اور بعد نماز مغرب چاہ کھنڈو میں دروسِ قرآن کے اجتماعات میں گفتگو ہوئی۔ 15 فروری بروز بدھ صبح رحیم یار خان عباسیہ ٹاؤن میں سید ابراہیم شاہ صاحب کے ہاں گئے بعد نماز ظہر اقراء صوت القرآن شفیع ٹاؤن تشریف لے گے جہاں سابق ضلعی جنرل سیکرٹری محمد عبداللہ حجازی، سٹی امیر حافظ محمد عاصم خان و دیگر احرار کارکنوں نے استقبال کیا۔ بعد نماز عشاء گرینڈ مارکی ہوٹل رحیم یار خان میں ختم نبوت اجتماع میں شرکت و خطاب کیا۔ 16 فروری بروز جمعرات کو چوک چدھڑ میں کارکنان اور دیگر سرکردہ شخصیات سے ملاقاتیں کیں اور بعد نماز مغرب بستی مولویاں میں بخاری مسجد میں مجلس درس قرآن سے خطاب فرمایا، 17 فروری کو جمعہ صادق آباد مسجد المعمور میں پڑھایا اور واپس ملتان تشریف لے گے۔

مختلف مقامات پر دورس قرآن کریم اور اجتماعات میں گفتگو کرتے ہوئے قائد احرار نے فرمایا کہ جب تک ملک میں اسلامی نظام کا نفاذ نہیں ہوتا اس وقت تک ملک سیاسی، معاشی اور اقتصادی بحرانوں سے نجات حاصل نہیں کر سکتا۔ جمہوریت نے ملک کو 76 برسوں میں بدامنی، عریانی، فحاشی، چوری، بے روزگاری، اغواء، رشوت، بے پردگی، کرپشن، لوٹ مار اللہ رسول کی بغاوت اور قرآن سے دوری کے سوا دیا ہی کیا ہے، بنی نوع انسان کی زندگی کے ہر گوشے اور شعبے میں دائمی طور پر رہنمائی کے لیے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو رہبر و آخری پیغمبر بنا کر بھیجا۔ افسوس کہ ہم قرآنی تعلیمات کو پس پشت ڈال کر یہود و نصاریٰ کے ناپاک طریقوں کے پیچھے چل پڑے ہیں۔ ہمارے نوجوانوں کے آئیڈیل صحابہ کرام رضی اللہ عنھم کی بجائے فلمی ایکٹر ہیں۔ سود کی لعنت نے ملکی معیشت برباد کر دی ہے۔ حکمران سودی نظام ختم کر کے اللہ و رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف جنگ بند کریں۔ آئی ایم ایف کی غلامی قرآنی احکامات سے بغاوت کی سزا ہے۔ انہوں نے کہا مجلس احرار اسلام، تحریک تحفظ ختم نبوت کی بانی جماعت ہے جو چھیانوے برس سے محاذ ختم نبوت پر پہرہ دے رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ مسلمانوں کے ایمانوں کا تحفظ، غیر مسلموں کو دین کی دعوت، وحدت امت اور مخلوق خدا کی خدمت مجلس احرار کے مقاصد ہیں۔ احرار ان مقاصد کی تکمیل کے لیے جدوجہد کرتی رہے گی۔

احرار فاؤنڈیشن چیچہ وطنی کی سرگرمیاں جاری!

چیچہ وطنی (24 فروری) احرار فاؤنڈیشن چیچہ وطنی کی سرگرمیاں مسلسل جاری ہیں، فروری میں چار اجلاس ضابطے کی کارروائی کے لیے صدر احرار فاؤنڈیشن محمد ریحان ارشد کی زیر صدارت منعقد ہوئے، جن میں نائب صدر محمد احسن منظور، سیکرٹری جنرل علی احمد چیمہ اور سیکرٹری نشریات محمد نعمان حبیب نے بھی شرکت کی، ایک اجلاس میں بلڈ

ڈونیشن سوسائٹی کا قیام بھی عمل میں لایا گیا، جبکہ نگران محمد قاسم چیمہ کے توسط سے ڈیرہ اسماعیل خان کے علاقے رمک میں ساڑھے چار لاکھ کی رقم ایک متاثرہ ساتھی کے مکان کی تعمیر کے لیے وہاں پہنچائی گئی، ماہانہ بنیادوں پر کم و پیش سات گھرانوں کو راشن مسلسل فراہم کیا جا رہا ہے جوان شاءاللہ تعالی بڑھانے کا مصمم ارادہ ہے، سیکرٹری جنرل علی احمد چیمہ نے بتایا کہ جناب محمد قاسم چیمہ اور جناب حکیم حافظ محمد قاسم اور دیگر رہنماء مکمل سرپرست اور رہنمائی کر رہے ہیں،

ہم نے محدود کام شروع کیا تھا لیکن دن بدن بڑھ رہا ہے اور رجسٹریشن کی تکمیل کے بعد فری ڈسپنسری کا مصمم ارادہ بھی ہے۔ ان شاءاللہ تعالی

مجلس احرار اسلام اور مجلس خدام صحابہ رضی اللہ عنہم کے زیر اہتمام یوم معاویہ رضی اللہ عنہ منایا گیا

(رپورٹ: محمد سرفراز معاویہ) مجلس احرار اسلام چیچہ وطنی اور مجلس خدام صحابہ چیچہ وطنی کے زیر اہتمام مجاہد ختم نبوت، سینئر نائب امیر مرکزیہ حاجی عبداللطیف خالد چیمہ کی زیر صدارت دارالعلوم ختم نبوت جامع مسجد چیچہ وطنی میں یوم معاویہ رضی اللہ عنہ کی مناسبت سے ایک علمی وعوامی اجتماع کے مقررین پیر جی عزیز الرحمن رائے پوری سیکرٹری جنرل جمعیت علمائے اسلام ضلع ساہیوال، قاری محمد اکرم ربانی ناظم ختم نبوت اہلحدیث، مولانا منظور احمد خطیب مرکزی مسجد عثمانیہ، چیچہ وطنی کے مبلغ ختم نبوت مولانا محمد سرفراز معاویہ، دارالعلوم ختم نبوت کے ناظم تعلیمات حکیم حافظ محمد قاسم، مفتی ذیشان آفتاب اور دیگر مقررین نے کہا ہے کہ خلیفہ ششم برحق سیدنا معاویہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کو جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا برادر نسبتی، کاتب وحی اور راز دان ہونے کا شرف اللہ تعالی نے عطا فرمایا، ان کو خلافت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیش گوئی اور بشارت کے نتیجے میں حاصل ہوئی۔ 18ھ سے 41 تک گورنر رہے جبکہ 19 سال تک 64 لاکھ مربع میل پر مثالی خلافت کے جھنڈے گاڑے۔ مجاہد ختم نبوت، مفکر احرار حاجی عبداللطیف خالد چیمہ نے اپنے صدارتی خطاب میں کہا کہ حضرات صحابہ کرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُم تاریخی نہیں قرآنی شخصیات ہیں اور ہماری تنقید سے بالاتر ہیں۔ انہوں نے کہا کہ سیدنا معاویہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کا دور حکومت ایک آئیڈیل حکومت ہے جس پر عمل پیرا ہو کر دور خلافت کی یاد تازہ کر سکتا ہے، قومی اسمبلی میں تحفظ ناموس صحابہؓ واہلبیت وامہات المومنین بل کا متفقہ پاس ہونا انتہائی نیک شگون ہے اب اس بل کو سینیٹ آف پاکستان سے پاس ہونا ہے، ہمارا یقین ہے کہ صحابہؓ کے ترانے ہر ایوان اور ہر میدان میں بلند ہوں گے اور خلافت صحابہؓ کی بہاریں امت پھر دیکھے گی۔

تحریک ختم نبوت میں مجلس احرار اسلام کا قائدانہ کردار

(رپورٹ: حبیب اللہ مدنی) مدرسہ تعلیم القرآن، پھول کالونی سلانوالی میں مورخہ 02 فروری 2023ء، بعد نماز عشاء سالانہ اجتماع بعنوان تحریک ختم نبوت میں مجلس احرار اسلام کا قائدانہ کردار کے منعقد ہوا۔ اس اجتماع کے روح رواں اور مہمان خصوصی نبیرہ امیر شریعت، ابن حضرت پیر جی مولانا سید عطاء المنان بخاری (مرکزی ناظم تبلیغ مجلس احرار اسلام پاکستان) تھے۔ نقابت کے فرائض جناب مولانا اعجاز احمد جھنگوی نے سرانجام دیئے۔ استقبالیہ پر حافظ محمد عثمان اور محمد

ارسلان مہمانوں کا استقبال و خیر مقدم کر رہے تھے۔ مولانا محمد رمضان صاحب (99 چک والے) نے عظمت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے موضوع پر گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ قرآنِ پاک نے صدیقین کو انبیاء کے بعد دوسرا درجہ دیا ہے اور امت محمدیہ کو بہتر امت قرار دیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ سیدّ نا صدیقِ اکبر امتِ محمدیہ کے صدیقین کے سردار ہیں اور سیدنا ابوبکر صدیق کے دورِ خلافت میں 1200 صحابہ کرام نے نبی پاک کی ناموس پر جانیں قربان کر کے بتلا دیا کہ حضور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کی ناموس و منصب ختم نبوت کی حفاظت کے لیے مال جان سب کچھ قربان کرنے سے دریغ نہ کرنا چاہیے۔ اسٹیج پر سنی علماء کونسل کے سرگرم رہنما ملک محمد فاروق شاہین صاحب (امیر سنی علماء کونسل سلانوالی)، ملک محمد سہیل صاحب معاویہ (جنرل سیکرٹری سنی علماء کونسل سلانوالی)، محمد سہیل ملتانی صاحب (جنرل سیکرٹری سٹی سلانوالی) اور عبدالرحمان عباسی صاحب تشریف فرما تھے۔ تکمیل قرآن مجید کی سعادت حاصل کرنے والے ننھے طالب علم عمیر احمد صدیقی نے آخری سبق سنایا، جس کے بعد نعت رسول مقبول اور مولانا سید عطاء المنان بخاری کا فکر انگیز بیان ہوا۔ آپ نے مجلس احرار اسلام کی تاریخ اور اس کے عظیم کردار کو صراحت کے ساتھ بیان فرمایا۔ انہوں نے کہا کہ مجلس احرار اسلام نے گزشتہ صدی میں ختم نبوت کی تحریک برپا کی اور اعظم خان اور سکندر مرزا جیسے اکھڑ مزاجوں کو سبق سکھا کر بتلا دیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ناموس کا پہرا کل بھی جاری تھا اور آج بھی جاری ہے۔ انہوں نے کہا کہ سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سمیت تمام صحابہ کے دشمن ہمارے دشمن ہیں۔ آج خلیفہ و امام راشد و عادل و برحق سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی یوم وفات پر 22 رجب کے کونڈوں کے نام پر عوام کو دھوکے میں ڈال کر گمراہ کیا جا رہا ہے۔ علماء کرام پر فرض ہے وہ عوام کو اچھے انداز میں بتلائیں کہ عید غدیر اور 22 رجب کے کونڈوں کی کیا حقیقت ہے؟؟ مقامی علماء کرام میں مولانا محمد ناصر صاحب (مسجد عطاء اللہ شاہ بخاری) حضرت قاری غلام مرتضیٰ صاحب (امیر جمعیت علمائے اسلام سلانوالی) مولانا قاری احسان الٰہی صاحب و دیگر علاقہ کے معززین اس اجتماع کی رونق بنے۔ اس مبارک اجتماع کو فدائے احرار، ایثار پیشہ و وفادار احرار رہنما جناب قاری شفیق الرحمٰن احراری صاحب (مہتمم جامعہ ہذا) اور ان کے فرزند جناب حافظ محمد عثمان صاحب، حافظ دانیال صاحب اور ان کے رفقاء نے سجایا۔ اللہ تعالیٰ جامعہ کو مزید ترقی سے نوازیں۔ صدا یہ گلشن یونہی چمکتا دمکتا رہے۔ آمین ثم آمین!

مجلس احرار یونٹ قاسم بیلہ ملتان میں 28 واں یوم معاویہ منایا گیا

ملتان (یکم فروری) صحابہ کرام کی زندگی دین ہے اور دین کو پرکھنے کا معیار تاریخ نہیں بلکہ قرآن اور سنت ہے۔ حضرت امیر معاویہ سلام اللہ علیہ کا دورِ خلافت مسلم حکمرانوں کے لیے مشعل راہ ہے۔ سیدنا امیر معاویہ نے آدھی دنیا سے زائد حصے پر بیس سال تک عدل و انصاف کا پرچم بلند کیا۔ حضرت سیدنا حسن بن علی سلام اللہ علیہم نے حضرت سیدنا امیر معاویہ سلام اللہ علیہ کی بیعت کر کے تمام تر سازشوں کا قلع قمع کر دیا۔ ان خیالات کا اظہار مجلس احرار اسلام یونٹ قاسم بیلہ کے زیر اہتمام جامع مسجد کرنالوی میں منعقدہ 28 ویں سالانہ یوم معاویہ کے اجتماع سے نبیرہ امیر شریعت، ابن ابوذر حافظ سید محمد معاویہ بخاری، مولانا سید عطاء المنان بخاری اور مولانا محمد اکمل نے خطاب کرتے

ہوئے کیا۔انہوں نے کہا کہ صحابہ کرام تنقید سے بالاتر اور ایمان وعمل کے لیے معیار ہیں۔صحابہ کرام واہل بیت عظام سے محبت اوران کا احترام امت پر واجب ہے۔گستاخان صحابہ واہل بیت کا اسلام اور مسلمانوں سے کوئی تعلق نہیں۔ انہوں نے کہا کہ حضرت سیدنا امیر معاویہ سلام اللہ علیہ کی طویل حکمرانی اور عظیم فتوحات کا سب سے زیادہ دکھ اور براہ راست نقصان یہود اور مجوس کو ہوا، چنانچہ یہود و مجوس کی مشترکہ سازشوں اور تنقید کا نشانہ حضرت سیدنا امیر معاویہ بنے،آج بھی یہودی اور مجوسی ایجنٹ حضرت سیدنا امیر معاویہ سلام اللہ علیہ پر تنقید کے نشتر چلا کر اپنی عاقبت خراب کر رہے ہیں۔حب علی کے نام وعنوان پر بغض معاویہ کا اعلان واظہار کرنیوالے افراد وطبقات اپنی آخرت کی فکر کریں۔ انہوں نے کہا کہ سیدنا امیر معاویہ سمیت تمام صحابہ واہل بیت ہماری ریڈ لائن ہیں۔مجلس احرار اسلام پشاور کی پولیس لائن مسجد میں ہونیوالے خودکش دھماکے کی پرزور الفاظ میں مذمت کرتی ہے اور شہید ہونیوالوں کے ورثاء سے اظہار تعزیت و ہمدردی جبکہ زخمی ہونیوالوں کے لیے جلد صحت یابی کی دعا کرتی ہے۔اجتماع میں بزم حسان ضلع ملتان کے صدر مولانا احمد رشید رحیمی نے سیدنا امیر معاویہ کی شان میں منظوم کلام عقیدت پیش کیا۔اس موقع پر ضلعی نائب امیر سعید احمد انصاری، ضلعی ناظم تبلیغ مولانا مفتی محمد نجم الحق، ضلعی ناظم نشریات محمد فرحان الحق حقانی، ضلعی نائب ناظم نشریات محمد عدنان ملک، ڈاکٹر عبدالغفور احرار، مولانا عبدالباسط انصاری، محمد عباس، محمد مہربان بھٹی، مولانا محمد الطاف معاویہ، مولانا محمد عثمان ممتاز، شیخ محمد مغیرہ، ابو معاویہ عبدالرشید سمیت کثیر تعداد میں احرار کارکنان و ذمہ داران اور مختلف شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والے احباب نے شرکت کی۔

ملتان(3فروری) گستاخ رسول اور گستاخ صحابہ دونوں ہی اسلام اور پاکستان کے غدار ہیں۔ناموس رسالت کی حفاظت، عقیدہ ختم نبوت، ازواج واصحاب رسول کا تحفظ ہمارا مشن اور حکومت الہیہ کا قیام ونفاذ ہماری منزل ہے۔ ان خیالات کا اظہار مجلس احرار اسلام پاکستان کے امیر مرکزیہ مولانا سید محمد کفیل بخاری نے جامع مسجد ختم نبوت دار بنی ہاشم، مولانا محمد اکمل، ابو میسون مولانا اللہ بخش احرار، مولانا مفتی محمد نجم الحق، مولانا مفتی محمد قاسم احرار، مولانا محمد الطاف معاویہ، مولانا محمد عثمان ممتاز و دیگر مبلغین احرار نے مختلف مساجد میں خلیفہ وامام ششم، امیر المؤمنین، امام المتقین سیدنا حضرت امیر معاویہ بن ابی سفیان سلام اللہ ورضوانہ علیہما کی شخصیت و کردار کے موضوع پر جمعہ کے اجتماعات سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔انہوں نے کہا کہ ملکی و عالمی امن کو قائم و دائم رکھنے کے لیے ضروری ہے کہ توہین صحابہ اور توہین رسالت کرنے والوں کیخلاف مؤثر انداز میں اور عالمی سطح پر قانون سازی کی جائے۔انہوں نے کہا کہ گستاخ رسول اور گستاخ صحابہ یہ بات ذہن نشین کرلیں کہ مسلمان ناموس رسالت اور ناموس ازواج واصحاب رسول کے سرکاری وقانونی تحفظ کے لیے متحد ومتفق ہیں۔انہوں نے کہا کہ اللہ رب العزت نے انبیاء کرام علیہم السلام کے بعد صحابہ کرام علیہم الرضوان کے دلوں کو سب سے زیادہ پاکیزہ قرار دیا ہے۔صحابہ کرام علیہم الرضوان کے دلوں اور ایمانوں پر اللہ رب العزت نے مہر تصدیق ثبت کی ہے۔احرار رہنماؤں نے کہا کہ دعوت وتبلیغ کے ذریعے صحابہ کرام

نے پوری دنیا میں اسلام کو پھیلایا۔ انہوں نے کہا کہ سیدنا معاویہ بن سفیان سلام اللہ علیہم اجمعین نے خلافت سنبھالنے کے بعد دعوت و تبلیغ اور جہاد کے فریضے کو جاری و ساری رکھا اور اسلام کے پرچم کو سر بلند رکھا۔ انہوں نے کہا کہ سیدنا حسن و حسین دونوں نے ہی سیدنا امیر معاویہ کے دست حق پرست پر بیعت کی اور سیدنا حسن نے خلافت راشدہ سیدنا امیر معاویہ کے سپرد کی۔ سیدنا امیر معاویہ نے خلافت پر متمکن ہونے کے بعد قاتلین عثمان کو چن چن کر عدل و انصاف کو قائم کیا۔ سیدنا معاویہ خلیفہ راشد و عادل اور آپ کی خلافت، خلافت راشدہ تھی۔

﴿رپورٹ، مولانا محمد عثمان ممتاز (مبلغ مجلس احرار اسلام)﴾ مجلس احرار اسلام پاکستان کے مرکزی ناظم تبلیغ مولانا سید عطاء المنان بخاری مورخہ 07 فروری 2023ء بروز منگل دنیا پور، کہروڑ پکا اور لودھراں کے لیے مجلس احرار ملتان کے امیر مولانا محمد اکمل، قاری اسرار احمد کے ہمراہ مرکز احرار، دار بنی ہاشم سے روانہ ہوئے، تقریباً دن دو بجے دنیا پور شہر پہنچے، وہاں مولانا حفیظ الرحمٰن صاحب کے ہمراہ ان کے مدرسہ جامعہ سیدنا علی المرتضی گئے۔ نمازِ ظہر ادا کی۔ جامعہ علی المرتضی میں شعبہ تحفیظ القرآن کے طلباء کے مابین مقابلے کا پروگرام شروع تھا۔ اس پروگرام کے مہمان خصوصی نبیرہ امیر شریعت مولانا سید عطاء المنان بخاری نے علماء و طلباء اور عوام الناس میں عقیدہ ختم نبوت کی اہمیت و فضیلت اور عصر حاضر کے فتنوں اور ان کی تمام جدو ید وقدیم شکلوں پر مفصل روشنی ڈالی۔ حضرت شاہ جی نے طلباء کے مابین منعقدہ سالانہ مقابلہ کے نتیجے میں پوزیشن ہولڈرز طلباء میں انعامات تقسیم کیے اور جامعہ کے اساتذہ کرام کو اعزازی انعامات دیئے۔ نماز عصر سے قبل یہاں سے روانہ ہوکر جامعہ باب العلوم کہروڑ پکا پہنچے، نماز عصر کے بعد استاذ العلماء حضرت مولانا منیر احمد منور صاحب سے تفصیلی ملاقات ہوئی اور باہمی دلچسپی کے امور پر تبادلہ خیال ہوا۔ مولانا منیر احمد صاحب کو ملتان ختم نبوت کورس میں شرکت کی دعوت دی جس کو انہوں نے قبول کیا اور دعاؤں سے نوازا۔ بعد ازاں جامعہ اسلامیہ دار القرآن کہروڑ پکا گئے وہاں حضرت مولانا محمد اسماعیل صاحب (مہتمم جامعہ دار القرآن) حضرت مولانا قاری یعقوب صاحب سے ملاقات ہوئی۔ نماز مغرب کی امامت سید عطاء المنان بخاری نے کی اور بعد ازاں علماء اور طلباء سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ مجلس احرار اسلام ہی وہ پہلی جماعت ہے جس نے سب سے پہلے قادیان میں ''شعبہ تبلیغ'' قائم کیا اور پہلی احرار تبلیغ کانفرنس منعقد کی۔ اسی کانفرنس کے نتیجے میں 17 قادیانیوں نے حضرت امیر شریعت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاری رح کے ہاتھ پر اسلام قبول کیا۔ یہاں سے قافلہ احرار جامعہ سراج العلوم لودھراں کی طرف روانہ ہوا۔ عشاء سے کچھ دیر قبل جامعہ سراج العلوم پہنچے، جہاں مولانا رمضان صاحب اور دیگر اساتذہ نے پر جوش استقبال و خیر مقدم کیا۔ بعد نماز عشاء علماء و طلباء کے اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کے تحفظ و دفاع میں ہمارے اکابرین نے بہت قربانیاں دی ہیں۔ درج بالا تمام مدارس میں حضرت شاہ جی نے طلباء کو دعوت دی کہ وہ مجلس احرار اسلام کے زیر اہتمام دار بنی ہاشم ملتان میں منعقدہ دس روزہ سالانہ ختم نبوت کورس (مورخہ 25 فروری تا 05 مارچ 2023ء) میں بھر پور انداز میں شرکت

کریں اور فتنہ قادیانیت سے آگاہی اور عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے لیے جدوجہد میں ہمارے ساتھ شریک ہوں۔ آخر میں جناب مولانا شاہد صاحب کی طرف سے ان کے مدرسہ جامعۃ الحسنین میں پرتکلف عشائیہ کا انتظام تھا، قافلہ احرار حضرت مولانا شاہد صاحب کی اس میزبانی سے فراغت کے بعد واپس دار بنی ہاشم کے لیے روانہ ہوا۔

18 ویں سالانہ شہداء ختم نبوت کانفرنس ملتان

ملتان (10 فروری) تحریک ختم نبوت کے شہداء نے اپنے مقدس خون سے قادیانیوں کے کفر وارتداد اور اسلام کے درمیان نہ مٹنے والی ایک لکیر کھینچ دی اور ملک قادیانی اسٹیٹ بننے سے بچ گیا۔ ان خیالات کا اظہار مجلس احرار اسلام پاکستان کے امیر مرکزیہ مولانا سید محمد کفیل بخاری نے جامع مسجد ختم نبوت، دار بنی ہاشم میں مجلس احرار اسلام ملتان کے زیر اہتمام 18 ویں سالانہ شہدائے ختم نبوت کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔ انہوں نے کہا کہ وطن عزیز پاکستان کے نظریاتی دشمن اور ان کے اندرونی سہولت کار وطن عزیز کی اسلامی شناخت اور تشخص کو بدلنے کے درپے ہیں۔ مگر مجلس احرار اسلام سر دھڑ کی بازی لگا کر وطن عزیز پاکستان کی نظریاتی و جغرافیائی سرحدوں کی پاسبانی کرے گی۔ وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے ناظم اعلیٰ مولانا قاری محمد حنیف جالندھری نے کہا کہ نبوت وصحابیت اللہ رب العزت کی طرف سے عطیہ وانعام ہے۔ خلیفہ راشد وعادل وبرحق سیدنا امیر معاویہ سلام اللہ ورضوانہ علیہ کی سب سے بڑی خصوصیت و اعزاز یہ ہے کہ وہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھی وجلیل القدر صحابی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ صحابہ کرام کا سب سے بڑا اعزاز صحبت ومعیت رسول ہے۔ سیدنا امیر معاویہ کا خاندانی ونسبی تعلق جناب حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ملتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ملک کی موجودہ سیاسی واقتصادی ابتری اور معاشی مشکلات ہماری سیاسی اشرافیہ کی نا اتفاقی و ناچاقی کا نتیجہ ہے۔ جب تک ہمارے وطن عزیز کے سیاستدان وحکمران ملک کے اساسی ونظریاتی نظریہ کا نفاذ نہیں کرتے تب تک حالات جوں کے توں ہی رہیں گے۔ مجلس احرار اسلام لاہور کے سرپرست وشیخ الحدیث جامعہ اشرفیہ (لاہور) مولانا سیف الرحمٰن المہند نے کہا کہ قیام پاکستان کے فوراً بعد جب قادیانیوں نے بلوچستان کو قادیانی صوبہ بنانے کا اعلان کیا تھا تو مجلس احرار اسلام نے ہی تحریک مقدس تحفظ ختم نبوت 1953ء کے ذریعے ان کے ناپاک عزائم کو خاک میں ملا دیا تھا۔ انہوں نے کہا کہ جب تک دینی قوتیں متحد نہیں ہوں گی تب تک طاغوتی طاقتیں ان کے خلاف نت نئے منصوبے بناتے رہیں گی۔ مجلس احرار اسلام پاکستان کے مرکزی ناظم تبلیغ مولانا سید عطاء المنان بخاری، مجلس احرار اسلام ملتان کے امیر مولانا محمد اکمل، محمد فرحان الحق حقانی، مولانا محمد الطاف معاویہ، مولانا محمد عثمان ممتاز نے خطاب کیا۔ شہدائے ختم نبوت کانفرنس میں زینت القراء، فخر القراء قاری عبدالرحمٰن ملتانی نے تلاوت قرآن کریم فرمائی جبکہ نامور نعت خواں وصدر بزم حسان پاکستان سید عزیز الرحمٰن شاہ، بزرگ احرار نعت خواں حافظ محمد اکرم احرار، شیخ حسین اختر لدھیانوی نے شہدائے ختم نبوت کو زبردست الفاظ میں منظوم خراج عقیدت پیش کیا اور خلیفہ راشد وعادل وبرحق سیدنا امیر معاویہ سلام اللہ ورضوانہ علیہ کی شان میں قصیدہ بہاریہ و

منقبت پیش کی۔ اس موقع پر مدرسہ معمورہ اور جامعہ بستان عائشہ ملتان کے موقوف علیہ کے طلباء و طالبات اور دورہ حدیث کی طالبات کی ختم مشکوٰۃ اور ختم بخاری شریف کی آخری حدیث کا درس مجلس احرار لاہور کے سرپرست شیخ الحدیث مولانا سیف الرحمٰن المہند نے دیا۔ اس سال 9 طلباء نے درجہ موقوف علیہ کی تکمیل کی جبکہ تین طلباء نے اس موقع پر قائد احرار مولانا سید محمد کفیل بخاری سے قرآن کریم کا آخری سبق پڑھا جبکہ 22 طلباء کو حفظ القرآن کی سند دی گئی اور دستار بندی کی گئی۔ اس موقع پر مولانا قاری محمد طسین، مولانا ریاض احمد وٹو نے خاص طور سے شرکت کی۔

مجلس احرار اسلام میلسی کے زیر اہتمام سالانہ اجتماعات ختم نبوت

مجلس احرار اسلام تحصیل میلسی کے زیر اہتمام سالانہ اجتماعات ختم نبوت کا انعقاد کیا گیا۔ تفصیلات کے مطابق 16 فروری بعد نماز مغرب، چاہ کلر والہ جلہ جیم مسجد فاروق اعظم، بعد از عشاء مسجد سرور کونین آر سی کالونی میلسی، 17 فروری خطبہ جمعہ چھتانیہ مسجد صدیق اکبر، بعد از مغرب مسجد امیر معاویہ نظام آباد، 20 فروری بعد ظہر مسجد ککری کلاں، بعد مغرب مسجد شہو والہ، بعد از عشاء جامع مسجد امیر معاویہ گنیش پورہ، 23 فروری بعد ظہر، ککر والہ محبت پور مسجد عثمان ذوالنورین، بعد مغرب، مسجد امیر حمزہ، میں مجلس احرار اسلام کے مرکزی ناظم تبلیغ مولانا سید عطاء المنان بخاری نے خطاب کرتے ہوئے، سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم، عقیدہ ختم نبوت، سیرت خلفاء راشدین بالخصوص سیدنا ابو بکر صدیق خلیفۂ بلافصل رسول اور خلیفۂ راشد و سادس سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہما اور اصلاح معاشرہ، اخلاق نبوی اور ہمارے رویے، اسلام کا قانون وراثت جیسے عنوانات پر خطابات کیے۔ جبکہ 3 مارچ جامع مسجد فاروقیہ میراں پور میلسی میں خطبہ جمعۃ المبارک کے اجتماع سے قائد احرار مولانا سید محمد کفیل بخاری دامت برکاتہم نے خطاب فرمایا اور بعد ازاں تحصیل میلسی کے اطراف و جوانب سے آئے ہوئے احرار کارکنوں نے سے ملاقات و گفتگو کی اور چناب نگر میں ہونے والے تین روزہ تربیتی اجتماع برائے ذمہ داران احرار (12,11,10 مارچ) میں شرکت کی دعوت دی۔

مجلس احرار یونٹ لطف آباد میں یوم معاویہ کی تقریب

(رپورٹ: عبدالواجد لطیف) مجلس احرار اسلام یونٹ لطف آباد بوسن روڈ ملتان کے زیر اہتمام 22 رجب المرجب کے حوالے سے خصوصی تقریب منعقد کی گئی۔ جامع مسجد رحمۃ للعالمین کے وسیع تر ہال کو مجلس احرار کے کاز و مشن کی تحریرات سے مزین بینرز سے سجا دیا۔ جس میں نبیرہ امیر شریعت مولانا حافظ سید محمد معاویہ بخاری دامت برکاتہم بطور مہمان خصوصی شریک ہوئے۔ اسٹیج سیکرٹری کے فرائض مولانا محمد قاسم احرار نے سرانجام دی۔ تلاوت قرآن کریم کے بعد حافظ عبدالغنی فاروقی نے نعتیہ کلام پیش کیا۔ جبکہ مہمان نعت خواں مولانا سعد جالندھری (ذمہ دار بزم حسان ملتان) تشریف لائے اور حمد و نعت کے بعد منقبت خلیفۂ سادس و راشد و عادل و برحق سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ پیش کی۔ نبیرہ امیر شریعت، محقق العصر، وکیل صحابہ خطیب بنی ہاشم مولانا سید محمد معاویہ شاہ بخاری دامت برکاتہم العالیہ، نائب امیر مجلس احرار اسلام مولانا سید عطاء اللہ شاہ ثالث بخاری دامت برکاتہم العالیہ، رفقاء احرار کے ہمراہ سٹیج پر

تشریف لائے۔ حضرت مولانا سید عطاء اللہ شاہ ثالث بخاری دامت برکاتہم العالیہ نے مہمان خصوصی کی آمد پر شکریہ ادا کیا وار دعوت خطاب دی۔ شاہ جی کا خطاب شروع ہوا۔ مسجد کا وسیع تر ہال بھر چکا تھا۔ یہ بوسن روڈ ملتان کی تاریخ کا پہلا اپنی نوعیت کا پروگرام تھا۔ جس میں سیدنا معاویہ سلام اللہ علیہ کی سیرت بیان کی گئی۔

مولانا سید محمد معاویہ شاہ بخاری دامت برکاتہم العالیہ نے دو گھنٹے تقریر کی۔ شاہ جی کا موضوع شان ودفاع صحابہ، وسیرت سیدنا معاویہ اور دفاع معاویہ تھا۔ شاہ جی نے تاریخی بیان کیا۔ انہوں نے کہا کہ قرآن اور تاریخ کی حیثیت اور مقام میں بعد المشر قین ہے۔ انہوں نے کہا قرآن کلام اللہ ہے جبکہ تاریخ انسانوں کی لکھی ہے اور تاریخ میں انبیاء کے مقدس ومعصوم وجود پر بھی کیچڑ اچھالا گیا۔ صحابہ کی سیرت بھی اسی تاریخ کے کنویں سے گدلا کرنے کی کوشش کی گئی۔ انہوں نے کہا آج تو محمد معاویہ، نام رکھنا بہت آسان ہے۔ مسجد معاویہ، مدرسہ معاویہ رکھنا بہت آسان ہے۔ یہ سب جانشین امیر شریعت کی محنت وقربانیوں کا نتیجہ ہے ان کا فیض ہے کہ ہر جگہ معاویہ معاویہ کی صدائیں بلند ہو رہی ہیں۔ اس موقع پر مولانا مفتی فضل احمد سیال، صدر مفتی جامعہ قاسم العلوم ملتان، مبلغ احرار مولانا جمیل الرحمٰن بہلوی، مبلغ احرار مولانا محمد عمر جھنگوی موجود تھے۔ تقریب میں معروف کالم نگار ایڈووکیٹ بھائی محمد سجاد ضیغم سمیت مختلف شعبوں سے تعلق رکھنے والے احباب نے شرکت کی۔ شجاع آباد بعد سے مولانا جمیل الرحمٰن بہلوی اپنے رفقاء سمیت، خانپور سے بھائی حافظ محمد عمر فاروق اپنے رفقاء سمیت، معروف مذہبی شخصیت ملک حافظ قادر بخش بوسن، مجلس احرار اسلام ملتان کے نائب امیر جناب سعید انصاری، سیکرٹری نشر واشاعت بھائی فرحان الحق حقانی، لقمان منشاد، محمد مہربان نے خصوصی شرکت کی۔

تحریک ختم نبوت 1953ء کے دس ہزار شہداء کی یاد میں منقبتی مشاعرہ

13/ مارچ 2023ء بروز سوموار، بعد نماز عشاء

دفتر احرار جامع مسجد بلاک نمبر 12 چیچہ وطنی

صدارت: جناب اکرام الحق سرشار　　افتتاحی کلمات: مجاہد ختم نبوت حاجی عبداللطیف خالد چیمہ مدظلہٗ

مہمان خصوصی: **سفیر منقبت جناب نادر صدیقی صاحب**

اختتامی کلمات: سید عطاء اللہ شاہ ثالث بخاری مدظلہ

ممتاز شعراء شہداء ختم نبوت 1953ء کے حضور منظوم خراج عقیدت پیش کریں گے

منجانب: حلقہ علم وفن چیچہ وطنی، رابطہ حافظ محمد احسن دانش، 03496456240

مسافرانِ آخرت

☆...... چیچہ وطنی: مجلس احرار اسلام ضلع ساہیوال کے نائب امیر بھائی محمد رشید چیمہ 25 نومبر 2022ء جمعۃ المبارک کو ساہیوال میں انتقال کر گئے نماز جنازہ 26 نومبر بعد از نماز مغرب مسجد شہداء فرید ٹاؤن ساہیوال میں قاری منظور احمد طاہر نے پڑھائی، عمر بھر چیچہ وطنی جماعت کی سرپرستی کرتے رہے، کچھ عرصہ قبل چیچہ وطنی سے فرید ٹاؤن ساہیوال منتقل ہو گئے تھے، حاجی عبداللطیف خالد چیمہ، اور ڈاکٹر محمد اعظم چیمہ کے ماموں زاد بھائی تھے۔

☆...... چیچہ وطنی: شیخ محمد حفیظ مرحوم کے بھائی اور شیخ کاشف حمید کے والد گرامی شیخ عبدالحمید بلاک نمبر 8 چیچہ وطنی 20 دسمبر 2022ء منگل کو انتقال کر گئے، مرحوم نے مشکل وقت میں جماعت کا بھرپور ساتھ دیا، طویل عرصہ انجمن اسلامیہ جامع مسجد کے رکن رہے۔

☆...... چیچہ وطنی: اسلام آباد میں ہمارے معاون جناب مسعود اشفاق کے برادر نسبتی حافظ محمد خالد گئوشالہ چیچہ وطنی 30 دسمبر 2022ء جمعۃ المبارک کو انتقال کر گئے۔

☆...... چیچہ وطنی: ہمارے دیرینہ معاون سردار محمد نسیم ڈوگر 110-11 ایل والوں کی بھتیجی، انتقال 8 دسمبر 2022ء

☆...... چیچہ وطنی: دارالعلوم ختم نبوت جامع مسجد چیچہ وطنی کے معاون میاں محمد رفیق بلاک نمبر 12 چیچہ وطنی 21 دسمبر 2022ء بدھ کو انتقال کر گئے، مرحوم حاجی عیش محمد رضوان کے قریبی عزیز تھے۔

☆...... چیچہ وطنی: خانقاہ سراجیہ نقشبندیہ مجددیہ (کندیاں شریف) سے متعلق اور مسجد ختم نبوت رحمٰن سٹی کے معاون خصوصی بھائی مسعود احمد 31 جنوری بروز منگل 2023ء کو دل کا دورہ پڑنے سے انتقال کر گئے، نماز جنازہ مرحوم کے آبائی گاؤں چک نمبر 49/12 ایل چیچہ وطنی میں ادا کر دی گئی، مرحوم تبلیغی جماعت سے بے پناہ محبت رکھتے تھے، مرحوم بھائی حافظ محمد حبیب اللہ چیمہ رحمۃ اللہ علیہ سے زیادہ محبت تھی جبکہ مسجد ختم نبوت رحمٰن سٹی کے مستقل نمازی و معاون تھے۔

☆...... چیچہ وطنی: عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت چیچہ وطنی کے سیکرٹری جنرل حاجی کفایت اللہ کے بڑے بھائی دارالعلوم ختم نبوت کے سابق طالب علم محمد عمر سلطان 3 فروری 2023ء کو انتقال کر گئے، نماز جنازہ چک نمبر 109/12 ایل میں ادا کی گئی اور آبائی قبرستان میں سپرد خاک کر دیا گیا۔

☆...... ممتاز مصنف اور دینی سکالر مولانا سعید الرحمٰن علویؒ کی اہلیہ اور مولانا عزیز الرحمٰن خورشید مدظلہ کی بھاوج 23 فروری 2023ء کو انتقال کر گئیں۔

☆...... حضرت مولانا محمد الیاس چنیوٹی کی بڑی ہمشیرہ مفتی محمد احمد کی والدہ محترمہ 31 جنوری 2023ء کو انتقال

کر گئیں۔ مجلس احرار کے تمام اکابر و رہنمایان نے اظہارِ تعزیت کیا جبکہ مرکزی سیکرٹری جنرل مولانا محمد مغیرہ اور مرکزی ناظم تبلیغ مولانا عطاء المنان بخاری نے خصوصی طور پر مولانا سے ان کی رہائش گاہ پر جا کر تعزیت کی۔

☆......مجلس احرار ملتان کے قدیم کارکن اور محسن احرار مولانا سید عطاء المحسن بخاری رحمہ اللہ کے بیانات و مجالس کے حاضر باش ساتھی ابومعاویہ محمد رفیق بھٹی (واپڈا والے) انتقال 10 فروری 2023ء بروز جمعہ

☆......وفاق المدارس العربیہ ملتان کے مسول اور جامعہ قادریہ حنفیہ کے مہتمم مولانا محمد نواز صاحب کی اہلیہ محترمہ یکم فروری کو انتقال کر گئیں

☆......مجلس احرار اسلام لاہور کے کارکن بھائی حافظ محمد علی اور احمد علی صاحب کے چچا منیر احمد انتقال 5 فروری

☆......مجلس احرار اسلام ضلع ڈیرہ اسماعیل خان کے ناظم نشر و اشاعت ملک زوہیب سیال کے والد صاحب چاچا شریف سیال 6 فروری 2023ء کو انتقال کر گئے۔

☆......مجلس احرار اسلام ناگڑیاں ضلع گجرات کے قدیم کارکن چاچا جی مولوی ریاضت علی طویل علالت کے بعد 6 فروری 2023ء کو انتقال کر گئے۔ مولوی ریاضت علی ابن امیر شریعت حضرت پیر جی سید عطاء المہیمن شاہ بخاریؒ سے بیعت تھے۔ مرحوم کو ابناءِ امیر شریعت سے بے پناہ محبت تھی۔

☆......جامعہ خیر المدارس ملتان کے شعبہ تعلیم النساء کی قدیم معلّمہ قاری محمد اسلم رحیمی صاحب کی اہلیہ اور قاری محمد اعظم صاحب کی والدہ 7 فروری 2023ء کو انتقال کر گئی۔

☆......حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا کاندھلویؒ کی بیٹی آپا خدیجہ صاحبہ کا مختصر علالت کے بعد 15 فروری 2023ء کو انتقال ہوگیا ہے۔ مرحومہ حضرت مولانا محمد سلمان رحمۃ اللہ علیہ سابق ناظم مظاہر علوم سہارنپور کے نکاح میں تھیں اور حضرت مولانا محمد الیاس کاندھلوی کی حقیقی نواسی تھیں۔

☆......شیخ محمد عمر کے والد شیخ محمد ارشد رہنما مجلس احرار اسلام گڑھا موڑ انتقال یکم فروری 2023ء

☆......عبدالرؤف خان خاکوانی صاحب کے ماموں قیوم قاسم خان خاکوانی، انتقال 14 فروری 2023ء منگل

☆......ملک عبدالمجید 100 چک گڑھا موڑ انتقال 7 فروری 2023ء

قارئین سے دعاؤں کی درخواست ہے اللہ تعالیٰ تمام مرحومین کی مغفرت کریں درجات بلند فرمائیں آمین

مسلمانو! پرچم ختم نبوت گرنے نہ پائے اور عقیدہ ختم نبوت پر آنچ نہ آئے (امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ)
بمقام جامع مسجد چٹی چکڑالہ ضلع میانوالی
19 مارچ 2023 اتوار بعد نماز ظہر
ختم نبوت کانفرنس
مدرسہ ایوبیہ
دستار بندی
حضرت مولانا سید محمد کفیل شاہ بخاری صاحب
حضرت مولانا عزیز احمد صاحب
خانقاہ سراجیہ کندیاں
علی معاویہ
ارشد الحسینی
خانقاہ مدنیہ اٹک
سید عطاء المنان شاہ بخاری
تنویر الحسن احرار
محمد ارشد قاسمی
قاری محمد خذیفہ
مجلس احرار اسلام چکڑالہ ضلع میانوالی
0300-6085597
0300-6288071

بانی: ابن امیر شریعت سید عطاء المحسن بخاری رحمۃ اللہ علیہ

MADRSAH MAMURAH

DAR-E-BANI HASHIM, MEHRBAN COLONY, MULTAN.(PAKISTAN)

بیاد: مجددِ بنی ہاشم سیدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ
امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ

مدرسہ معمورہ

دارِ بنی ہاشم مہربان کالونی ملتان	0300-6326621 061 - 4511961	قائم شدہ: 28 نومبر 1961ء

مکرم و محترم جناب   السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

امید ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے آپ مع الخیر ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو جملہ شر و رفتن سے محفوظ فرمائیں، صحت و سلامتی عطاء فرمائیں اور دنیا و آخرت میں اپنی رضا نصیب فرمائیں۔ (آمین)

''مدرسہ معمورہ'' ملتان حضرت امیر شریعت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ کی یادگار ہے۔ جسے حضرت کے سال وفات 1961ء میں آپ کے فرزند ارجمند حضرت مولانا سید عطاء المحسن بخاری رحمہ اللہ نے قائم فرمایا۔ الحمد للہ! اس دینی ادارے میں وفاق المدارس کے نصاب کے مطابق حفظِ قرآن، تعلیم حدیث و فقہ اور دین کی اشاعت و تبلیغ کا کام جاری ہے۔ اب تک تین ہزار سے زائد طلباء حفظِ قرآن کی نعمت سے سرفراز ہو چکے ہیں۔

''جامعہ بستانِ عائشہ'' 1990ء میں جامعہ بستانِ عائشہ قائم کر کے بچیوں کی تعلیم کا آغاز کیا گیا جس میں وفاق المدارس کے نصاب کے مطابق حفظ قرآن، درس نظامی، میٹرک اور تعلیم بالغاں کے شعبوں میں پانچ سو طالبات تعلیم حاصل کر رہی ہیں۔ حضرت مولانا سید عطاء المحسن بخاری رحمہ اللہ نے اپنا رہائشی مکان مدرسہ کے لیے وقف کیا جس پر جامعہ بستانِ عائشہ کی تعمیر کی گئی۔ چار نئی درس گاہوں کی تعمیر (30,00,000) تیس لاکھ روپے کی خطیر رقم سے مکمل کی گئی ہے جبکہ دوسری منزل پر مزید درسگاہوں کی تعمیر کرنا باقی ہے۔

مدرسہ کا ماہانہ خرچ 25 لاکھ سے متجاوز ہے اور سالانہ بجٹ تقریباً (300,00,000) تین کروڑ روپے ہے۔

☆ رہائشی طلباء کے طعام پر سالانہ 1000 من گندم خرچ ہوتی ہے۔

طلباء کو درسی کتب، خوراک، لباس، علاج، ماہانہ وظائف مدرسہ فراہم کرتا ہے۔ تعمیرات کا خرچ اس کے علاوہ ہے۔

تعمیر جدید الحمد للہ 2019ء میں مدرسہ معمورہ کے بیسمنٹ ہال، دار القرآن، دفاتر اور لائبریری کی تعمیر جدید (17,500,000) ایک کروڑ پچھتر لاکھ روپے سے مکمل ہو چکی ہے۔

مستقبل میں درجہ کتب کے طلباء کے لیے درس گاہوں، دار الحدیث، دار الاقامہ پر مشتمل نئی عمارت کی تعمیر باقی ہے۔ جس کا تخمینہ تقریباً (30,000,000) تین کروڑ روپے سے متجاوز ہے۔

ایک درس گاہ کی تعمیر پر تقریباً (10,00,000) دس لاکھ روپے خرچ ہوں گے۔ ایک کمرہ کی تعمیر اپنے ذمے لے کر صدقۂ جاریہ کا ثواب حاصل کریں۔

تعمیر مسجد مسجد ختم نبوت دار بنی ہاشم ملتان کی تعمیر جدید شروع ہے۔ فرش کا ماربل، دیواروں کی ٹائل، بجلی کی نئی وائرنگ، چھت کی سیلنگ المونیم کی کھڑکیوں کا کام مکمل ہو چکا ہے جبکہ سولر سسٹم کی تنصیب پر تقریباً (50) پچاس لاکھ روپے خرچ ہوں گے۔

آپ کی خدمت میں درخواست ہے کہ اپنی زکوٰۃ و صدقات، فطرانہ، عشر اور عطیات مدرسہ معمورہ کو عنایت فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کی خدمت کو قبول فرمائے اور اس صدقۂ جاریہ کا بیش بہا اجر آپ کو عطا فرمائے۔ (آمین)

☆ آپ پہلے بھی تعاون فرماتے ہیں مگر موجودہ شدید مہنگائی اور مشکلات کا تقاضا ہے کہ اس مرتبہ زیادہ توجہ اور تعاون میں اضافہ فرمائیں۔

اُمید ہے، آپ اس خالص دینی درخواست کو قبول فرمائیں گے۔ تعاون آپ فرمائیں، دعا ہم کریں گے اور اجر اللہ تعالیٰ عطاء فرمائیں گے۔

ترسیل زر کے لیے حکومت کی مدارس دشمن پالیسیوں کے تحت کئی مدارس کے بینک اکاؤنٹ بند کر دیے گئے ہیں۔ مدرسہ معمورہ کا اکاؤنٹ بھی بند کر دیا ہے۔ تعاون کے لیے آپ مہتمم مدرسہ سے براہ راست رابطہ فرمائیں۔

والسلام مع الاکرام، آپ کا دعا گو

سید محمد کفیل بخاری

☆ مہتمم: مدرسہ معمورہ، ملتان

رابطہ 0300-6326621

آیئے! اللہ تعالیٰ سے دعا کے ساتھ سود اور سودی قرض کے خلاف جنگ کا آغاز کریں!

ادائیگی قرض کی دعائیں

۱) ......حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک غلام نے عرض کیا میں اپنے آقا کو رقم ادا کر کے جلدی آزادی چاہتا ہوں۔ آپ میری مدد فرمائیں۔ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ''میں تجھے دو کلمے سکھلا دیتا ہوں جو مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سکھلائے تھے۔ اگر تجھ پر پہاڑ کے برابر بھی قرض ہوگا اللہ تعالیٰ ادا کر دے گا۔ وہ کلمات یہ ہیں:

اَللّٰهُمَّ اكْفِنِيْ بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ وَاَغْنِنِيْ بِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ۔

''الٰہی! حاجتیں پوری کر میری حلال روزی سے اور بچا حرام سے اور بے پروا کر دے مجھ کو اپنے فضل کے ساتھ اپنے ماسوا سے۔'' (مشکوٰۃ باب الدعوات فی الاوقات فصل دوم)

۲)......حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص مقروض ہوگیا تھا۔ اس سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہیں وہ کلام سکھلا دیتا ہوں کہ اس کی برکت سے اللہ تعالیٰ تیرا غم دور اور قرض ادا کر دے گا، صبح و شام یہ دعا پڑھا کرو:

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْۤ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحُزْنِ وَ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنَ الْبُخْلِ وَالْجُبْنِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ غَلَبَةِ الدَّيْنِ وَقَهْرِ الرِّجَالِ۔

''اے اللہ! میں آپ کی پناہ چاہتا ہوں فکر و غم سے اور آپ کی پناہ چاہتا ہوں ناتوانی اور سستی سے اور بچاؤ چاہتا ہوں آپکے ساتھ بخل اور بزدلی سے اور پناہ میں آتا ہوں آپ کی قرض کے غلبے اور لوگوں کے سخت دباؤ سے۔'' (مشکوٰۃ باب الدعوات فی الاوقات فصل دوم)

مرتبہ مولانا محمد امین مرحوم معلم اسلامیات، فیصل آباد

دعاؤں کے طالب

CARE PHARMACY
کیئر فارمیسی
Trusted Medicine Super Stores
24 گھنٹے سروس
اصلی اور معیاری ادویات کے مراکز

Head Office: Canal View, Lahore

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ!
فیصل آباد میں 13 برانچز کے بعد اب 11 شہروں جڑانوالہ، ننکانہ صاحب، شاہکوٹ، کھرڑیانوالہ، سانگلہ ہل، چک جھمرہ، چنیوٹ، جھنگ، گوجرہ، سمندری، تاندلیانوالہ

آپ کی خدمت کے لیے 24 گھنٹے سروس